مکاتیب

حضرت مولانا شاہ محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

ناشر

کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی نمبر ۶

Revised Price

Rs 2/50...

~~قیمت مجلّد: ایک روپیہ [illegible]~~

طبع سوم Rs 2 - P 50 اپریل ۱۹۷۲ء

مطبوعہ

محبوب المطابع برقی پریس دہلی

طبع اول دسمبر ۱۹۵۲ء

ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

دوم جنوری ۱۹۶۳ء

مکتبۂ عرفات
تکیہ کلاں - رائے بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطوط پڑھنے سے پہلے

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد، مشائخ و بزرگان دین اور علماء و مصلحین کے مکاتیب و رسائل کے مجموعے قدیم زمانہ سے پائے جاتے ہیں، یہ خطوط ان کے دلی جذبات اور اصلی خیالات کا آئینہ ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ مجموعے ان کے صحیح حالات و خیالات اور ان کی دعوت و تحریک کے اصلی محرکات معلوم کرنے کا ان کی سوانح و سیر کے مقابلہ میں زیادہ مستند ذریعہ سمجھے جاتے ہیں اس لئے کہ سوانح اور سیرتیں دوسرے اشخاص کی مرتب کی ہوئی ہوتی ہیں اور ان میں اُن کے مصنفین کے ذوق و رجحان کا اچھا خاصا دخل ہوتا ہے، کم سے کم ترجمانی اور استنباط تمامتر مصنفین کی طرف سے ہوتا ہے اور اپنے ذوق و رجحان سے بالکل آزاد اور مجرد ہو جانا نہایت مشکل بات ہے۔ اسلامی کتبخانہ

میں خطوط کے مجموعوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو بڑی تاریخی اور علمی اہمیت رکھتا ہے۔ ہندوستان کے اسلامی دور نے اس کتب خانہ کو بڑے بڑے بیش قیمت عطیے پیش کیے ہیں۔ ان تحائف میں دو مجموعے خاص طور پر ممتاز ہیں۔ اور اس موضوع کی کتابوں میں ان کا مقام بہت بلند ہے، ایک حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا مجموعہ موسوم بہ "مکتوبات صدی" دوسرے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا مجموعہ ہے، جو معارف وحقائق کا بڑا خزانہ ہے۔

مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح مرتب کرنے کا خیال ہوا تو ان کے خطوط و مکاتیب کی تلاش ہوئی جو ان کے جذبات و تاثرات اور ان کی دعوت اور دینی جد وجہد کے اندرونی محرکات کا مطالعہ کرنے کا سب سے مستند اور قابل وثوق ذریعہ ہے اس سلسلہ میں خطوط کا ایک اچھا خاصا مجموعہ دستیاب ہوا۔ خود خاکسار راقم الحروف کو مولانا نے بڑی مفصل طویل اور پرزور اور پُراثر خط لکھے تھے جن میں سے بعض بعض مختصر رسائل کے برابر تھے، انھیں کی مدد سے اور ان کے اقتباسات سے خاکسار نے رسالہ "ایک اہم دینی دعوت" مرتب کیا تھا۔ جو مولانا نے حرف بحرف سُنا تھا۔ یہ معلوم کر کے کہ راقم الحروف کو مولانا کے خطوط کی ضرورت ہے بعض دوسرے احباب نے لیے اپنے نام کے خطوط عنایت فرمائے تھے جن میں سب سے زیادہ قیمتی ذخیرہ وہ ہے جو میاں جی عیسیٰ صاحب

کے نام ہے۔ میرے برادرِ محترم مولوی حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب نے ان سب خطوط کو ایک مجموعہ میں جمع کردادیا، جمع ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ نہ صرف دعوت کے اصول وآداب اور اس کی روح وضوابط کے لحاظ سے بلکہ اپنے بلند مضامین اور دینی حقائق کے لحاظ سے بھی یہ ایک گرانقدر ذخیرہ ہے، ان خطوط سے مولانا کے یقین واعتماد، قوت ایمانی، حمیت اسلامی، دین کی فکرمندی اور بےچینی وبیکلی، تعلق باللہ، دین کے فہم صحیح، مقاصدِ شریعت اور روحِ دین کی معرفت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان خطوط کا لکھنے والا اپنے وقت کا عارف تھا۔ اور وہ دین کی جدوجہد اور ایک خاص نوع سے دین کے احیاء وتقویت کے لئے اپنے کو مامور اور ذمہ دار سمجھتا تھا۔

بعض احباب اور بزرگوں نے اس مجموعہ کے اشاعت کی تحریک کی ان کی رائے میں اس سے اس سلسلہ کی تکمیل ہوتی ہے جو سوانح اور ملفوظات سے شروع ہوا ہے، بلکہ یہ مجموعہ اس سلسلہ کی سب سے زیادہ قیمتی اور قابلِ اعتماد چیز ہے کیونکہ یہ براہ راست مولانا کے الفاظ اور تعبیرات ہیں اور ان مضامین اور صاحب مضامین کے درمیان کوئی واسطہ اور حجاب نہیں۔

خاکسار کو ان خطوط کی اشاعت میں بڑا تردد تھا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ یہ مجموعہ کئی برس کی تاخیر کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ بڑے تردد کی چیز

توقع تھی کہ اس مجموعہ کا سب سے بڑا حصہ اس نا اہل کے نام ہے، یہ خطوط اس دَور میں لکھے گئے ہیں کہ مولانا پر دعوت پوری طرح واضح اور منقح ہوگئی تھی اور اس کا طبیعت پر سخت غلبہ تھا۔ اس وقت اہلِ علم میں سے کوئی متوجہ نہیں ہوا تھا۔ اور نہ مولانا کو کوئی ایسا شخص ملتا تھا جس سے وہ اپنے دل کی پوری بات تفصیل سے کہہ سکیں، ایسی حالت میں اس ناچیز کی آمد ورفت شروع ہوئی ابتدائی خطوط جو سب سے زیادہ طویل اور مفصّل ہیں اسی دور کی یادگار ہیں، اب ان خطوط کو پڑھتا ہوں تو مجھے سخت شرمندگی ہوتی ہے ان میں جس اعتماد و محبت اور جن توقعات کا اظہار کیا گیا ہے ان کا کسی طرح اپنے کو اہل نہیں پاتا، کوشش کی کہ مکتوب الیہ کے نام کے اظہار کے بغیر وہ شائع ہوں تو ایسا ممکن نہ معلوم ہوا کہ خطوط کے اندر جا بجا ایسے اشارات ہیں کہ یہ بات چھپ نہیں سکتی اور چھپانے کی زیادہ کوشش کی جائے تو ناظرین کے دل میں خواہ مخواہ جستجو پیدا ہو جو اظہار ہی کی ایک شرمندانہ صورت ہے۔

تردّد کی دوسری وجہ یہ تھی کہ ان خطوط کی زبان عام ناظرین کے لئے نامانوس ہے اور ان کے مضامین عام سطح سے بلند ہیں، یہ کتابی مضامین نہیں ہیں جو مروجہ اصطلاحات میں لکھے گئے ہوں جن کو ایک طالب علم قوتِ مطالعہ سے حل کر لے ان کا خاصا حصہ ایسا دقیق و لطیف ہے جو یا تو وہ حضرات سمجھ سکتے ہیں جو مولانا کی باتیں سنتے رہے ہیں اور اُن کی تعبیرات و اصطلاحات کے عادی ہیں، یا جنھوں نے تصوف

اور حقائق و معارف کی کتابوں کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے یا پھر وہ جن کو کام کرتے کرتے ان مضامین سے مناسبت پیدا ہو گئی ہے۔

طویل تذبذب اور کش مکش کے بعد یہ خیال ہوا کہ اس مجموعہ کی اشاعت ان اصحاب کے لیے بڑی مفید اور باعث تقویت ہوگی جو دعوت کے کام میں مشغول ہیں اور اس سے مناسبت رکھتے ہیں، ان خطوط سے ان کی ہمتیں بلند ہوں گی، ان کی نگاہوں میں دعوت کی قیمت و اہمیت بڑھے گی۔ اس کا صحیح موضوع اور مقصد معلوم ہوگا۔ بہت سی غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ ہوگا اور اس کے بہت سے اصول و آداب معلوم ہوں گے ممکن ہے کہ اس کی اشاعت کسی اہل کے لیے عمل کا محرک یا اس کی تقویت کا باعث بن جائے اور اس طرح کسی نااہل کی بے عملی اور پست ہمتی کا کفارہ اور جبر نقصان ہو جائے اور "الدال علی الخیر کفاعلہ" کے اصول پر (جو ان خطوط میں بار بار دُہرایا گیا ہے) ایک بے بضاعت اور تہی دامن کے لیے عمل بنکر ذریعۂ مغفرت بنجائے، یہی امید ہے جو اس مجموعہ کی اشاعت کے لیے محرک بن رہی ہے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

ناظرین کی سہولت کے لیے تشریح طلب اشارات اور عبارتوں کی حاشیہ پر توضیح کردی گئی ہے نیز خاص مضامین و نکات کو مختصر اُفوائد کے ذیل میں (جس کا اشارہ "ف" ہے) علیحدہ لکھ دیا گیا ہے۔

ابوالحسن علی

لکھنؤ، ۱۲ صفر ۱۳۶۲ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام ابوالحسن علی

مخدوم مکرم محترم سلالۂ خاندان نبوت زادھا اللہ وایاکم لاعلاء کلمتہ واحیاء سنن نبیہ

(۱)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ نامۂ نامی طبیعت پر متقاضی ہوا کہ وہ مسرت کی طرف رُخ کرے اور خوشی کا حصہ لے لیکن اب تک استقامت کا ناپید ہونا اور عزیمت کا عنقا ہونا اس مسرت کو ابھرنے نہیں دیتا۔[۱]

مولانا المحترم! کوئی اندرونی ولولہ متقاضی ہے کہ میں کچھ لکھوں، اور اپنی ہیچ مدانی اور اپنی پراگندہ زبانی، کدورت خاطر اقدس کے ڈر سے کسی مضمون کے آغاز سے مانع ہے، اگر کوئی مضمون تحریر میں آجائے اور جناب کی

---

[۱] خاکسار مکتوب الیہ (ابوالحسن علی) نے اپنے عریضہ میں لکھنؤ کے جوار میں تبلیغی کام کے آغاز کی اطلاع دی تھی اور استقامت وعزیمت کی کمی کی بھی ساتھ ساتھ شکایت کی تھی سطور بالا میں انہیں دونوں چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔

موزونیت طبع اس میں بہترین معنی نہ ڈال سکے تو اس کی عیب پوشی فرمادیں۔

من ستر مسلماً سترہ اللہ یوم القیامۃ، من رأی عورۃً فسترھا کان کمن احیا موؤدۃً کما فی ابی داؤد۔

حضرت مولانا المحترم! آدمی کو اپنے وجود میں جو نسبت حق تعالیٰ کے وجود سے ہے، خواہ وہ ذات میں ہو یا صفات میں ہو، یا دیگر عملیات میں ہو، ظاہر ہے کہ اس کے یہاں کے مقابلہ میں جو کچھ اس کے پاس ہو جائے کچھ بھی نہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جو کچھ اس کو عطا ہوا ہے، وہ بھی باعتبار اس کی اپنی اصلی حالت کے (جو کہ منی ہے، وہی ضعف اور گندگی اللہ کے قبضہ اور طہارت کے مقابلہ میں ہر وقت باقی ہے۔) اور استحقاق سے بہت ہی کچھ اور بہت زیادہ ہے، سو اگر اپنی کوشش اور سعی میں دونوں حالتوں کی ہم وزن رعایت کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد اور کوشش جاری رکھے تو یہ ضعیف انسان جس قدر ترقی پا سکتا ہے، وہاں تک کوئی تقریر یا تحریر یا کسی ذکی الطبع انسان کی روحانیت پرواز نہیں کر سکتی، انسان کی محرومی و ناکامیابی و خیبت و خسران کا باعث ان دونوں حالتوں کی مناسبت کی عدم رعایت ہے، یا یہ کہ حق تعالیٰ کے خزانہ میں دہش کی جتنی گنجائش ہے اس کے مناسب مزید طلب اور اس کے مناسب جہد نہیں کرتا، بلکہ جو کچھ اس کو مل چکا ہے اس پر اسی طرح بس کرتا ہے، جیسے خدا کے خزانے میں اور کچھ نہ رہا ہو، اور کبھی آگے کی کوشش اب تک کے دئے ہوئے

کے شکر سے خالی ہوتی ہے۔ اور جو چیزیں اس کو حاصل نہیں ہیں، ان کی حرص، بلا استحقاق عطیات سابقہ کے شکر سے مانع ہوتی ہے حاصل شدہ کی شکایت رہ جاتی ہے، حق تعالیٰ کے یہاں شکایت مبغوض ہے اور طلب محمود۔

بہرحال میری معروض یہ تھی کہ یہ تبلیغ جو کچھ بھی آپ فرما رہے ہیں اس کے لئے کچھ ارکان اور کچھ شرائط ہیں جس قدر ان کی رعایتیں صحیح ہوں گی (جس کے اہم وہی دو چیزیں ہیں جو پہلے عرض کرچکا[1]) تو اس میں اس قدر خدا کی خدائی کا تماشا دیکھیں گے کہ بس ان کا کیا ذکر کیا جائے، جواب تک میرے ذہن میں دین میں کمی کا باعث ہے۔ وہ ایک ظاہر کے متعلق ہے اور ایک باطن کے متعلق ہے۔ ظاہر کے متعلق یہ ہے کہ جماعتیں بنا کر دین کی باتوں کے متعلق نکلنا چھوڑ دیا حالانکہ یہی بنیادی اصل تھی، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) خود پھرا کرتے تھے اور جس نے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا وہ بھی مجنونانہ پھرا کرتا تھا۔ مکہ کے زمانہ میں مسلمین کی تعداد افراد کے درجہ میں تھی تو ہر ہر فرد مسلم ہونے کے بعد بطور فردیت و شخصیت کے منفرداً دوسروں پر عرضِ حق میں کوشش کرتا رہا، مدینہ میں

---

[1] یعنی اپنے وجود اور اللہ تعالیٰ کے عطایا کی مجموعی رعایت اور مراقبہ۔

ف حق کی تبلیغ اور اعلائے کلمۃ اللہ انفرادی و اجتماعی نقل و حرکت [illegible]

جھتھانہ و شتمدانہ زندگی تھی، وہاں پہنچتے ہی آپ نے ہر چہار طرف جماعتیں روانہ کرنی شروع کر دیں، سر اس کا چھوٹ جاتا جسم مذہب کا چلا جاتا ہے

اور باطن مذہب ایمان و احتساب ہی بہت سے اعمال میں مصرح ذکر کیا جاتا ہے ایماناً و احتساباً لہٰذا ہر عمل کے بارہ میں وارد شدہ خطابات کے دھیان کے ذریعہ حق تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بڑائی اور اس کے قرب اور یقین کو بڑھاتے ہوئے اور ان اعمال پر جو دینی و دنیوی مصالح اور انعامات و عطیات دینی و دنیوی موعود فرمائے ہیں، ان کو بطور عطا کے نہ بطور معاوضہ کے یقین کرتے ہوئے ان اعمال میں دھیان کرتے رہنا یہ باطن مذہب ہے، مذہب ارادہ اور نیت کے اعتبار سے تو مصالح سوز ہے۔ اور مصالح کے ارادہ پر ناکامی و خسران ہے۔ اور بطور عطا کے امید رکھنا موجب ازدیاد رحمت اور کمال ہے[1]

---

[1] شریعت کی اصل روح اور صحیح ترتیب یہ ہے کہ ہر عمل سے صرف رضائے الٰہی مقصود ہو، اکثر احکام شرعی کی تعمیل اور فرائض و نوافل طاعات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی رحمت و رضا و مغفرت و جنت کے وعدے اور دینی فضائل منقول ہیں کبھی ان کے ساتھ ان اعمال کے دینی و دنیوی مصالح اور منافع بھی بیان کر دئیے گئے ہیں۔ مومن کو اپنے عمل کا معاوضہ تو

جناب کے فرمانے سے میں نے اس وقت مختصر لکھ دیا،
جناب اس کے اندر اچھی طرح سعی فرمادیں، مجھے اس کے اندر
ایسی ایسی امیدیں ہیں جو زبان و قلم کو اظہار سے روکتی ہیں۔
خودی اور مصالح سے نیت کو صاف کرنے کے بعد اس کام
میں تھوڑی سی جانبازی اس میں عجیب آشنائی بخشے گی۔

میوات پر خاکساروں نے بڑی قوت سے دھاوے
کا ارادہ کر رکھا ہے، پہلے حملے میں اللہ نے نیچا دکھلایا لیکن
آپ جیسے بزرگوں کی ہمت اور دعا کے ساتھ متوجہ رہنے
کی شدید ضرورت ہے، الفرقان کے جس نمبر میں آپ کا
مضمون ہو اس سے مطلع فرمائیں[1]

میوات سے سوا سو ڈیڑھ سو کے اندازہ میں آپ کے
بعد سے اب تک دہلی اور اس کے نواح میں تبلیغ میں مشغول رہے ہیں، اس وقت
چالیس پچاس کے قریب کرنال کی طرف رُخ کیے ہوئے ہیں، یہ جمعہ سونی پت
پڑھا تھا، اس کے بعد اب کا جمعہ پانی پت پڑھنے کی امید ہے اور اس

لئے مرغوب حضرات ان کی۔ اور مطلوب صرف ان کی رضا اور ان کی عطا کا عرفان رکھنا اور مرغوب عنایات
(ن کی علم کے مرغوب چیز اس کے دونوں کی رضا کی نیت اور ان کی عمل کا معاوضہ

(بقیہ صفحہ ۱۱) صرف رضا و مغفرت کو سمجھنا چاہیے یا جنت کو جو اس کی خوشنودی کا نشان اور اسکی
رضا کا محل و مقام ہے، باقی دوسرے مصالح و منافع کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور انعام سمجھنا چاہیے اور
اور ان کی قدر کرنی چاہیے۔ مگر عمل کا محرک اصلی اور نیت صرف رضائے الٰہی ہو اور عمل کے وقت
اس کا مراقبہ و دھیان ہو۔ ۱۲۔ [1] ایک ہفتہ چند دینی مرکزوں میں! الفرقان

گے بعد کا جمعہ کرنال پڑھنے کا خیال ہے۔ جناب عالی خود بھی اور آنجناب کے احباب اور دیگر مسلین بھی کم سے کم والی مقدار سے مدد میں شرکت فرماویں جو کہ دعاء ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمانؔ[1] او کما قال مکرر آں کہ اس تبلیغ کا اب تک چھوٹا رہنا بے وجہ نہ تھا۔ لطیف امور کی رعایت ضروری ہے، انکسار قلب اور بندش راہ پیش آنے سے پہلے ان کی رعایت کے لئے طبیعت کا اندازے آمادہ ہونا اور طبیعت کا قابل احساس ہونا بڑا دشوار ہے۔

احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس غفرلہٗ

بقلم انعام الحسن کاندھلوی

مارچ سنہ ۱۹۴۲ء

---

[1] جس طرح کسی منکر شرعی کے مقابلہ میں مومن کے ایمان کا آخری درجہ اور ضعیف ترین عمل دل سے انکار اور اس کو برا سمجھنا اور اس کے زوال کے لئے اپنی قلبی توجہ اور قوت دعا کا استعمال کرنا ہے، اسی طرح کسی معروف کے مقابلہ میں مومن کی محبت اور ایمان کا آخری تقاضا پسندیدگی اور محبت اور اس کے فروغ میں توجہ قلبی اور قوت دعا کا صرف کرنا ہے۔

(۲)

نظام الدین بخدمت عالی عمدۂ زمان و والا مکرم و محترم حضرت سید صاحب دام مجدہم

۷ / اپریل ۱۹۴۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس سے پہلے گرامی نامہ عالی شرف صدور لاکر بہت دنوں تک اپنے لئے وسیلۂ آخرت سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کرتا رہا اور مکرر سہ کرر اپنی آنکھوں اور دل کو تسلی دیتا رہا اس کے متعلق مجھے مضمون بھی اچھے خاصے کافی لکھنے تھے اور مضمون کے کافی ہونے ہی نے دیر لگائی، میں خود لکھ نہیں سکتا[۱] اور مافی الضمیر کی ادائیگی کے قابل سمجھنے والا ہر وقت ملتا نہیں، مستقل خط و کتابت کا میرے پاس کوئی نظم نہیں، آخرکار اب دس پندرہ دن سے دکھلوا رہا ہوں، وہ خط اس زمانہ کی راہ رشد کی طرح ایسا گم ہوا کہ پتہ ہی نہیں چلتا اور سب مجھے بالاجمال بھی اس کا مضمون ذہن میں نہیں کہ میں اپنی یاد سے کچھ اس پر لکھ دوں مگر یہ بندۂ ناچیز اس کے لیے ارادہ گم ہو جانے کو من جانب اللہ سمجھتا ہے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ اس وقت وبائی مرض جو عمومی ہے وہ قول تقریباً یا تحریراً کی مقدار سے زیادتی ہے۔ اور وبا عام جو ہوتی ہے اس سے کوئی خالی نہیں ہوتا

(حاشیہ: اور وقت کا وبال عمومی قتل (اور) بے ربط (اب) کی مقدار کی زیادتی اور ... کی وجہ سے ... پیش نظر ہوتا)

---

[۱] مولانا نے وفات سے کئی سال پہلے سے اپنے قلم سے لکھنا چھوڑ رکھا تھا۔ خود مضمون اپنی زبان سے ارشاد فرماتے دوسرا نقل کر لیتا۔

وہ زہر یا مادہ کم و بیش ہر ایک میں ہوتا ہے۔ اللہ نے اپنی رحمت سے اس سے محفوظ فرمایا۔

اللہ جلّ جلالہٗ عم نوالہٗ کی سنت ازلیہ میں (جو ناقابل تبدیل اور غیر لائق تحویل ہے) ہدایت جہد کے ساتھ وابستہ ہے سو جہد کرتے کرتے جو چیز خود طبیعت پر منکشف ہو وہ تو طبیعت کی منشرح کرنے والی حقیقت علم کو کھولنے والی طمانیت حقیقیہ اور ذوق ایمان کا ذائقہ چکھانے والی بات ہے اور جو سچی اور واقعی بات بلا جہد محض تقریر اور تحریر سے پیدا ہوئی ہو وہ محض زعم کا پیدا کرنے والا مضمون اور حقیقت کا حجاب (جس کو بزرگوں نے (العلم الحجاب الاکبر) لکھا ہے) راہِ مولا میں ایک ایک سدِ سکندری ہے، تو شاید وہ تحریر ایسی ہی ہوتی، بلا ارادہ جو چیز مولیٰ کی طرف سے پیش آ رہے وہ ہماری صوابدید کے خلاف ہو تو ہوا کرے قطعاً وہی ٹھیک ہے، بہر حال اس وقت اس گرامی نامہ کے متعلق کوئی مضمون ذہن میں نہیں جو لکھوں، البتہ اتنا ذہن میں ہے کہ کچھ مضامین لکھے ضرور خیر الخیر فی ما وقع۔

اور دل و دماغ کو کسی وقت ان اطوار کی کیفیات سے متعلق و حقیقت سے آشنا کر دیتا ہے

بہر حال اس وقت مجھے ان چند امور کے بارہ میں لکھنا ہے۔

(۱) جے پور کا سفر، (۲) آپ کا موجودہ گرامی نامہ، (۳) الندوہ کے متعلق جس کو اس وقت تلاش کرایا مگر نہ ملا اپنی یاد سے کچھ لکھوانا، (۴) اس وقت ایک سفر در پیش ہے کچھ اس کے متعلق، (۵) ہیوات کے موجودہ جذبات کی

کیفیت کو منکشف کرتے ہوئے اس میں دعا اور توجہ اور ہمت اور مشورہ کی درخواست؛ ا۔ جے پور کا سفر، اس سفر میں (جیسا کہ عادات الٰہیہ ہمیشہ سے اس سفر کے اٹھنے پر جاری ہیں) اندرونی حالت تو یہ رہی جو تحریر اور تقریر میں نہیں آ سکتی کہ اپنی حیثیت اپنی طاقت اور اپنی اہلیت سے بالکل الگ شریعت طریقت حقیقت گویا آنکھوں کے سامنے تھیں اور نصرت غیبیہ کا ظہور اور رحمت الٰہیہ کا نزول ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے حسیات محسوس ہوا کرتی ہیں، ظاہری حالت یہ تھی کہ بیسوں بیسوں کوس سے چو طرف ہر ہر طبقہ کے لوگ ذوق لئے آرہے تھے اور اس کے ضروری ہونے کو تسلیم کرتے تھے اور کرنیکا ارادہ لئے ہوئے واپس ہوئے اور تین جگہ جن میں سے ہر ایک بڑی ہے تبلیغی امور میں کوشش کرنے کی ایک محکم لبیک ہوگئی (خود ٹوڈا بھیم[1] جو ریاست کی تحصیل ہے ہنڈون جو اس ریاست کی بہت بڑی جگہ ہے نظامت کہلاتی ہے۔ قرولی جو اسکے متصل ایک مستقل ریاست ہے اور وہاں کسی مجمع کا ہونا اور کوئی نئی تحریک لے کر جانا اور ہنگامی صورت کا ریاست میں محسوس ہونا ایک جرم عظیم سمجھا جاتا ہے۔ ان تینوں جگہوں میں تحریک پر لبیک ہونا ایک عجیب غریب

---

[1] ریاست جے پور میں ٹوڈا بھیم ایک تحصیل ہے وہاں قاضی صاحبان کا خاندان آباد ہے اس خاندان کے متعدد افراد مولانا سے بیعت کا تعلق رکھتے ہیں۔ یہ سفر انہی حضرات کی دعوت پر شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب اور دوسرے علما کی معیت میں فرمایا تھا ۱۲

بات ہی اور دور دور تک اس کے اثرات جانے کی اور شعاعیں پہنچنے کی امیدیں ہوگئیں، لیکن شدہ جگہوں میں اگر حق تعالیٰ کی تائید شامل حال ہو جائے اور جو تخم اس وقت پڑ گیا ہے آپ صاحبان ارباب ہمت کی توجہات اور قربانیوں سے اگر پرورش پانے پر پڑ جائے، تو ریاست جے پور ٹونک بھوپال بلکہ پنجور وور دور جگہوں میں ان کی جڑوں کا جم جانا ایک صاف بات نظر آرہی ہے خدا کرے کہ بٹھیک ہو۔

۲۔ میری امیدوں اور تمناؤں کے ودیعت گاہ محترم سلالۂ خاندانِ نبوت! جناب عالی کا مہمانانِ نبوتؐ کو ساتھ لے کر اس کام کے لئے قدم مبارک کا اٹھانا جس قدر عظیم ہے اسی قدر اس کی وقعت اور اس کے بارہ میں وارد شدہ اخبار و آثار و آیات پر نظر رکھتے ہوئے اور ان پر یقین کی کوشش کرتے ہوئے ان کے آداب کی رعایت کرنے پر اس کا نتیجہ ہونا موقوف ہے[۲]۔ مولانا! ایک بات عرض کرتا ہوں جو میرے منہ سے کہنے کی نہیں مگر آپ کے سننے کی ہے یعنی آپ تو اس قابل ہیں کہ اس کو سن لیں مگر میرا گندہ دہن اس قابل نہیں کہ اسکو

---

[۱] مولانا مدارس عربیہ کے طلبہ کو جو علوم نبویہ کی تحصیل کے لیے ترک وطن کر کے مدارس دینیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوان کرم کے مہمان ہوتے ہیں "مہمانان نبوت" کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔

[۲] یہی ایمان و احتساب ہی جو دین کی روح اور باطن ہے اور اسی سے اعمال میں قیمت، نورانیت اور روحانیت پیدا ہوتی ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سوانح باب ششم اور ایک اہم دینی دعوت۔

بیان کرے، مولانا! یہ تو ایک ظاہری امر ہے کہ لولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ، اور شریعت میں اس کو بدیں عبارت تعبیر فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات، سو میرے حضرت! انسان کے خود اپنی ذات سے جتنے اعتبارات ہیں سب اس کے خسران کے اور اس کی لعنت کے اور سفلی ہونے کے ہیں بجز ایک اعتبار کے، خلیفۂ خداوندی ہونے کی حیثیت سے جو اس کی قیمت ہے صرف اس ایک اعتبار سے تو یہ قیمتی ہے باقی جملہ وجوہ اس کے ملعون اور سفلی ہونے کے ہیں اور اس کی گندگی اور بیکاری کے ہیں، سو ظاہر ہے کہ ہر شخص کے جو اعمال ہیں ان کا منبع اس کی ذات ہے جب خود ذات کی یہ کیفیت ہے تو اس سے صادر ہونے والے اعمال کی بھی یہی کیفیت ہے، اعمال اپنی ذات سے کوئی قیمت نہیں رکھتے ایک بیکار چیز ہیں ان کے اندر جو قیمت آتی ہے وہ اللہ کے حکم کے امتثال کے ذریعہ اس ذات عالی کی وابستگی سے آتی ہے تو جس قدر وجوہ وابستگی پر قادر ہو گا۔ ان اعمال کی اصلی قدر و قیمت اسی قدر ہے، تو اعمال میں قدر و قیمت پیدا کرتے والی اصل اسکیم ان کے بارہ کے وارد شدہ احکام کو ایک رسی سمجھ کر اس رسی سے لٹک کر اللہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا ہے، دراصل غور کیا جائے تو نہ اعمال مقصود، نہ ان کے متعلقہ اوامر کا دھیان مقصود۔ بلکہ ان اعمال کے میدانوں میں حق تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے اوامر کی رسیاں پڑی ہوئی ہیں، ان میدانوں

ف: انسان محض خلیفۂ خداوندی ہونے کی حیثیت سے قیمتی ہے، ورنہ اس کے سب اعتبارات خسارہ کے ہیں۔

میں جاکر ان رسیوں کو پکڑ کر (یعنی اللہ کے حکم ہونے کے دھیان کو مضبوط کر کے)
حق تعالیٰ تک پہنچنے کی کوشش میں لگ جانا اصل مقصود ہے۔ اور فاطر شریعت
نے یہی تفصیل رکھی ہے، لہذا نکلنے کے زمانہ میں نکلنے والوں کو جن میں گئے ہیں ان کی
ہدایت سے بالکل نظر بند کر لینی چاہیے۔ اسی لئے اللہ نے ہدایت کو اپنے
سے وابستہ کر رکھا ہے، تاکہ کوشش میں پڑنے والا اس خواہ مخواہ
کے ارادہ میں پڑ کر اپنی کوشش کو رائیگاں نہ کرے اور ناقص نہ کر دے
کوشش کرنے والے کو کوشش کرتے وقت اپنے ماوجب میں نظر
کو مخصوص رکھنا اور اپنے قلب کو حکم دینے والے کی عظمت میں
مشغول رکھنا، نکلنے کے زمانہ میں خصوصاً۔ ذکر اور تخلیہ کی فکر میں
ساعات کو گذارنے میں مشغول رکھنا، پس یہ نکلنے والوں کی ذمہ داریاں
ہیں۔ اور فکر کوئی بڑی چیز نہیں ہے، تنہا یوں ہی بیٹھ کر اپنے
نفس سے یہ کہنا کہ قطعاً یہ چیز اللہ کو راضی کرنے والی ہے اور
موت جو یقیناً ایک آنے والا وقت ہے تیری نفسانی زندگی کو
قطعاً درست کرنے والا ہے۔ اور الدال علی الخیر کفاعلہ کو سچ سمجھ کر
اس نکلنے کی وجہ سے جتنی نیکیاں وجود میں آئیں یا آسکنے والی ہوں
ان سب کو جمع کر کے اللہ کی خوشنودی کو اس کے ساتھ وابستہ ہونے پر
نفس کو خطاب کر کے بتکلف یقین کرنا بس اسی کا نام فکر ہے۔
نیز آدمی کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے کہ حق تعالیٰ کی خوشنودی کی نیت

ف: تبلیغ میں نکلنے والوں کو دوسروں کی ہدایت سے نظر بالکل بند کر لینی چاہیے۔

ف: نکلنے والوں کی ذمہ داریاں اور آداب

اپنی قربانی کو خلوص کے ساتھ کامل کرنے کے دھیان میں مقصود رکھنا

قیمت کرلے کہ اس نے کیا دھری ہے، رضوان من اللہ اکبر" ان چیزوں کو تنہائیوں میں مستقل بیٹھ کر دل میں جگہ دے اور کام کرنے کے وقت بھی اس دھیان پر جمے رہنے کی کوشش میں کمی نہ کرے،

مکتب کے بارے میں ایسی کش مکش کی میں رائے رکھتا ہوں کہ اس کو بغیر تفصیلی گفتگو اور صحبت کے زبان سے نکلنے کو میرا جی نہیں چاہتا، میری دلی رغبت خواہش یہ ہے کہ اس میں جلدی نہ کی جائے کیونکہ مکتب جس قدر جذبات سے چل سکتی ہے وہ ابھی بہت بعید ہے، ابھی ایک طویل مدت تک صرف اسی تبلیغ پر اقتصار کرکے استقامت اور ترقی فرماتے رہیں، استعداد عمومی جب پیدا ہو جائے اور اسلام کی رغبت پر کم سے کم کچھ ترقی کرنے لگیں، تو اللہ چاہے تھوڑی کوشش میں بہت سے مدارس ہو سکیں گے۔[1] بہر حال میری رائے میں ابھی قبل از وقت ہے ع کہ تعجیل کار شیاطین بود" ہر امر میں رفق اور تأنی محبوب رحمانی ہے۔

---

[1] تبلیغی کام کے آغاز میں جیسا عموماً اس سلسلہ میں ہوتا ہے قدرتی طور پر مکاتب کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اس کی خواہش پیدا ہوئی، مولانا سے استصواب کیا گیا تو انہوں نے مندرجہ بالا جواب دیا مولانا کی یہ رائے بڑی گہری دینی بصیرت اور وسیع تجربہ پر مبنی ہے، مختصر یہ ہے کہ مکاتب و مدارس اسلامیہ کا وجود و قیام دینی جذبات و شوق و قدر اور عمومی طلب و احساس کے بغیر صحیح نہیں اس استعداد عمومی سے پہلے جب مکاتب و مدارس قائم ہو جائیں گے تو قائم نہ رہ سکیں گے، اس لئے کہ قوم نہ ان کی ضرورت کا احساس رکھتی ہے نہ ان کی خدمت کا اس میں جذبہ ہے۔ یا ان کے متوقع

حضرت عالی نے جو کچھ بھی ترکیب اپنے تبلیغ کے لئے نکلنے کی لکھی ہے یہ تفصیلی طور پر کچھ رائے زنی نہیں ہے، صرف اس بارہ میں دو باتیں عرض کرنی ہیں، اول یہ کہ اس امر میں اصلی چیز جو ہے وہ کیفیات ہیں، کیفیات کے لئے تحریر یا کوئی تقریر ضابطہ نہیں ہو سکتی، جو چیز اللہ کے ارادہ نے صحبت سے وابستہ کی ہے، وہ اس کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ فطرت کے خلاف ہو نہیں سکتا، جس بارہ میں جو سنت الٰہیہ جاری ہو چکی وہ اسی طرح سے ہوگی۔

ثانیاً یہ کہ میرا ضمیر شہادت دے رہا ہے کہ یہ کام دراصل آپ جیسے اہل اور خاندان نبوت ہی کے کرنے کا ہے آپ کے قلوب سے جس قدر اس کے لئے شرح صدر کے ساتھ استقامت ظہور میں آتی چلی جائیگی، اسی قدر گویا اس کے درست ہونے کی امیدیں صحیح ہوتی چلی آئیں گی جب تک آپ جیسے بشرح صدر اس میں استقامت کو نہیں پہونچیں گے۔ نا اہلوں میں اس کی ناکامی یقینی ہے اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ

جناب کا اور برادر محترم[1] اور سب سے بڑھ کر حضرت عالیہ مخدومہ محترمہ مدظلہا والدہ صاحبہ کا اس کو قبولیت کی نظر سے توجہ فرمانا یہ جناب کی خوبی شہادت اور

(بقیہ صفحہ ۲۰) اصلاحی نتائج برآمد نہ ہو سکیں گے، اس لئے کہ ان کے ہضم کی ان میں استعداد نہیں، دینی جذبات اور عمومی طلب، احساس (جو ہر تعلیمی اصلاحی دینی کام کی زمین ہی کے پیدا کرنے کے لئے عمومی تبلیغ و دعوت کے ذریعہ پہلے ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ تعلیم و اصلاح کی یہی ترتیب ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو خاکسار راقم کا مقالہ جامعہ ملیہ "عہد نبوی کے تعلیمی خصوصیات"۔

[1] مکتوب الیہ کے برادر معظم و مربی محترم مولوی حکیم ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب ناظم ندوۃ العلماء جن کو (بقیہ صفحہ ۲۲)

طبیعت کی موزونی کی خبر صبا دے رہا ہے اور مجھ ناچیز تہی دست کے لئے ایک مبارک دامن نظے آنے کی جھلک دکھلا رہا ہے۔ اسی قدر اس کام کے لئے اپنے معدن میں پہنچنے کی امید دلا کر دنیا میں کچھ قیام کرنے اور جڑ پکڑنے کی امید دلا رہا ہے۔

اللّٰہم اصنع بنا ما انت اھلہ ولا تصنع بنا ما نحن اھلہ

حضرت والدہ صاحبہ کو میرا سلام بھی تحریر فرما دیں اور دعا کے لئے درخواست فرما دیں۔

۳۔ الندوہ[ته] رسالہ سامنے نہ ہونے کا تعلق ہے مضمون کچھ زیادہ مجھ کو یاد نہیں ہے صرف اتنا یاد ہے کہ بعض باتوں کے متعلق میں نے کچھ لکھنے کو سوچا تھا، البتہ نصر اللہ خاں[ته] صاحب مولوی نہیں ہیں بلکہ پٹواری ہیں، پٹوارگری میں ساری عمر گذار کر ڈیڑھ دو برس سے تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں صرف تبلیغ کی برکت سے جو کچھ

بقیہ صفحہ ... یہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تبلیغ سے فطری و روحی مناسبت بخشی ہے اور جن کی سرپرستی میں اس عاجز اور اس کے رفقاء نے لکھنؤ میں کام کرنا شروع کیا تھا۔ ته والدہ ماجدہ نے انھیں دنوں اس کام کے آغاز پر اپنی بیحد خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا، اور مسرت کا خط لکھا تھا خاکسار نے اپنے عریضہ میں اس کا بھی تذکرہ کیا تھا۔

ته الفرقان بجائے الندوہ۔

ته بہت پہلے۔ میواتی کے رفیق و رہنما دو صاحب تھے ایک منشی نصر اللہ خاں صاحب دوسرے مولوی عبد الغفور صاحب، میں نے الفرقان کے مضمون (ایک ہفتہ دینی مرکز دہلی میں) میں منشی صاحب کو ان کی دینی واقفیت اور شرعی شکل و صورت کی بنا پر مولوی کے لفظ سے یاد کیا تھا مولانا نے اس کی تصحیح فرمائی۔

وہ ان کو حاصل ہے، مولویت کے لفظ کو بہت عزت کے ساتھ محل میں خرچ کرنا مناسب
ہے۔ بندہ ناچیز کے بارے میں جناب مشورہ قبول فرمالیں تو دلی تمنا ہے کہ معمولی نام
سے زائد کسی لفظ کا اطلاق الفاظ کی بیقدری ہے، الندوہ میں
تحریر ہے کہ وہ کسی کی دعوت قبول نہیں کرتے، یہ بہت زیادہ
غلط ہے اس بارہ میں ایک تفصیل ہے وہ یہ کہ وہ اشراف نفس
سے محفوظ ہوں، اور دعوت یا پیش کرنے والے پر محبت اور
کام کی حرمت اور تعظیم کا وجدان سے یقین ہو یا غلبہ ظن ہو
تو آپ کو فقیر مسکین ظاہر کرتے ہوئے بڑی تواضع کے ساتھ
قبول کریں، ایسے کو رد کرنا حرام ہے "تہادوا" کے فرمان
عالی واجب الامتثال کا امتثال لازمی ہے، اللہ جل جلالہ
عم نوالہ کی محبت کے بعد جو سب اعمال اور سب نعمتوں سے
فاضل ترین نعمت ہے وہ حب مسلم ہے، اس دعوت اور
ہدیہ کے قبول کرنے میں اس حب مسلم کی دولت عظمیٰ کا
حصول ہے، اس تفصیل کے ساتھ جو وجدان اور تجربہ قوت
فکریہ کے استعمال کرنے سے شہادت دے گا اس کا ہدیہ جو بصورت نذر
ہو یا دعوت ہو یا کسی اور طرح ہو قبول کرنا ضروری فریضہ اور نعمت غیر مترقبہ
ہے۔ بندہ ناچیز کے نزدیک کسب حلال اور غنیمت میں حاصل شدہ مال سے
زیادہ بابرکت اور باانوار اور پر برکات یہ ذریعہ حصول ہے، اور مجھے الندوہ

ف اگر اشراف نفس سے محفوظ ہو اور دعوت یا ہدیہ پیش کرنے والے کے متعلق محبت اور کام کی حرمت و تعظیم کا یقین یا غلبہ ظن ہو تو اس کی دعوت یا ہدیہ کو مسکنت اور تواضع کے ساتھ قبول کیا جائے۔

ف اللہ جل جلالہ کی محبت کے بعد سب اعمال سے اور سب نعمتوں سے افضل نعمت حب مسلم ہے۔

کا مضمون یاد نہیں خود الندوہ موجود نہیں۔

۴۔ کرنال سے آنے کے بعد اب تک وہاں تبلیغی سلسلہ کچھ نہ کچھ ہوتا چلا آرہا ہے، یعنی تقریباً نو جماعتیں جن میں سے ہر ایک دس دس پر مشتمل ہے وہ قائم ہیں اور کم و بیش کام کر رہی ہیں، اس کے تر و تازہ کرنے کے لئے حضرت مخدومی جناب حافظ فخر الدین صاحب[1] اور میرے عزیز محترم مولوی احتشام الحسن صاحب[2] نے ارادہ فرمایا تھا، جس کی خبر کسی طرح کرنال پہنچنے کے باعث وہاں کے نواب صاحب نے آس پاس کے دیگر نوابوں کو جمع کرکے ۲۳ ص چیز کی کوشش کرنے کا ان کے پہنچنے پر ارادہ کر لیا۔ نیز وہاں کے نواب صاحبان اور دیگر اہالیان غلطی سے ان کے جانے کی خبر کو اس بندۂ ناچیز کی آمد سمجھے جس پر وہاں سے تار آیا اور ایک خط، کہ بجائے ہفتہ کے دو شنبہ کو وہ اجتماع ہو سکے گا اس روز آئیں، لہذا اس تار اور خط سے سب کی رائے ہوئی کہ بندۂ ناچیز بھی ان مبارک ہستیوں کے ساتھ جانے کا ارادہ کر لے۔ چنانچہ بروز دو شنبہ وہاں جانا ہے۔ لہذا جناب خود بھی اور جس کو جناب سے ممکن ہو مکتوبات[3] کے بعد اور سحر گاہیوں میں اس سنت کے دنیا میں جڑ پکڑ جانے کی اور خلق اللہ کی اس راہ میں قربانیوں کی سنت مستمرہ پڑ جانے کے لئے

---

[1] جناب حافظ فخر الدین صاحب پانی پتی مقیم دہلی خلیفہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری
[2] مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی۔ مصنف مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج اصلاح انقلاب" وغیرہ۔
[3] فرض نمازوں کے بعد۔

دعاؤں میں مشغول رہیں اور رکھیں۔

۵۔ اس وقت میوات میں عام خبریں اور آوازیں فصل کے بعد اہتمام کے ساتھ تبلیغ کے لیے نکلنے کی گرمجوشی کے ساتھ آرہی ہیں اور پھیل رہی ہیں، بظاہر اندازہ ہزاروں کے نکلنے کا ہی، نیز بظاہر صورتیں تمام ملک کے اہل حل وعقد اور مالکان قوت کے اس طرز کو جزو زندگی بنانے کی نظر آرہی ہیں سو اب درخواست یہ ہے کہ اول یہ کہ یہ امیدیں جتنی ہماری وعبدان کی طاقت ہے اس سے بدرجہا زیادہ ہوکر وجود میں آئیں اور دیگر یہ کہ اتنی جہالت کے بھرے ہوئے لوگوں کا نکل کھڑا ہونا (باوجود نہایت دشوار ہونے کے) اور اس کثرت سے نکل کھڑا ہونا ہرگز اتنا دشوار نہیں، جس قدر نکل چکنے کے بعد جس غرض سے نکلے ہیں اس غرض کا کافی انتظام ہوکر اپنے کام میں صحیح طور پر لگے رہنے کا انتظام ہوجانا اور خود اس لگنے کا جو مقصود ہے کہ اللہ کے ساتھ تعلق اور شریعت کا پھیلنا وہ بھی حق تعالیٰ بسہولت ظہور میں لائیں اس میں آپ ہمارے ساتھ کیا مدد کرسکیں گے؟

فقط والسلام ۔ بندہ ناچیز محمد الیاس ۔ از نظام الدین

بقلم اکرام الحسن

(۳۷)

از نظام الدین

دہلی

مخدومنا سیدی وسندی دام مجدکم ۹۸۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ، مکرمت نامہ سامی موجب عزت افزائی

و شرف دارین ہوا۔ اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ اس خلوص کو مقبول اور منصور فرماویں اور روز افزوں رکھیں، حضرت عالی نے جیسا کہ میرے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو عزت بخشی اور اکرام فرمایا حق تعالیٰ اپنے یہاں کی مقبولیت اور عزت و اکرام سے جزائے جزیل فرماویں اور اُس بندۂ خاندانِ نبوت کی اس محبت کو میرے لئے سرمایۂ دارین فرمادیں، خوش ظن اللہ کے یہاں کچھ بے طرح، اور بے نظیر مقبولیت رکھتا ہے۔ اور عجیب اثرات و برکات و انوارات رکھتا ہے، یہ عجیب سہل حصول اور قیمتی سرمایہ مومنین کے لئے ہے، جس سے اکثر لوگ محروم ہیں، مجھ ضعیف کے لئے آپ کے اس حسن ظن کو دارین میں کارآمد فرمادیں جو بہترین سرمایہ ہے۔

ف۔ حسنِ ظن اللہ تعالیٰ کے یہاں عجیب مقبولیت رکھتا ہے اور سہل الحصول اور قیمتی سرمایہ ہے جس سے اکثر لوگ محروم ہیں۔

اندر سے طبیعت چاہتی ہے کہ یہ بات معلوم ہو کہ کس چیز کی تحریک ہے، اتنی مختصر تحریر کے لئے معروض ہے کہ اصل جو تبلیغ ہے وہ صرف دو امر کی ہے۔ اور باقی جو ہیں اس کی صورت اور شکل بنانے کے لئے ہیں تو وہ دو چیزیں ایک مادی ہے اور ایک روحانی ہے، مادی سے مراد جوارح سے تعلق رکھنے والی ہو سو وہ تو یہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کو پھیلانے کے لئے ملک بہ ملک اور اقلیم بہ اقلیم چلت پھرت بنا کر پھرنے کی سنت کو زندہ کرکے فروغ دینا اور پائدار کرنا ہے۔

ف۔ دین کی باتوں کو پھیلانے کے لئے ملک بملک پھرنا اور تبلیغ و دعوت کا کام مادہ ہے۔

ف اللہ کے حکم پر جان دینے کا رواج ڈالنا اس دعوت کی روح ہے۔

روحانی سے مراد جذبات کی تبلیغ یعنی حق تعالیٰ کے حکم پر جان دینے کا رواج ڈالنا جس کو اس آیت میں ارشاد فرمایا ہے"

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما

اس کی تشکیل کے طور پر ان چند چیزوں کو چھانٹ کر رکھا ہے:

اول کلمہ طیبہ جو کہ خدا کی خدائی کا اقرار نامہ ہے کہ اللہ کے حکم پر جان دینے کے علاوہ درحقیقت کوئی مشغلہ ہمارا نہیں ہوگا اس کے لفظوں کی تصحیح کے بعد نماز کے اندر کی چیزوں کی تصحیح کرنے پھر باقی علوم سیکھنے کی طرف اس وقت کو مشغول کر لینا، دوسرے نمازوں کو حضورؐ کی جیسی نماز بنانے کی کوشش میں لگا رکھنا جب تک ویسی نہ بنا لے اپنے کو جاہل شمار کرنا، تیسرے تین وقتوں کو صبح و شام اور کچھ حصہ شب کا اپنی حیثیت کے مناسب ان دو چیزوں (تحصیل علم و ذکر) میں مشغول رکھنا، تین چیزیں یہ ہو گئیں، چوتھے ان چیزوں کو پھیلانے کے لئے اصل فریضۂ عمری سمجھ کر نکلنا یعنی ملک بہ ملک رواج دینا

ف خلق کی مشق اور اسکا طریقہ

پانچویں اس پھرنے میں خلق کی مشق کرنے کی نیت رکھنا جس میں اپنے ما علیہ کی ادائیگی کی سرگرمی ہو خواہ خالق کی طرف سے ہو یا

لہ حدیث شریف میں ہے صلوا کما رأیتمونی (اصلی) فقہاء اور محدثین کرام اگرچہ اس سے ظاہری ہیئت میں مشابہت مراد لیتے ہیں، لیکن اگر صوفیہ و عارفین خشوع و کیفیت احسانی بھی مراد لیں تو کیا مضائقہ ہے؟

خلق کے ساتھ متعلق ہوں[۱]، کیونکہ ہر شخص سے اپنے ہی متعلق سوال ہوگا۔

علم کے لئے میرا جی چاہتا ہے کہ محکمۂ تبلیغ سے نصاب مقرر کیا جاوے اس سلسلہ کے ترقی پکڑ جانے پر آپ جیسے اہل علم کے مشورہ کی ضرورت ہوگی، بالفعل میں نے نارسا طبیعت سے پانچ کتابیں تجویز کر رکھی ہیں۔ جزاء الاعمال، راہِ نجات فضائل نماز، حکایات صحابہ، چہل حدیث (مولوی زکریا شیخ الحدیث صاحب) ان کو تنہائی میں دیکھنا اور مجمع میں سنانا دونوں مستقل جزو ہیں، صرف تنہائی میں دیکھنا مجمع میں سنانے کی برکات کو شامل نہیں ہو سکتا اور مجمع میں سنانا تنہائی کے انوارات کو حاوی نہیں ہو سکتا۔

بچوں سے تبلیغ شروع میں کرائی اگر محض آلہ ہونے کی غرض سے ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر سچے دردِ دل سے محسوس کیا جائے تو مکلف چاہے مرد ہو چاہے عورت اپنے فرائض کے ترک سے مورد لعنت و غضب الٰہی ہو رہا ہے۔ اور بتقدیر مرگ جو ہوگا وہ قابل حس کرنے کے ہے تو اس عذاب عظیم میں گرفتاری کا در ہونا ہر مسلم کو ضروری ہے۔ نیز اس حالت میں موت آجانے پر جو خطرات یقینی ہیں وہ پیش نظر رکھنے کے قابل ہیں، اسی طرح مکلف اگر فرائض کی بجا آوری کرے تو چونکہ خطابات اس کی طرف وارد ہیں

ف: تنہائی اور مجمع میں پڑھنے کے الگ الگ خواص اور اثرات ہیں۔

ف: مطلب یہ کہ مرد ہو یا عورت فرائض کے ترک پر لعنت و غضب الٰہی کا مورد ہوگا

---

[۱] یہی اکرام مسلم ہے اور اس کی روح یہ ہو کہ آدمی کی نظر اپنے فرض پر ہو اور وہ کلمہ گو کی تعظیم اور ایمان کی حرمت ہو، سارے فتنہ کی جڑ دوسرے کے فرائض پہ نظر اور اپنے فرض کو صرف نظر ہے۔

تو وہ شرف امتثال کی عزت و شرافت و ثمرات سے جو کہ بڑی بڑی رحمت اور نعم جلیلہ ہیں (متمتع ہوگا) اور بتقدیر موت نجات نہ صرف نجات بلکہ جنت جیسی نعم اخروی کے دلا دینے کا احسان کرتا ہے اس لئے اپنا رخ صرف مکلف کی طرف رکھنا چاہیے البتہ بچوں کو آلہ بنانا اور بقا کی امید سے لگائے رکھنا ایک امر مستحسن ہے[1]۔

مولانا! جناب عالی نے جذبہ و ولولہ نہ ہونے کا تذکرہ[2] فرمایا ہے اور مجھے اس پر بڑا رشک ہے امومن کے لئے اللہ کے امتثال امر کی اصلیت یہ ہے کہ حکم کے یقین اور عظمت سے اس قدر ماتحت ہو کہ وہ ولولہ کو دبا دے، ولولہ طبیعت سے ناشی ہوتا ہے یہ اگر ہو تو یہ حب طبعی ہوئی اور حب حکم کی عظمت اور خشیت کے احساس سے ہو تو یہ حب عقلی اور حب ایمانی ہے، اگر کبھی ولولہ اور شوق آجائے تو یہ مستقل عطیہ قابل قدر ہے لیکن دراصل قابل التفات نہیں، انشاء اللہ یہ صورت استقامت کی زیادہ امید دلانے والی ہے۔ حق تعالیٰ دولت استقامت (جیسا کہ خاندان نبوت کے شایان شان ہے) سے سرفراز فرمادے رہنمائی اور دعا کی بات یہ ہے کہ مشورہ دے دینا تو میری سعادت

ف امتثال امر الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ حکم کا یقین اور عظمت ولولہ کو دبا دے۔

ف تبلیغ میں اپنا رخ صرف مکلف کی طرف رکھنا چاہیے البتہ بچوں کو آلہ بنانا اور بقا کی امید لگائے رکھنا امر مستحسن ہے۔

---

[1] تبلیغی کام کے آغاز میں بعض محلوں میں بچوں سے کام شروع کیا گیا تھا، اسی کی طرف اشارہ ہے
[2] خاکسار نے عرض کیا تھا کہ کام تو ہو رہا ہے۔ مگر جیسا شوق و ولولہ اور کام کا جذبہ ہونا چاہیے وہ ناپید ہے مولانا کے اس مکتوب گرامی سے بڑی تسکین اور ہمت افزائی ہوئی۔

ہے ورنہ اس کام کے لئے خلوص کے ساتھ کھڑے ہونے والے کے لئے ایسی موکد قسموں کے ساتھ وعدے ہیں کہ ذکر نہیں کئے جا سکتے ان کو پیش نظر رکھنے کے ذریعہ یقین میں کوشش فرمادیں۔

دعا کے لئے جناب ارشاد فرماتے ہیں، دعا کرنے والے کے لئے اس میں شرکت باعث سعادت ہے۔ ورنہ دعا طلب رحمت کے لئے ہوتی ہے یہ کام خود جالب رحمت ہے، یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے اور کبھی نظر خطا نہ کرے کہ مقصود دین کی ہر چیز کا محض قوت دعا کا بڑھانا ہے، اس میں ہر وقت بہت ہی زیادہ سعی کی جاوے اگر جوارح کے کام میں مشغول ہونے کے وقت قلب قوت کے ساتھ دعا میں مشغول رہنے کی برداشت اور مصروفیت اور بخوبی مشغولیت کر سکے تو اس میں بہت کوشش فرماویں ورنہ اس امر کے لئے مکتوبات اور سحر اور اس امر کے لئے نکلنے کے اطراف اور درمیان میں خالی اوقات دعا سے آباد رکھیں۔

ف: دین کی ہر چیز کا مقصود قوت دعا کا بڑھانا ہے۔

ف: جوارح کی مشغولیت کے وقت قلب کا قوت کے ساتھ دعا میں مشغول ہونا افضل ہے ورنہ خالی اوقات دعا سے معمور رکھے جائیں۔

اور ہم خدام کو بھی یاد رکھیں، بندۂ ناچیز اس کا منتظر ہے کہ جناب کے خدام اپنے تبلیغی مواضع میں ان امور کو پھیلانے کے لئے دوسرے گاؤں میں نکلنے کی ہمت اور استقلال سے دعوت دیں۔ اور اس میں پوری ہمت اور استقلال کو کام دیں، خصوصاً رائے بریلی کا وہ گاؤں جس میں اثرات تبلیغ کے

اللہ نے پیدا فرمادئے ہیں۔ ان کو باہر نکلنے کی دعوت زیادہ استقلال سے دیں۔

یہاں میواتیوں کی جماعت کرنال بہت سے مقامات میں تبلیغ کرتی ہوئی پہنچی، تین چار روز قیام کیا، کرنال کی ہوا گویا کہ بالکل بدل گئی، دس دس کی پانچ چھ جماعتیں نکل چکیں اور کی خبریں آرہی ہیں وہاں کے نواب صاحبان بھی سعی میں شریک ہیں۔

دوسری تازہ خبر میوات کے متعلق نہایت خوشی کی یہ ہے کہ اسوقت کی تحریک زیادہ تر عوام اور غربا کے طبقہ میں تھی اب بہت کچھ امیدیں وہاں کے اہل حل وعقد کے لگ پڑے ہو جانے کی ہو رہی ہیں، دعا وہمت سے مدد فرماویں۔

میری بھی تمنا ہے خدا کرے میوات سے جماعتیں استقلال کے ساتھ لمبے لمبے اور طویل طویل زمانہ کے لئے نکلنے پر تیار ہو جائیں تو دس بارہ کی جماعت چند ماہ کے لئے جناب کے زیر نظر کام کرلے، اللہ اپنے فضل سے امیدوں سے بہت زیادہ اپنے شایان شان مدد فرمادیں

فقط والسلام، ۳۰ / اپریل ۱۹۴۴ء

(۴)

۶۸۹ بخدمت مخدوم و محب عالی منقبت سلام (؟) مخدوم ... ادام اللہ فیوضکم

از نظام الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ پہنچا اور بڑے انتظار کے بعد پہنچا، حالات سے جو کچھ بھی مسرت ہو وہ قرین قیاس ہے، بہت سے

امور پر مضمون لکھنے کو جی چاہا مگر طبیعت رک گئی۔ الا جو علی قدر النصب ہوا کیوں کی اور وسائط کی دوڑ دھوپ ہرگز اپنی ذاتی محنت کا بدل نہیں ہو سکتی[1]۔ اور عادات خداوندیہ عموماً اپنی دین میں جد وجہد کی مقدار کے ساتھ وابستہ ہیں آدمی کسی مقصد کے لئے جتنا اپنے کو ذلیل کرتا ہے اور تکالیف کو جھیلنے کے ذریعہ اپنے حالات اور جوارح اور قلب اور قوتوں کی شکستگی اور تعب اور انکسار کو پہنچاتا ہے بس حق تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا سبب ہوتا ہے،

انا عند المنکسرة قلوبهم و الذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا

کسی راہ کی ذلت گوارا کئے بغیر اس کی عزت کو پہنچنا عادۃً ہوتا نہیں ...... اس لئے جناب یہاں کے میوات میں ۲۵ مئی کو ہونے والے جلسہ[2] کی شرکت کے لئے ۲۴ مئی کی شام تک یہاں پہنچنے کی تکلیف گوارا فرمائیں تو اللہ جل جلالہٗ کی

ف: وسائط اور ظاہری وسیلے ذاتی محنت کا بدل نہیں ہو سکتے۔

ف: جوارح اور قلب کی شکستگی نزول رحمت کا سبب ہے۔

ف: کسی راہ کی ذلت گوارا کئے بغیر اس کی عزت کو پہنچنا عادۃً ہوتا نہیں۔

---

[1] مکتوب الیہ نے مولانا کے گرامی ناموں سے اپنے استفادہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کا اشتیاق ظاہر کیا تھا، جواب میں فرمایا کہ یہ خط و کتابت اور نامہ و پیام ذاتی مشقت سے مستغنی نہیں کر سکتا۔

[2] یہ جلسہ ضلع گوڑگانوہ تحصیل نوح میں قصبہ گھاسیڑہ میں ہوا تھا جو سڑک پر نوح سے بالکل قریب واقع ہے۔ اس جلسہ میں میوات کے علاوہ میاں جی صاحبان اور چودھری صاحبان خاص اہتمام سے مدعو کئے گئے تھے، باہر کے علماء میں سے شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب،

ذات سے امید ہے کہ تثبیت واطمینان وانشراحِ قلب کے بارے میں ایک طویل مدتوں کی خط وکتابت سے زیادہ بہتر ہوگا۔ خط وکتابت کا ذریعہ ضعیف سبب ہے۔ جیسا کہ وضو کے ناممکن ہوتے ہوئے تیمم ، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس ، بقلم انعام الحسن

(۵) مکرم ومعظم مخدوم ومحترم گوہر تابان عرفان سابحت فیضنا اللہ بطول حیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولانا ! دل ودماغ اور تمام قوی کچھ ایسے ہارے تھکے ہوئے اور ضعیف ہو رہے ہیں کہ کسی مضمون کے لکھنے کی ہمت وتاب نہیں ہوتی اور دراصل یہ تبلیغ کی نوع اور یہ جہت کچھ ایسی ہے کہ اس طرف کو توجہ کرنا ہی مجھ ضعیف کے تھکان کا باعث ہوجاتا ہے کیونکہ اس لائن میں یہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ اصل مضمون جو قابلِ بیان ہے اس اصل مضمون کے مقابلہ میں ہر وہ عبارت کہ اس کی تعبیر کے لئے طبیعت مضمون تجویز کرتی ہے۔ وہ ایک آزاد کو اور ایک وسیع چیز کو اور ایک نورِ مطلق کو پابند کر دینا نظر آتا ہے۔ جو اس کی شان کے ساتھ کچھ بھی مناسبت رکھتا نظر نہیں آتا۔ لہذا اس مضمون کے ساتھ یہ بات صادق آتی ہے اگر گویم زتوجہ مقصود کے اظہار میں اور اس کے جاری ہونے میں بالکل قاصر اور ناکافی ہونے کی بنا پر او مشکل دگرنہ گویم دہم مادیات میں اس

(بقیہ نوٹ صفحہ ٣٢ یہ ہیں) مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم مظاہر العلوم ، مولانا عبد الباری صاحب ندوی وغیرہ شریک ہوئے تھے ، مولانا کی تقریر اور جلسہ کا موضوع زیادہ تر علم کو دین کے کام میں لگانا تھا۔

وقت ایسے پھنسے ہوئے ہیں، طبائع کا طبائع سے حصہ لینے کا دستور چھوٹ چکا اور عملی جد و جہد میں خون پسینہ ایک کرکے اور جہد کا حق ادا کرکے جو شریعت کے تعلم و تعلیم کی اصلی صورت تھی وہ معدوم کرکے اب افادہ اور استفادہ بیچاری ایک زبان ہی کے اوپر رہ گیا ہے، سو اگر زبان سے کچھ نہ کہا جاوے تو اس مادہ پرستی کے دستور کی وجہ سے کوئی صورت ہی نہیں۔ افادہ اور استفادہ کی، لہذا تو مشکل۔ بہرحال معروض یہ ہے کہ ہم خدا کی قدرت اور اُس کی حقانیت کے ناشناسی کے خوگر اللہ جل جلالہٗ کے کام کے لئے کھڑے ہوتے بھی ہیں تو نارسا عقل میں اور اس کے احاطے میں آنے والی مقدار منافع کے ساتھ اپنی سعی کو محدود کرکے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے یہاں سے قانون ہے " انا عند ظن عبدی بی " تو اللہ کے ساتھ جتنا ظن کرلوگے اتنا ہی ملے گا، تو ہم نادان اپنی کوششوں کے معاوضہ کو منافع کی مقدار کے محدود کردینے کے ذریعہ بہت ہی ناقص اور کم کردیتے ہیں، حالانکہ عقل ناقص کے متعلق صرف اتنا تھا کہ ہر کوشش کو اس کے درجہ میں رکھتے ہوئے اس کے معاوضہ کو حق تعالیٰ کی شان کے شایان شان مقدار پر حوالہ کرتے ہوئے اور " لا یضیع اجر المحسنین " پر ایمان رکھتے ہوئے بے چون و چرا اپنے اس معاملہ میں جنونی ہوتے اور کہلائے جانے کی تمنا رکھتے ہوئے ان کوششوں میں اپنی فنا میں اپنی بقا سمجھے، تو ان کوششوں کا دنیا ہی میں جنت کا مزہ پالیتے۔ لیکن دستور اس کے خلاف ہوگیا، تاہم اگر

(اگر ہم اپنی کوششوں کا معاوضہ کرنا خدا پر چھوڑ دیں
مقدار سے کم کر دینے کی وجہ سے حق تعالیٰ کی طرف سے کم ملتا ہے)

سنت کے زندہ کرنے کی نیت سے ان نیتوں سے کوششوں میں لگنا شروع کر دیں اور اللہ سے مانگتے رہیں، تو رحمت ازلیہ اور الطاف سرمدیہ سے اس دولت کے مل جانے میں ہرگز بخل کا خطرہ نہیں۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

بہرحال بندہ ناچیز کا مقصد یہ ہے کہ فرائض میں (اور فرائض میں بھی اہم فرائض) کوشش کے معاوضہ کو اور ان کے دینی اور دنیاوی اثرات کو جو اللہ نے کھلے دل کے ساتھ کوششوں پر اپنے اوپر حوالہ کر دینے کی صورت میں وابستہ فرما رکھے ہیں وہ بغیر کوششوں کے نصیب نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح سے منافع محدود کر دینے سے بھی بہت ناقص ہو جاتے ہیں۔

بہرحال مقصد یہ ہے کہ بغیر سعی والے یعنی قاعدین مجاہدین جیسے نہیں ہو سکتے۔ اور اہم فرائض کے مجاہدین نوافل کے مجاہدین کے برابر نہیں ہو سکتے اور تخلیوں کو اور تخلیوں کو معمور رکھنے والے اور صحابہ و انبیاء کی زندگی کے نقش قدم پر کوشش کرنے والے کم چیزوں میں مصروف ہونے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے، مجھے تعجب ہے کہ ہم ایسے فرائض میں جان توڑ کوششوں کی سنت کو زندہ کرنے میں اپنی جانیں کیوں نہیں دے رہے ہیں بہرحال یہاں کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ افراد سے متجاوز ہو کر قومیت کے طور پر اس تحریک کی خوشگوار ہوائیں چلنے لگیں۔ حالانکہ افراد نے بھی کچھ اچھی طرح سے شان

[illegible]

کے مناسب لبیک نہیں کہی۔ کیوں نہ قربان جائیے ایسے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کی بتلائی ہوئی چیز کے باوجود اس قدر قلیل اور ضعیف مقدار اتباع کے ایسا نمایاں کھلا اعزاز اور نشوونما، اسلام کا اور اندرونی اور بیرونی نصرتیں خدائے پاک کی ایمان کو تازہ کرنے والی یقین کو سرسبزی دینے والی مادی زندگی کو سرسبزی دینے والی ایسی کھلی کھلی نظر آرہی ہیں، اگر اپنی کوششوں کی حقیقت پر نظر کی جاوے تو باوجود اس حقانیت کے کھل جانے کے پھر اس بے حرمتی کی کوشش پر اگر گرفت ہو اور بطش شدید ہو اور جس طرح کا بھی عذاب لایا جاوے تو کچھ تعجب نہیں۔ لیکن اس کی کمی اور ناقدری اور کفران پر سزا اور گرفت کے بجائے عیوب کی ستاری اور ضعف عمل پر غفاری اور جوادی اور کرم اور رحمت کی ایسی بارش صاف نظر آرہی ہے۔ کہ جیسا میں شروع خط میں لکھ چکا ہوں کہ بیان اس کو محیط نہیں ہو سکتا۔ علما کی جماعت نہایت تدریج اور خوشگواری کے ساتھ استقبال کرتی چلی آرہی ہے۔ تجارت اور ملازمت پیشوں میں ایسی مقبول ہو کر ان کو راہ ہدایت پر لاتی چلی آرہی ہے۔ انگریزی اثرات سے دہریت میں غرق والوں کو صاف صاف رشد و ہدایت پر کھینچتی چلی آرہی ہے۔ بدعات وغیرہ اہوا میں گرفتار اور پھنسے ہوؤں کو تدریجی نہایت رفق کے ساتھ راہِ سنت پر کھینچتی چلی آرہی ہے، باوجود ان سب ترقیات کے اس کی ناقدری کا جتنا شکوہ کیا جاوے وہ کچھ کم نہیں، اس کی ضرورت ہے کہ جس طرح سے مدارس میں تعلیم اور دین سیکھنے کیلئے مستقل

عمریں اس کے لیے خرچ کی جاتی ہیں، اسی طرح بڑے استقلال سے اس طرز سے دین محمدی کی تعلیم کے لئے وقتوں کو فارغ کرنے کی اپنے سے ابتدا کریں اور دوسروں کو دعوت دیں اس امر کے لئے حوصلوں کو بلند کرنے کی بڑی سخت ضرورت ہے بندۂ ناچیز میوات میں قوم کے اہل حل وعقد کو جمع کر کے اس طرز کے جزو زندگی بنانے کی دعوت دے رہا ہے اس دعوت کی آواز کو قوی کرنے اور اس کے اندر باہمی معاونت پر تحریض کی شدید ضرورت ہے، الحمد للہ ثم الحمد للہ تھوڑا تھوڑا ہیں شرفا اہل ارض بھی بطور قومیت کے اس کوشش کے لئے کچھ ہاں کرنے کو تیار ہوتے چلے آرہے ہیں، لیکن اس ہاں کے پودے کو تربیت کرنے کی بڑی ضرورت ہے تاکہ یہ "ہاں" عمل تک اور عمل دیگر نتائج پر منتج ہو، آں جناب کی وہ الفت ومحبت جو جناب کی خوبیوں کی بدولت میری خرابیوں اور گندگیوں کے محسوس کرنے پر خوبیوں کے دیکھنے اور اس کے پسند کرنے میں غالب آگئی ہیں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ' کا میرے ساتھ قیامت میں یہ ہی برتاؤ رہے اور ہم سب مسلمانوں کا سب کا اور سب میں سے ہر شخص کا اپنے کے ساتھ یہ ہی برتاؤ رہے، بندۂ ناچیز کی نظر میں کوئی شخص کوئی مسلم ہرگز ایسا نہیں کہ کچھ خوبیوں اور کچھ خرابیوں سے خالی ہے ہر شخص میں یقیناً کچھ خوبیاں اور کچھ خرابیاں ہوتی ہیں۔ اگر خرابیوں کے ساتھ نظر اندازی اور ستر کا اور خوبیوں کی پسندیدگی اور ان کے اکرام کا ہم مسلمانوں میں رواج ہو جائے، تو بہت سے فتنہ

اور بہت سی خرابیاں اپنے آپ دنیا سے اٹھ جائیں اور ہزاروں
خوبیوں کی اپنے آپ بنیاد پڑ جاوے مگر دستور اس کے خلاف ہے
اس تبلیغ میں ایک نمبر جو چھٹے نمبر سے نامزد ہے وہ در حقیقت
صرف یہ ہی ایک نمبر ہے اور حق تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ وہی برتاؤ
کریں گے کہ جو وہ شخص ساری مخلوق کے ساتھ برتاؤ کر رہا ہے بہر حال
میں آپ کے کرم اور اُس محبت کا صلہ اللہ ہی کے حوالہ کرتا ہوں
اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ کی رضا اور محبت کے بعد جو انسان کے
لئے بہترین سرمایہ اللہ والوں کی محبت کا ہے جو آپ کی بدولت
مجھے نصیب ہے حق تعالیٰ شانہٗ میرے لئے اس قیمتی سرمایہ کو قیامت
تک کے لئے سلامت اور بڑھتا ہوا رکھے اور جس سے مجھے یہ
سرمایہ ملا ہے (یعنی آپ کی ذات والا) اس کو بھی اس کے اجر
وصلہ سے دارین میں اس کی شان کے مناسب سلامت اور بڑھتا
ہوا رکھیں، جناب عالی نے طلبہ میں سے بعض کے اپنے سے زیادہ
خلوص اور پر جوش اور بہتر ہونے کو تحریر فرمایا ہے۔ یہ محض مبارکباد
ہی پر اکتفا کرنے کی چیز نہیں بلکہ یہ چند چیزیں بہت زیادہ ملحوظ
رکھنے کے قابل ہیں۔ اول یہ کہ جو بات چند میں نظر آتی ہو ہر ایک
کے ساتھ یہ ہی گمان رکھنے میں ریاضت اور سعی اور کوشش
کرنی چاہیئے یہ مضمون دو حدیثوں کا خلاصہ ہے ایک اتہموا انفسکم،

ف اگر خرابیوں کے ساتھ نظر اندازی اور پردہ پوشی اور خوبیوں کی پسندیدگی اور اعزاز کا مسلمانوں میں رواج ہو جائے تو بہت سے فتنے اپنے آپ دنیا سے اٹھ جائیں۔

ف حق تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو وہ شخص ساری مخلوق کے ساتھ کر رہا ہے۔

اللہ ایک ظن للمومنین خیراً" اور یہ بات کیسے نصیب ہو سکتی ہے مستقل مضمون کو چاہتی ہے، پھر لکھوں تو خدا جانے کیا موقعہ ہو اس لئے مختصراً عرض ہے کہ بندۂ ناچیز کے نزدیک کوشش کرنے کی اپنے دل میں بنیاد ہی اس پر رکھے کہ اپنے نفس کو تجربہ سے ایسا گندہ ناقص خود غرض اور ہر کام کا بگاڑ دینے والا یقین کرے کہ الطاف خداوندی کا قصد تو کچھ اور ہے یہ صورت تک درست ہوتا نظر نہیں آتا، لہٰذا اسی اور حضورؐ کی باتیں دوسروں میں اس نیت سے پھیلاوے کہ میرے علاوہ جو ساری مخلوق اپنی ذات سے نیک طینت اور پاک نفس ہے وہ دین کے جس کام کو کریں گے وہ ظاہر باطن میں ایک اچھا عمل ہوگا۔ اور ان کی برکت سے حق تعالیٰ بقاعدہ "الدال علی الخیر کفاعلہ" حق تعالیٰ اپنے الطاف سے ان پاک ہستیوں کی برکت سے مجھے بھی اس سے حصہ عطا فرما دیوے۔ جناب غور فرمائیں گے تو بزرگوں کی سوانحوں کو اس کی بڑی تائیدات آپ کو ملیں گی۔

بندۂ ناچیز ایک امر کا بڑا متمنی ہے کہ تبلیغ کے سلسلہ کی یہ چند کتابیں ان کے ساتھ تبلیغ کی لائن میں قدم دھرنے والے تین طرزوں کے ساتھ بہت اشتغال رکھیں قلیل وقت ہو مگر مداومت ہو، اول تبلیغ کے نکلے ہوئے زمانہ میں تنہائی میں دیکھنا دیگر مجمعوں میں ان مضامین کی دعوت دینا، دیگر

ف حضورؐ کی باتیں دوسروں میں اس نیت سے پھیلائے کہ میرے علاوہ اللہ کے سب بندے اپنی ذات کے نیک طینت اور پاک نفس ہیں وہ دین کے جس کام کو کریں گے وہ ظاہر و باطن میں اچھا ہوگا، اللہ ان کی برکت سے مجھے بھی حصہ عطا فرمائیں۔

مجموں میں اور خصوصی تذکروں میں ان مضامین کا اپنے غیروں سے سننا اور وہ کتب تبلیغ یہ ہیں، جواب تک تجویز ہو چکی ہیں۔ اور بہت سے مضامین ذہن میں ہیں. اہل علم کے استقلال سے کھڑے ہو جانے کے بعد ان مضامین میں تصانیف کا خیال ہے۔

جزاء الاعمال، چہل حدیث فضائل قرآن، فضائل نماز، فضائل ذکر، حکایات صحابہ، دونوں رسائل تبلیغ مولوی احتشام و مولوی زکریا والا۔

اس وقت جناب کے گرامی نامہ سے جو عمومی مضمون ذہن میں آیا معلوم نہیں مفید ہے یا غیر مفید، وہ خدمت میں پیش کردیا، خصوصی ہدایات کی طرف اس وقت طبیعت متوجہ نہیں، اور آپ جیسی بابرکت ذات خصوص کی محتاج بھی نہیں، ان عموم سے خصوص جناب کی شان اخذ کرنے کی بہت حق ہے، لڈا بھیم سے قاضی صاحبان میں کی دس پندرہ کی جماعت تبلیغ کے لئے سہارنپور تشریف لانے کی کوشش فرمارہے ہیں، زیادہ تر چونکہ ملازمت پیشہ ہیں اور ریاست کا قصہ ہے اور وہ بھی ہندوانی اور پھر وہ بھی ایک فتنی بظاہر دشوار نظر آرہا ہے اور اللہ کو سب آسان ہے دعا فرماویں کہ اللہ پورا فرمادیں۔ ۶ راپریل کو سہارنپور میں مدرسہ مظاہر العلوم کا سالانہ جلسہ ہے، اگر حضرات مبلغین ایسے ایسے موقعوں پر چند دنوں پہلے اور چند دنوں بعد صحیح اصول کے ساتھ تبلیغی سرگرمیوں کے موقعے ڈھونڈتے رہیں۔ اور اس بارہ میں ہر طرح کی تکلیف، اور

ناگواریوں کو برداشت کریں "تحفت الجنة بالمکارہ" کے وعدہ کے
مطابق یہ جنت میں پہنچانے والی اسکیم سرسبز ہو سکتی ہی ہر کام کے لیے
کوشش شرط ہے اور موقعہ پر کوئی تھوڑا سا بھی ہو تو بے موقعہ کے
ہزاروں سے بہتر ہوتا ہے، بس زیادہ کیا عرض کروں،

ف موقع پر کوئی تھوڑا سا بھی ہو تو بے موقعہ کے ہزاروں سے بہتر ہوتا ہی،

بندہ ناچیز محمد الیاس عفی عنہ بقلم حبیب الرحمٰن

سب دوستوں کی خدمت میں سلام مسنون اور کام کی مبارک باد دیں
اور دعا کی درخواست فرمادیں۔

از بستی نظام الدین اولیاء

(۶)

محترم المقام[1] دام مجدہم آماجگاہ آمال شرفنا اللہ باخلاقکم البہیہ و
متعنا اللہ بمحاسنکم النبویہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرات عالی مقام دونوں کے
یکے بعد دیگرے گرامی نامے باعث عز وشرف وکرامت دارین ہوئے
حق تعالیٰ شانہٗ آں گرامی ذاتوں کو اپنی مرضیات میں سابقین پر سبقت
کا نمونہ بنادیں اور ہم خدام کے لئے آپ کی محبت کا سرمایۂ وافر سے
وافر نصیب فرمادیں اللّٰھم آمین! جناب سید ابوالحسن علی صاحب[2]
کی علالت مزاج سے رنج وملال ہوا[3]۔ دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

---

(۱) بنام ڈاکٹر حکیم مولوی سید عبد العلی مدظلہ (۲) خاکسار ابوالحسن علی (۳) خاکسار تحصیل فتحپور تبلیغی سلسلہ میں گیا تھا وہاں بارش میں بھیگنے کی وجہ سے سینہ میں درد اور بخار ہو گیا۔ لکھنؤ آکر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ذات الصدر اور میعادی بخار ہو گیا ہے۔ بھائی صاحب مدظلہ نے مولانا کو اس علالت کی اطلاع دی اور اپنی فکر کا اظہار کیا، مولانا نے اس اطلاع پر یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

صحت عاجلہ کاملہ سے ممنون فرمادیں، اور خود بیماری بھی جو صلحا کے لئے ایک نعمت ہے، جب تک یہ مقدر رہے اس وقت تک بیماری سے بذریعہ رضا لقضاء اور بذریعہ تکفیر سئیات کے یقین کے متمتع فرمادیں۔ میرا جی تو چاہتا ہے کہ اس پر مبارک باد دوں کہ اس چودھویں صدی میں محض خلوص جہد فی سبیل اللہ والا سفر مرض کا سبب ہوا ہل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللہ مالقیت" یہ بیماری اس سے زیادہ صورۃً حیثیت نہیں رکھتی کہ دنیا میں جیسے ہزاروں کو بخار آتے ہیں ایک آپ کو بھی آگیا۔ لیکن اس نسبت سے روئے زمین پر غالباً ممتاز ہوگا۔ کہ بظاہر اس کا سبب ایک ایسی چیز کے لئے قدم اٹھانا ہے۔ کہ وہ طرز زندگی اگر ہو جائے اور جائیں جاکر بھی اگر مسلوک ہو جائے تو نہایت مشغول رہنے والے اور اپنے مشاغل سے فارغ نہ ہو سکنے والے تمام امت محمدیہ کے لئے رشد و ہدایت کی وافر بہرہ اندوزی کے ایک مردہ طریق کو ایقان اور محکم و پائدار زندگی دینے کے لئے یہ قدم تھا، حق تعالیٰ شانہٗ اس وجہ وجیہہ پر نظر کو جاکر اس کے شکر کی توفیق نصیب فرمادیں اور مرض میں بھی صحت سے زیادہ رضا جوئی کے طرق پر قوت بخشیں۔ اللہم آمین! مولوی احتشام الحسن بھی سفر میں گئے ہوئے تھے، رات ہی آئے ہیں مشورہ کروں گا کہ وہاں کے قابل کوئی آدمی مل جائے تو جناب عالی کے ارشاد کے مطابق تلاش کے بعد روانہ کردوں۔ یہ بندۂ ناچیز بھی زیادہ تر باہر رہا۔ اور اگر یہاں رہا تو ایسے اطمینان کا وقت نہ

ملا جو گرامی نامہ کے جواب میں عجلت کرتا تاخیر جواب کی ندامت ہے۔ معاف فرمادیں
حضرت مولانا ابوالحسن علی مدظلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی نئی بات ایسی نہیں
ہے کہ جسے لکھوں، مجھے حیرت ہے کہ کسی کام کی مداومت کو نیا نہیں کہا جاوے
مداومت ایک ایسے نئے طرز کے اندر کی کوشش پر آپ ہی جیسوں کا ایک
خاص حصہ ہے، اور یہ بھی ایک نئی بات ہے، یہاں کوئی شخص نہ بڑے
طبقہ میں نہ چھوٹے طبقہ میں، ملاقات کے اتنے قلیل الوسائل ہوتے ہوئے
مجھے نہیں ملا، یہ آپ کی علو حوصلگی کی علامت ہے، اللہ مبارک فرما دیں،
مداومت ایک ایسی مقبول اور مبارک چیز ہے کہ یہ نوافل کے اندر
تک بھی ایک محبوبیت کی شان پیدا کر دیتی ہے۔ مداومت ایک
ایسی چیز ہے۔ کہ اصل جو حق تعالیٰ شانہ کی رحمت اور انعامات کے
وعدے ہیں۔ وہ اسی سے وابستہ ہیں، ان الذین قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ، اس کے اندر کس
قدر کثرت سے اور بڑے بڑے امور کی بشارتیں ہیں وہ سب
اسی استقامت اور مداومت سے وابستہ ہیں احب الاعمال
ادومہا" بقدر دوام حب خداوندی کا سرمایہ حاصل ہے، پھر
مجھ جیسا ناواقف آپ کے سامنے لکھے یہ کیا بات ہوئی،
بہرحال اس بندۂ ناچیز کو اس مداومت کی جتنی قدر ہو، وہ
واجب ہے، اور بہت قابل قدر ہے۔ یہ ضرور یاد دلاتا ہوں کہ مولانا

ف نوافل کے اندر تک کی مداومت بھی محبوبیت کی شان پیدا کر دیتی ہے۔

ف عبادات میں بقدر دوام حب خداوندی کا سرمایہ ہے احب الاعمال الی اللہ ادومہا

موصوف المصدر نے یہاں تشریف آوری کے وقت کچھ وہاں سے آدمی بھیجنے کے لئے بہت خفیف امید میری اعانت کے لئے دلائی تھی وہ اگر ہو سکے تو آدمیوں کو بھیجکر اعانت فرمادیں مگر شرط یہ ہے کہ اپنا کھادیں۔ ایدمیوات سے گئے ہوئے مسکین غریب جاہل دریدہ پیرہن لوگوں میں مل جل کر گذارنے کی ہمت باندھ کر جاویں اور پہلے سے یہ طے کرلیں کہ قطعاً اور ضرور وحشت ہوگی اور جی نہیں لگے گا، وحشت کے ہوتے ہوئے پکا ارادہ کرکے جاویں، جناب کے یہاں نٹوں کی قوم اپنے دورہ اور گھومنے کے زمانہ میں ادھر رُخ رکھتی ہو یا آپ کی ترغیب سے رُخ کرلے تو یہاں نظام الدین کے آس پاس خبر ہونے پر کوشش کریں کہ ان کو مل لیں اور ان اصول کے واسطے ایک جماعت کو پیوست کرنے کی کوئی صورت تلاش کریں۔[1] شاید اس وقت کوئی صورت ہوجائے۔ آنجناب جیسا اپنے مقام سے اتنی بعید جگہ کوشش فرما رہے ہیں خود لکھنؤ کے غریب ترین محلوں میں ضرور اور پھر ضرور کوشش کا افتتاح لازمی سمجھیں اس میں کسی دشواری کو اہمیت نہ دیں اور مانع نہ سمجھیں، آدمی کو جس وقت تیار فرمالیں اس وقت بندہ کو مطلع فرمادیں تاکہ مناسب مقام تبلیغ کا مشورہ دیا جاسکے۔ فقط والسلام۔

بندہ محمد الیاس عفی عنہ بقلم حبیب الرحمٰن

از مولانا احتشام الحسن صاحب بعد اشتیاق نیاز سلام مسنون قبول باد

---

[1] تحصیل فتحپور اور دوسرے مقامات میں نٹوں کی ایک قوم رہتی ہے جو بارش بھر یہاں قیام کرتی ہے اور باقی دنوں میں ملک میں جا بجا سفر کرکے ڈھول کی مرمت کرکے اپنا پیٹ پالتی ہے، مولانا سے اس قوم کے لئے مبلغین اور معلمین کی فرمائش کی گئی تھی اسکے متعلق یہ ارشاد ہے۔

(۷)

از نظام الدین

بعالی خدمت مکرمی و محترمی جناب مولانا صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ - عرض آنکہ حسب ارشاد سامی یہاں سہ نوٹوں کی تبلیغ و تعلیم کے واسطے مولوی ہدایت خاں صاحب وقاری حافظ احسان صاحب کو روانہ کیا تھا امید ہے کہ پہنچے ہوں گے مگر ہنوز ان کی کیفیت معلوم نہیں ہوئی، چونکہ آٹھ دس یوم گئے ہوئے ہو گئے، اس واسطے کیفیت کا سخت انتظار ہے۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ بقلم حبیب الرحمٰن

(۸)

۱۹ ستمبر ۱۹۴۰ء، ۱۶ شعبان بروز جمعرات

مکرم معظم حضرت سید صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ - میرے دو مخلص عزیز تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں ان کی کیفیت اور اُن کی حالت کا ہر وقت انتظار ہے اور ان کی دلبستگی اور ان کے خورد ونوش کے بندوبست ہونے کی تمنا ہے۔ جناب عالی اس راہ میں قدم اٹھانے کو دین کی خدمت سمجھ کر ان دونوں باتوں کی کوشش میں قدم اٹھائیں۔ یہ بات ذرا دھیان رکھنے کی ہے کہ حافظ احسان ایک شوقین اور صاحبِ جذبات اور بہت دنوں سے تبلیغ کے کام میں مشغول اور سعی کئے ہوئے ہے لیکن علم اور تدبر کی دولت سے کم آشنا ہے اور اس کے برخلاف دوسرے صاحب مولوی ہدایت خاں تبلیغ کے

کام سے نہایت اجنبی اور متوحش اور ہمیشہ سے بہت اجنبی ہیں، لیکن دولت علم اور فہم وتدبر اللہ نے نصیب کیا ہے، لہٰذا دونوں صاحبوں کی حالت کے مناسب دلگیری اور تواضع کے ساتھ ہر ایک کی نصرت واعانت میں جناب عالی ذرا با خبر رہیں، مجھے ان دونوں کے خورد و نوش و دیگر راحتوں کا فکر ہے، ذرا خصوصی خبرگیری فرمادیں اور دیگر کوائف سے اس بندۂ ناچیز کو مطلع فرمادیں۔ میرا بہت جی چاہتا ہے کہ آنجناب کی اس تجویز کے اثرات سنوں کہ جملہ اہل مدرسہ اس اسکیم کے مطابق تبلیغ کے لئے نکلنے والے ہیں، اس کے ظہور میں کیا اور کیوں تاخیر ہے، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۴۰ء

دیگر اعزا کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔

(۹۲)

از نظام الدین

مکرم محترم سلالۂ خاندان نبوی مولانا مولوی سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

ارشدنا اللہ وایاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ سامی میں شدید انتظار کے وقت کنول قلب کے کھلنے کا سبب ہوا۔ اللہ تعالیٰ جناب کو مع جناب کے احباب کے مخلوق کے کھلتے رہنے اور سرسبز رکھنے کا راستہ ڈالنے والا بنادیں، بہت ہی جی خوش ہوا۔ مراد آباد میں جو کچھ پیش آیا[۱]

[۱] نوح کے بڑے جلسے سے واپسی پر مراد آباد چند گھنٹے ٹھہرنا ہوا، جس میں مدرسہ شاہی میں اساتذہ وطلبہ

اللہ تعالیٰ آں ذات گرامی کو ایسے ایسے چشموں کے جابجا پیدا ہونے کا مخزن بنادیں۔

سابق تحریر لکھوانے کے بعد خدا جانے کس غفلت سے دن گذرے، باوجود دل پر سخت تقاضا رہنے کے جناب کو نیاز نامہ نہ لکھ سکا۔ آج یوم چہار شنبہ ۷ ذی قعدہ کو پھر لے کر بیٹھا ہوں خدا کرے کہ میں اس مقصد کو پورا کردوں ذہن بالکل صاف ہے، کوئی مضمون ذہن میں نہیں، بہر حال دو ضروری مضمون گذارش کرنے ہیں اول یہ کہ میوات کے ڈیڑھ ہزار آدمیوں کے چار چار مہینے نکلنے کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے ایک نعمت طیبہ اور آمادگی کا بہت ناقابل احصا ہم پر انعام جلیل ہے، اس انعام کے مناسب شکر سے استقبال کرنے میں وعدہ "لازیدنکم" جو سراسر حق اور لام کی تاکید اور نون کی تشدید سے جو اس کی توثیق اور تحقیق ہو رہی ہے اور متکلم کی ذات گرامی کی طرف نسبت اور کم کے اوپر فعل زیادتی کے وقوع سے بقاعدہ "اذا ثبت الشیٔ ثبت بلوازمہ" جو اپنی فراوانی اور پھلنے پھولنے کی امیدیں نعمت مذکورہ کے شکر کے استقبال کرنے سے وابستہ ہو رہی ہیں۔ وہ کسی بشر و ملک کی اندازہ میں آنے سے بہت زیادہ نظر آتی ہیں اس لئے بہت غور کرنا ہے کہ اس کا شکر کیا ہے تاکہ اسکو ادا کیا جائے،

(بقیہ نوٹ صـ۴۶ یہ ہے) کے سامنے اس عاجز نے ایک تقریر کی جس میں مدارس کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے دعوت عام اور عوام سے ربط و تعلق پیدا کرنے کی ضرورت پر کچھ عرض کیا گیا۔

آپ بھی اس میں غور کرکے اپنی مبارک رائے سے ہم خدام کو مشرف فرما دیں۔

بندۂ ناچیز کے خیال میں اس شکریہ کی جڑ ہاتھ میں اور قابو میں آنے کے لیے دو کام شروع کر دینے چاہئیں، ایک سب سے اہم سب کا مغز یہ کہ مکتوبات[1] کے بعد اور اوقات سحر میں اور مشاغل حدیث و تفسیر کی تدریس کے اختتام کے وقتوں میں اور اس کے لیے مستقل اجابت کے شروع کرکے دعاؤں کی کثرت

دوسرے ان کی مدد کے لئے جس قدر ہو سکے اپنے سلسلۂ تعلقات میں کامیاب بنانے کے لیے فراوانی کے ساتھ کثیر وقت کے لئے آدمیوں کو بھیجنا، اگر تھوڑے وقت کو ملیں تو یہ بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

جناب کے موعود وقت میں تشریف آوری کا شدت سے انتظار رہے گا، ان دو میں کی دوسری یہ ہے جناب کے گرامی نامہ میں جس وقت یہ مبارک الفاظ پڑھے گئے ہیں کہ اظہار رائے اور تاثرات کا دائرہ ابھی عام نہیں ہونا چاہیے[2] تو اس وقت بندۂ ناچیز کے دل میں یہ تھا کہ یہ رائے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، اور میاں یوسف بہت کھل کھلا کے بولے کہ ہاں جی جب آپ مولانا سے اس مضمون کو اخبار میں دینے کی تاکید کر رہے تھے تو ہم بھی یہ کہہ رہے تھے کہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ ماموں کی بھی یہی رائے تھی اور شیخ الحدیث کی بھی رائے نہ تھی لیکن بایں ہمہ

---

[1] فرض نمازیں [2] خاکسار نے اپنے عریضہ میں عرض کیا تھا کہ ابھی عام طور پر اس طریق کار اور اس کے تاثرات کے متعلق اخبارات میں مضامین لکھنے سے احتراز رکھا جائے تو بہتر ہے۔

بندۂ ناچیز کے نزدیک بڑے زوروں کے ساتھ ہر طرح کی اشاعتوں میں میرے اس مضمون کی جو اس وقت کہہ رہا تھا اشاعت کی بڑی ضرورت ہے لیکن جب تک مشاورہ میں کوئی مضمون طے نہ ہو جائے اس وقت تک تحریرات کے زور کی ابتدا نہ فرمادیں کیونکہ میرے ذہن میں ایک ایسی اعتدالی صورت ہے جو اس رائے کے منافی نہیں اس وقت میوات سے الحمد اللہ ثم الحمد للہ آمد شروع ہوئی ہے، خدا کرے کہ پابندی اور دلجمعی رہے اور نکلنے کے زمانہ میں ایسی صحیح کوششوں میں مصروف رہیں جو دارین کی بہبودی کا باعث ہو، اس وقت تک انہی سے زائد سو کے قریب آدمی آچکے ہیں، سابق تحریر کی طرح اس کے شکر کی بڑی ضرورت ہے، معلوم نہیں شروانی[1] صاحب کو جناب نے ادھر لگانے کی کچھ ہمت فرمائی یا نہیں فرمائی، اس وقت دہلی جانے کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں، سب دوستوں کی خدمت میں سلام اور اشتیاق احوال، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس بقلم انعام الحسن

(۱۰) از انعام الحسن سلام مسنون، گذارش دعا و شوق لقاء،

سلالہ خاندان نبوت نقادہ معدن رسالت مکرم و معظم جناب مولانا ابو الحسن علی صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، گرامی نامہ صادر ہوا، جناب والا کا جواب

---

[1] نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب شروانی۔

وجہ سے بڑی کوفت ہے۔ بندہ تو پہلے ہی والا نامہ کا جواب دے چکا ہے نہ معلوم کیا وجہ ہوئی جو آپ تک نہ پہنچا بندہ شوال کی ۳ر تاریخ دوشنبہ کو آٹھ بجے کی گاڑی سے روانہ ہوکر ۱۱ بجے سہارنپور پہونچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ، اور پھر زیادہ سے زیادہ ہفتہ کو نظام الدین واپسی ہوگی۔ اس سے پیشتر جناب تشریف لاویں تو نظام الدین میں میری واپسی تک تشریف رکھیں۔ اپنے دوستوں کے لئے ہر وقت دعا گو ہوں۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ بقلم نصر اللہ سلام مسنون

(۱۱) ۲۹ر رمضان المبارک یوم جمعہ، از نظام الدین

از نظام الدین

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہٗ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ جات کے شرف ورود کے پہلے سے مضمون کی اہمیت بحد متقاضی تحریر احوال تھی اس پر گرامی نامہ جات کے تقاضہ کو خود خیال فرماویں کس قدر محرک عرض حال کے ہوں گے، مگر روزانہ حضرت حافظ حبیب الرحمٰن کو سامنے بٹھا کر اور تحریر کے جواب کے طبیعت پر زور دینے کے باوجود تحریر مقصد کی نزاکت اور مقصد کا عمق اور وسعت اب تک بھی کسی حرف کے لکھنے کی اجازت نہیں دے رہی، تین اجتماع متواتر ہوئے ایک سہارنپور کا اس کے بعد الور کے

قریب موضع انڈوال کا اس کے بعد ۴ رمئی ضلع متھرا موضع ہاتھیہ کا ہیں، ان تینوں میں جو خیر و برکت اور امیدوں کی سرسبزی کے منظر پیش آئے وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے ہیں اور ان سب جگہوں میں اصول کی تھوڑی تھوڑی سی رعایتوں کی وجہ سے جو تھوڑی سی ہمت کرنیسے اس کی پابندی ہوجاتی اور اس پابندی پر وہ برکات اور امیدوں کی سرسبزی اور نصرت ازلیہ کی فراوانی قطرہ اور دریا کی نسبت وہ کثیر ہوجاتی پس ان دونوں باتوں پر نظر نے حیرت اور ضیق میں ڈالا، کسی بات کی تحریر سے قلم کو روک دیا اب تک بھی کوئی بات لکھنے کی ہمت نہیں ہوتی اگر ہو سکا تو شاید کسی وقت لکھوں فقط والسلام

بندہ محمد الیاس

بقلم حبیب الرحمٰن ۱۶ شنبہ ۱۲ رمئی

(۱۲)

از نظام الدین

مکرم محترم بندہ حضرت اقدس جناب سید صاحب متعنا اللہ بانفاسکم الطیبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کئی روز ہوئے گرامی نامہ سامی عزت بخش اور نفحات طیبہ روائح مانوسہ کے ساتھ عزت افزا ہوا تھا، فی الحقیقت تو اپنا ضعف اور غفلت اور عدم تنبہ سبب تاخیر جواب ہوا اور بہانہ اور تسویل کے طور پر مصروفیت اور مشاغل سبب تاخیر ہوئے بہرحال جس مذہب کے لئے ہزار جانوں کا طیب خاطر سے پیش کر دینا اسکی قیمت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ اور جس مذہب کی اصلی قیمت سوزش جگر

اور خونِ دیدہ بہاتا تھی اس کے لئے ہمارا یہ برائے نام قدموں کا اٹھانا اور اس قدر ضعیف اور کم مقدار اپنی محنتوں کا وابستہ رکھنا اصلی فریضہ سے کچھ نسبت نہیں رکھتا، لیکن خدائے پاک کی ذرّہ نوازی اور مراحم خسروانہ اور اخیر زمانہ والوں کے لئے ان کی مساعی پر صحابہ کے پچاس کے برابر اجر و ثواب ملنے کی خوش خبریاں اور سچے وعدہ اور "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا"، کی جیسی بشارتیں ہماری ان سعیوں کے بارہ میں بڑی بڑی امیدیں دلا رہی ہیں، میرے حضرات! آپ صاحبوں کے سامنے لب کشائی کسی طرح گستاخی اور جرأت سے خالی نہیں، لیکن نہ اس وجہ سے کہ ان امورِ حقہ کی میرے پاس رعایت اور آپ کے پاس رعایت نہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ آپ جیسے اس کا ارادہ فرمادیں گے تو اس کو کر گزریں گے بوجہ اپنی خوبیٔ طبع اور خوبیٔ استعداد اور حق کے ساتھ حقیقی تناسب کے آپ اس کی قدر کے اہل ہیں۔ ایک کام کی بات ایک اہل کی طرف پہنچنے کی نیت سے یہ خادمِ آستانہ عرض پرداز ہے کہ میرے حضرت! انسان ایک بحرِ عمیق ہے۔ یہ دنیا میں قاعدہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے سبق لیتا ہے، لہٰذا جس سے سبق لے رہا ہے کسی چیز کی رغبت اور اس کا اثر اتنے ہی حصے میں لیگا کہ جتنے حصے میں اس اصل کے اندر اثر کئے ہوئے ہے میرا مقصد اس

ف: ہم بیسویں صدی کے ہزار دو ہزار لوگوں کا طریقہ طرف سے منتقل کر دینا معمولی ترقی کے لیے کافی نہیں ہو سکتا۔

ف: ہم بیسویں صدی کو اصل ترقی صورت میں گا اور خون دیدہ بہانا ہے۔

ف: انسان ایک بحر عمیق ہے، اور انسان دوسرے سے اثر لیتا ہے، اور ۔۔۔ انسان کسی چیز کا اثر اتنا ہی لیتا ہے جتنی وہ چیز اس انسان کے اندر اثر کئے ہوئے ہے۔

معروض سے یہ ہے کہ نکلنے کے زمانہ میں ظاہر عبادات ہیں (جس میں سب سے اعلیٰ طلب علم اور اشتغال فی الذکر ہے) اپنے قلب کی کیفیت پر زیادہ نگرانی کی ضرورت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "التقویٰ ھٰھنا" لہٰذا ان چیزوں کے قیامت میں کام دینے کے قائل ہیں یا نہیں جس کا مدار خشیت کے ساتھ ان امور کے قیامت میں کام دینے کے یقین اور ایمان کے بقدر وابستہ ہے لہٰذا اس مجموعہ میں مشغول رہنے کی سعی کو بہت زیادہ لازمی سمجھا جائے، تعلم اور تعلیم کے لئے بندۂ ناچیز کی رائے میں مبلغین اور امکنۂ تبلیغ میں امور ذیل کی کتابوں کا رچ جانا بہت ضروری ہے جزاء الاعمال، رسالہ تبلیغ، چہل حدیث شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب جو قرآن شریف کے بارے میں ہیں۔ فضائل نماز، فضائل ذکر، حکایات صحابہؓ ان سب کتب کو اصل بطور متن ٹھہرا کر ان ہی مضامین کی اور کتب سے تکمیل کی جائے تو اور بہتر ہے۔ حق تعالیٰ سہل فرمادیں۔ اور قبول فرمادیں، ان مضامین کے ذریعہ جذبات کو پرواز دینے کے ماتحت دوسرے درجہ میں پھر مسائل کو ساتھ ساتھ ضم کر دینا چاہیئے۔ حسب ضرورت ہر جگہ کے، سید رضا حسن[1] صاحب پندرہ روز سے تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے ہوئے

---

[1] مولوی قاری سید رضا حسن صاحب مرحوم مولانا سید احمد صاحب مدرس اول دار العلوم دیوبند و مشہور عالم ریاضی کے پوتے مولانا رحمہ اللہ کے شاگرد و مجاز و معتمد خاص تھے۔ سفر حج میں میوات کے کام کے نگران و ذمہ دار، اور سندھ و بھوپال اور کئی جگہ سلسلۂ دعوت کے بانی و امیر جماعت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی

ہیں، ابتدا تو میرے ساتھ ہوئی تھی لیکن میں ہفتہ کو جا کر پیر کو واپس آچکا تھا؛ موصوف اس وقت سے اب تک تبلیغ کے واسطے ہمت کے ساتھ گشت فرما رہے ہیں اللہ قبول فرما دیں اور مبارک فرما دیں۔ ان کے حاضر ہونے پر آپ کا پیغام عرض کیا جاوے گا۔ اس وقت کوئی خاص مضمون خدمت میں عرض کرنے کے واسطے میرے ذہن میں نہیں ہے، باقی اتنا ضرور ہے کہ بندہ ناچیز کے ذہن میں یہ نقشہ ہے کہ جس طرح انگریزی سلطنت کے فوجی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ دنیاوی معیشت کے لئے اللہ کی سنت حقیقی اعلاً مسلمین کے لیے ان کے اس طرح مذہب کے لئے کوششوں میں لگ جانے کے ساتھ وابستہ ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا ؛ فقط والسلام

ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ بقلم حبیب الرحمٰن مدرس

۱۶ر محرم بروز دوشنبہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۵۳ یہ ہے۔) خوبیاں جو متفرق ہیں ان کی ذات میں جمع فرما دی تھیں، شوال ۱۳۶۵ھ میں بھوپال میں انتقال کیا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۱۳)

از سگِ آستانہ عزیزی واحمدی[1]

بندہ محمد الیاس عفی عنہ،

سلالہ خاندان نبوت جوہر تابان معدن سیادت جناب سید محمد داماد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘‘۔ ایک اپنے خاندان کے ذرہ بمقدار خادم سے اپنے ذاتی جوہر اور حُسن ظن کے سرمایہ کی بدولت کیسی خدمت وابستہ فرمادی، یہ بندۂ ناچیز نہ اس کا اہل ہے اور نہ بندہ کو مضامین پر دسترس ہے، لیکن عادۃ اللہ یہ جاری ہے۔ انا عند ظن عبدی بی" آپ جیسے حضرات کے حُسن ظن کا بھی اثر ہوگا اور نتیجہ ہوگا کہ جو فیاض ازلی سے کچھ نصیب ہوجاوے گا، مومنین کا باہمی حسن ظن ایک عجیب سرمایہ ہے اور حق تعالیٰ کے جود وسخا کے دہانے کھولنے کے لیے بہترین مفاتیح میں کی مفتاح رحمت ہے، اللہ آپ کی جوتیوں کی بدولت مجھے اور میرے سب دوستوں کو اس گرانمایہ دولت سے متمتع اور سرفراز فرماویں اور مایہ دار فرماویں، میرے قابل قدر اور مخدوم بزرگ! نہایت غور کرنے کی چیز ہے کہ یہ تردداتِ دنیاویہ[2] کی اصل کیا ہے اور یہ مادہ کہاں سے اٹھتا ہے، اس پر غور کیا جاوے گا تو اس کا سراغ

ف مومنین کا آپس کا حسن ظن حق تعالیٰ کے جود وسخا کے دہانے کھولنے کے لیے بہترین مفتاح رحمت ہے۔

[1] حضرت شاہ عبدالعزیز وحضرت سید احمد رحؒ کی طرف اشارہ ہے۔

[2] خاکسار نے اپنے عریضہ میں اپنے بعض افکار وترددات کی شکایت کی تھی اور دعا کی درخواست کی تھی۔

بہت بُری جگہ کنکشن کا پتہ دے گا۔ یعنی یہ چیزیں غفلت کی بنا پر اپنے سرمایہ دھیان کو بے جگہ وابستہ کرنے کے ظلم کی وجہ سے ان ترددات کی بدلیاں اور ہوائیں اٹھتی ہیں لیکن واہ رے ہمارے مربیٔ اعظم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے رب اکبر جل جلالہٗ عم نوالہٗ کہ ان ترددات پر جبکہ ان کا کنکشن ایسا گندا ہے بجائے وعید اور ان ترددات پر گرفت کرنے کے کس قدر حکمت اور موعظۂ حسنہ سے ہمیں ان کا علاج بتاتے ہیں، ان فی اللہ عزاءً من کل مصیبۃ الخ یہ تو علاج بتلایا، لیکن اپنی کریمی اور جود بارگاہ سے باوجود ہمارے ان ترددات کے گناہ ہونے کے چونکہ ان کا منشا غفلت ہے اس لئے یہ گناہ ہوا، اور جس پر قرآن پاک کی آیات میں جابجا متنبہ فرما رکھا ہے " وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم " الخ وغیرہ وغیرہ) اس کے اوپر استقلال سے امورِ شریعت کے دھیان میں لگ جانے اور استغفار کرتے رہنے پر ان ترددات کے علاج کا بھی وعدہ فرمایا اور قیامت میں اجر جزیل کا بھی وعدہ فرمایا " اولئک علیہم صلوات من ربہم " الخ میری معروض کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ ناچیز کی نظر میں انسان دو باتوں کا خیال کرے اول یہ کہ یہ سب اپنی غفلت اور کوتاہی کی بنا پر پیش آرہی ہیں، جس کی بنا پر کثرت سے استغفار کرے، نیز باوجود اس کے چونکہ حق تعالیٰ کا اصول ہے۔ لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا" چونکہ اس کے وجوہ کا معلوم کرنا اس کی وسعت سے زائد

ف: ترددات کی بدلیاں سرمایۂ فکر کو بے محل لگانے سے اٹھتی ہیں۔

تھا اس لیے اس کی گرفت تو نہیں کی اور اس پر صبر کرنے اور اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھنے کی صورت میں ایسے ایسے درجات اور ایسی ایسی عطاؤں کے سچے وعدے حدیث و قرآن میں بھرے پڑے ہیں کہ جن کا احصاء دشوار ہے غرض یہ ہے کہ ایک تو اس میں علاج کی ضرورت ہے وہ "تو ان فی اللہ عزاء" ہے، اور میرے نزدیک وہ فی اللہ جو ہے وہ تبلیغ کے اندر دلبستگی اور شوق کے ساتھ لگ جاتا ہے، تبلیغ میں بہت وجوہ سے اللہ کے تقرب اور نسبت یادداشت کے پیدا ہونے کے ایسے قوی اسباب جمع ہیں کہ اگر قدردان اس میں جانبازی اور سرفروشی کریں، تو ہزاروں جان اور سر اس کی قیمت میں ارزاں ہیں، اور دوسرے خود ان ترددات میں حق تعالیٰ سے اجر و ثواب کی کامل امید رکھیں، بلا تردد کامل یقین کے ساتھ تو ان ترددات کی تکالیف اپنے معاوضہ کے مقابلہ میں (جو انشاء اللہ ضرور ملے گا) قابل دھیان نہ رہیں گی،

ف: تبلیغ میں بہت وجوہ سے اللہ کے تقرب اور نسبت یادداشت کے پیدا ہونے کے ایسے قوی اسباب جمع ہیں کہ اگر قدردان اس میں جانبازی اور سرفروشی کریں تو ہزاروں جان اور سر اس کی قیمت میں ارزاں ہیں۔

یہ بندۂ ناچیز جناب کے خاندان کے لیے عموماً اور جناب کی والدہ اور بھائی بہنوں کے لیے خصوصاً دعاگو ہے اور دعا جو ہے، میری طرف سے بھی سب سے درخواست دعا فرمایا کریں۔

جناب کی تشریف آوری کا مژدہ روئیں روئیں کو تر و تازہ کر رہا ہے۔ ✓

حق تعالیٰ ہمیں آپ کی ذات گرامی سے دارین میں منتفع فرماویں، یہ دونوں

صاحب جو تبلیغ کے لئے گئے تھے ان کے لئے اور میرے لئے بڑا سرمایہ ہے کہ آپ بزرگوں کی تازگیٔ قلب کا سبب ہوا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت اور دارین میں نفع بخش فرمادیں اور پھولنے اور پھلنے والا فرمادیں مجھے بڑا قلق ہوا کہ وہ مولانا عبدالشکور صاحب سے مل کر نہ آئے اگلی دفعہ خدا کرے کہ کوئی ایسا موقعہ ہو تو بشرط مشورہ میں طے ہو جانے لکھنؤ میں جتنی جگہ اپنے احباب کی ہیں ان سب جگہوں میں تحریک کے سراغ کو منتج کرنا چاہئے ممکن ہو تو دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ فقط والسلام

رمضان المبارک کے بعد میرا عزیز مولوی ظہیر الحسن[۱] جو مولوی علاء الحسن اور مولوی بدر الحسن کے بیٹے اور بھتیجے ہیں جناب کے بھائی صاحب کی خدمت میں لکھنؤ علاج کے لئے جا رہے ہیں۔ خدا کرے موصوف کی ظاہری و باطنی توجہات سبب شفا ہوں، تشریف آوری کی تاریخ اگر مجھے معلوم ہو تو میں اس زمانہ کے قیام کا اہتمام رکھوں۔ بظاہر تو مجھے کوئی سفر نہیں ہے۔ لیکن پیش آتے کیا دیر لگتی ہے۔

بندہ محمد الیاس عفی عنہ

بقلم حبیب الرحمٰن

---

[۱] مولوی ظہیر الحسن کاندھلوی ایم اے علیگ جو مولانا رح کے بھائی مولانا محمد صاحب کے حقیقی نواسہ اور مولانا کے ہمزلف تھے بڑے باخبر اور وسیع النظر زندہ دل دوست نواز وسیع الاحباب اور مخیر بزرگ تھے ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ میں اپنے مکان پر شہید ہوئے، اعلی اللہ درجاتہ۔

(۱۴)

بستی حضرت نظام الدین اولیا
متصل دہلی

مکرم و عنایت فرمایم، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

کرم نامہ موصول ہوا حالات معلوم ہوئے۔

میرے محترم! یہ تبلیغی کام درحقیقت انسان کی روح کی غذا ہے حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو اس غذا سے بہرہ ور فرمایا۔ اب اس عارضی فقدان یا کمی پر بے چینی لازمی شئی ہے[۱]، آپ اس سے پریشان خاطر نہ ہوں۔

اگر کچھ روز کے لئے یہاں تشریف لانا ہو جاوے، تو حق تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ نفع بخش ہوگا تسکین خاطر بھی ہوگی اور کام کی جڑ بھی مضبوط ہوگی انشاء اللہ۔ فقط بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ

از احتشام سلام شوق، یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء

(۱۵)

از نظام الدین

میرے مکرم و محترم مخدوم و معظم دام مجدکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ جناب کا گرامی نامہ سامی عزت بخش ہوا۔ خدمت عالی میں بندہ نے عرض کیا تھا کہ یہ مبلغین کی جماعتیں میوات سے دہلی جب پہنچیں آنجناب اس وقت اعانت اور مدد کی ہمت فرمادیں، بندہ

---

[۱] رائے بریلی کے قیام میں بیکاری کی وجہ سے طبیعت میں بدمزگی اور بے چینی تھی خاکسار نے عریضہ میں اس کی شکایت کی تھی۔

ناچیز کو اہل حق کے سامنے اپنے ضعف اور ہر طرح کی کمزوریوں کی بنا پر نہایت دشوار نظر آرہا ہے کہ اس حق بات کو پبلک کے سامنے کس قوت سے اظہار کر سکوں دعا فرمادیں کہ اللہ ہمیں ہمارے حوالہ نہ کریں بلکہ خود ہی اس حق کو علماً اور عملاً کھولتے میں ہماری مدد اور کارسازی فرمادیں،

وہ یہ کہ حق تعالیٰ مسلمین اور مسلمین کے ذریعہ عامۂ مخلوق کی طرف رحمت اور فضل و کرم کے ساتھ محض خالص اس طرح کے سرسبز ہونے ہی کے ساتھ متوجہ ہو سکتے ہیں ورنہ کمال قہر اور کمال لعنت اور نہایت غضب کے ساتھ اس وقت مخلوق کے ساتھ ارادہ کئے ہوئے ہیں، اس قہر کی آگ کا پانی اس تحریک کے سوا ہرگز کچھ نہیں، مذہب اور شریعت اسلام کا مدار اپنی زندگی کو اور اپنی جد و جہد و مساعی کو اپنی صوابدید اور اپنی عقل کی رسائی سے بالکل مبرا منزہ رکھتے ہوئے محض حق جل و علا کے فرمان پر اپنی جہد کی ناؤ کو دل و جان سے ڈال دینا بس یہی مذہب کی بنیاد ہے، حتیٰ کہ جب کرے گا مصالح ضرور دکھادیں گی۔ ایک لازمی چیز ہے اس وقت جب یہ منفعتیں آنکھوں کے سامنے آنے لگیں اور مصلحتیں دکھائی دینے لگیں ان مساعی کا اجر و ثواب ہزاروں گونہ گرجاتا ہے اور درد کم ہوجاتی ہے جیسا کہ غزوہ بدر کا واقعہ اصحاب بصیرت کے سامنے ہے کہ اس غزوہ کے بعد

ف حق تعالیٰ مسلمین اور مسلمین کے ذریعہ عام انسانوں کی طرف رحمت اور فضل و کرم کیساتھ دین کی کوشش کے سرسبز ہونیکے ساتھ ہی متوجہ ہو سکتے ہیں۔)

ف اپنی زندگی اور اپنی کوششوں کی ناؤ کو اپنی عقل کی رسائی سے بالکل مبرا منزہ رکھتے ہوئے حق تعالیٰ کے فرمان پر ڈالدینا ہی مذہب کی بنیاد ہے

والوں کی مساعی گو زیادہ ہیں مگر پہلے والوں کے برابر درجہ نہیں ہے، اور دوسری نظیر فتح مکہ ہے جس کو سورہ حدید میں صاف اتار دیا ہے۔ "لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل" تو مقصد یہ کہ مذہب کو مصالح سے اس قدر بعد ہے کہ مصالح کے آنکھوں کے سامنے آجانے کے بعد اجر و ثواب نہیں ہوتا یا کم ہوتا ہے، خلاصہ یہ کہ بندہ ناچیز اس وجہ سے پریشان ہے کہ ہمارے زمانہ کی پریشانیوں اور آنے والے احوال کے ثبوت سے پریشان تو اس قدر ہیں کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں، میرا اندر سے ضمیر اس قدر مطمئن ہے کہ اس چیز کو سچائی کے ساتھ انشراح صدر لئے ہوئے کھلے دل سے محض اس تحریک کو فروغ دینے میں یقین کر لیں کہ حق تعالیٰ شانہ "من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ" کے وعدہ کے مطابق جبکہ ہم اس تحریک میں (جس میں سراسر سبزیٔ دین ہے) وثوق قلبی کے ساتھ اس میں اپنا علاج یقین کر کے اپنی جدوجہد کو اس میں وقف کر دیں گے تو حق تعالیٰ اپنے ارادۂ غیبیہ کو ہماری سلامتی اور فروغ کی طرف قطعاً متوجہ فرما دیں گے اور آگے ظاہر ہے۔ "واللّٰہ یفعل ما یرید" تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی ساری پریشانیوں کے دفعیہ اور علاج کے اس میں مضمر ہونے کو اس وقت پبلک کے سامنے کس طرح کھول دوں، جی چاہتا ہے کہ آپ جیسے حضرات اس طرف متوجہ ہوں ؎ اس سے زیادہ کیا عرض کروں، اس وقت مہمانوں کی زیادہ کثرت ہو گئی،

ف مصلحتوں اور منفعتوں کے کھل جانے پر ساعی کا اجر و ثواب ہزار درجہ گر جاتا ہے۔

مولوی احتشام سے معلوم ہوا کہ مولوی منظور صاحب کی معیت میں قریب میں آپکی تشریف آوری ہونے والی ہے، حق تعالیٰ زیارت سے مشرف فرمادیں اور بابرکت کریں، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس بقلم حبیب الرحمن

(۱۶)

از نظام الدین

مکرم ومحترم بندہ حضرت عالی جناب سید صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامۂ عالی بہت خوشیوں کو لئے ہوئے آرائش مجلس ہوا، لیکن خبروں کے درجہ میں اللہ واقعات پر نتیجے فرمائیں اور ان خبروں اور واقعات کو اپنی قدرت سے کہ جس پر تن تنہا بلا کسی اور سہارے کے یہ ساتوں زمین اور آسمان ٹکے ہوئے ہیں اپنے فضل سے اور رحمت سے اپنی ذاتی قدرت کے ساتھ ان خبروں اور واقعات میں اس قدرت کا ایسا ٹکاؤ کردیں کہ یہ مدتوں چلنے والی ہو، یہ ابال اور سطحی نہ رہے کہ دو چار صدیوں میں ختم ہوجائے۔ بنا کے محکم ہونے کی بہت ہی دعا فرماتے رہیں، آج یہ بندہ اس دعوت کو لے کر مدرسہ امینیہ گیا تھا جس میں اللہ کے فضل اور لطف اور رحمت نے بہت امید افزا صورت پیدا فرمادی، حضرت مفتی صاحب نے تمام مدرسین اور طلبہ کو جمع فرمایا اور میری تحریکیں کے بعد مولوی فخر الحسن صاحب نے تحسین فرمائی ان کے بعد حضرت مفتی صاحب نے باوجود وقت کے تنگ

ہونے کے اس کی ضرورت ثابت فرمائی، عنوان بہت ہی اچھا اختیار فرمایا اس
میں جہاں مدرسہ کے طلباء اور مدرسین سب شریک تھے شہر کے تجار اور مختلف لوگ
بھی حاضر تھے، بندہ کی نظر میں جب تک تبلیغ کے سیکھنے کے لئے آمد کی ابتدا نہیں
ہونے کی اور صاحبان تبلیغ خود مقامات تبلیغ پر تبلیغ کے لئے جانے کے
بجائے ہر ہر مرکز سے تبلیغ کے لئے کھینچنے کی کوشش کو اصل قرار
نہیں دیں گے تو یہ تبلیغ سطحی سے گہراؤ کی طرف رُخ نہیں کریگی
یہ بہت گہرا قاعدہ ہے۔ فقط والسلام

ف صاحبان تبلیغ دوسرے مقامات پر جانے کے بجائے ہر ہر مرکز ہی تبلیغ کے لئے کھینچے کو اصل قرار دیں گے

بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ
۲۹ر جنوری ۱۹۴۲ء

(۱۷)

از نظام الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گرامی نامہ نے دل ہلادیا اور آنکھوں کو تر کردیا[1]۔ جن بیماروں کے ساتھ
آپ کو تعلق خاطر ہے اپنا دل بھی وہیں پڑا ہوا ہے۔ اللہ اپنے لطف سے
اور خالص اپنی رحمت سے رضا بقضا کی کمل نعمت کے ساتھ غیران عافیتک
اولی بنا و رحمتک اجمل بنا" صحت اور پھر آپ کے تبلیغی مقاصد میں معاونت

---

[1] خاکسار نے اپنے عریضہ میں بعض مقامات کے لوگوں کی مسلسل بے التفاتی اور تبلیغ کی ناقدری اور
استہزا کا ذکر کیا تھا۔ نیز اپنے بھانجہ سید محمود حسن مرحوم کی تشویشناک علالت اور اپنے ایک رفیق تبلیغ مولوی
معین اللہ ندوی کی بیماری کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے تعلق خاطر وانتشار طبیعت کا اظہار کیا تھا۔

کی دولت بھی ساتھ نصیب فرمادیں۔ تبلیغ کے لئے کسی خاص جگہ کو مخصوص کر لینا اور باقی مواضع کو اس کے بعد پر رکھنا[1] ایک سنگین بنیادی غلطی ہے، خطرناک اور زہریلا خیال ہے ہرگز ہرگز اس کو دل میں جگہ نہ دیں اور اس خیال کو قلب میں نہ آنے دیں[2]

جو موانع آپ نے تبلیغ کے لکھے ہیں وہ ظاہری اسباب میں سچ ہیں، لیکن مسبب حقیقی کو اسباب بدلتے دیر نہیں لگتی، تفصیلی گفتگو واقعی تشریف آوری پر ہی مناسب ہوگی۔ اور ایک جماعت کا تبلیغ کے لئے سفر کرنا یہ مولوی زکریا کی رائے کے بعد ہو سکتا ہے، مولوی احتشام صاحب بھی اس وقت کاندھلہ گئے ہوئے ہیں۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ

بقلم عبیب الرحمٰن ۸ راپریل ۴۲ئ

(۱۸)

از انتظام الدین

مکرم و معظم و محترم بندہ دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا وہ گرامی نامہ ساحی ابن کا جو فوری

ف تبلیغ کے لئے کسی خاص جگہ کو مخصوص کرلینا اور باقی مواضع اسکے بعد پر رکھنا سنگین بنیادی غلطی ہے

---

[1] بعض دوستوں کی تجویز تھی کہ پہلے ایک مقام پر توجہ مرکوز رکھی جائے اور جب تک اس کی اصلاح نہ ہو جائے دوسری طرف رخ نہ کیا جائے۔ [2] اگر ایک مقام ہی پر اپنی کوشش اور توجہ کو مرکوز رکھا ہوتا اور دوسرے مقام کی طرف قطعاً توجہ نہ کی جاتی تو سخت بہت شکنی اور شکستہ دلی کا باعث ہوتا اس لئے کہ بعض مقامات قطعاً اہلیت اور استعداد سے محروم ہیں، مقامات کے تعدد اور تنوع کی وجہ سے ہمت افزائی اور تازگی کام میں رہی۔

جواب میری سمجھ میں آیا وہ جناب کی خدمت میں روانہ کر کے وہ نامۂ سامی شیخ الحدیث کی خدمت میں روانہ کر دیا تھا بندۂ ناچیز کی اس تبلیغ کے سلسلہ میں ایک تحیر کی حالت میں ہے، مغز کی بات کی اپنے میں ادا کرنے کی اہلیت نہیں جمل تو در کنار، اور عادات خداوندیہ اٹل، ان کی نصرت اور رحمت اسی راستہ میں ہے جو واقعہ ہے، ابتک کی کوششوں کا جو خلاصہ ہے وہ ایک کافی مقدار عالم اسلام کا خیال کے درجہ میں متفق ہو جاتا ہے۔ کہ واقعی یہ اسکیم صحیح اور ایک کرنے کی چیز ہے اور مخالفت و شبہات کے امراض فی الجملہ ہلکے اور قلیل ہو گئے لیکن اس بندۂ ناچیز کو جذبات کے غور کے ساتھ جو محسوس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس خیال کی سرحد سے عملی جہاد کی حدود میں سنگین جبال و مناوص حائل ہیں لہذا ان جبال و مناوص پر نظر کرتے ہوئے توجہ الی اللہ اور توکل اور دعا کے ساتھ متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ حق تعالیٰ کی نصرت عزم کے ساتھ وابستہ ہے، واذا عزمت فتوکل علی اللہ منظر کا تصور صحیح کر کے اس پر نظر رکھتے ہوئے توکل صحیح نصرت کا سبب ہوتا ہے بہر حال میرا مقصد یہ ہے کہ اس وقت کے کام کے لئے جدید عزم و ہمت کی ضرورت ہے، شیخ الحدیث سے جلسہ کے موقع پر آپ کی دعوت وفد کا ذکر آیا تھا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رائے اور مشورہ کا درجہ تو یہ ہے کہ اول صورت انتفاع کے تنقیح کے لیے چند لوگوں کا مشورہ ہو جائے، جن میں خود شیخ الحدیث بھی ہوں اور آپ بھی ہوں اور میاں احتشام اور یہ بندۂ ناچیز بھی، اور میوات کے چند پرانے تجربہ کار بھی ہوں اور باقی جن لوگوں کے ساتھ اور جتنے وقت کے لئے

آپ مجھے بھیجنا چاہیں میں سفر میں جانے کو تیار ہوں۔

برمی حضرات طلبہ شاید روانہ ہو چکے ہوں[1] ۔ ان کی طرف سے تعلق خاطر ہے اور ان کی پریشانی سے نہایت طبیعت ملول ہے۔ کاش وہ میرے پاس (دو دن) چلے گذار کر تشریف لے جاتے تو بہت سی برکات اور سہولتوں کی امید تھی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ صرف اب تک کی مقدار فہم پر کام کو کس طرح چلالیں گے بندۂ ناچیز کے نزدیک یہ تبلیغ شریعت طریقت حقیقت تینوں کو علی الاتم جامع ہے سو جس نازک زمانہ میں کسی چیز کا ایک تہائی بھی دشوار تر ہو رہا ہو وہ بغیر تعلیم اور بغیر سیکھے اپنے ننگنے کے ساتھ ضم ہو کر کیسے کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال اللہ ان کے لئے سہل فرما دیں اپنی نصرت رحمت، غفران ہر طرح کی خیر و برکت شامل حال فرما دیں۔

۹ر اپریل سنہ ۱۹۴۲ء

(۱۹)

از نظام الدین

مکرم محترم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب عالی کے گرامی نامہ میں بستی[2] کے متعلق جو تحریر تھا اس کے بارہ میں شیخ الحدیث دام ظلکم سے گفتگو ہوئی

---

[1] دارالعلوم ندوۃ العلماء کے کچھ برمی طلبہ نے جن میں مولوی محمد انور برمی، مولوی نجم الدین وغیرہ تھے اپنے ملک میں کام کرنیکا ارادہ کیا تھا۔

[2] کرہی ضلع بستی میں ہدایت المسلمین ایک بہت قدیم مدرسہ ہے جو مولانا سید جعفر علی صاحب رح کا قائم کیا ہوا ہے، اس کے مہتمم مولانا ہدایت علی صاحب اس ناچیز کے توسط سے مولانا رح کو زحمت دینا چاہتے تھے تاکہ تبلیغ کی بنیاد پڑ جائے۔

ان کی رائے ہے جو نہایت مناسب ہے۔ اور عین صواب معلوم ہوتی ہے کہ اہل بستی سالانہ جلسہ کیا کرتے ہیں جس میں مدرسہ مظاہر العلوم سے بھی حضرات تشریف لے جایا کرتے ہیں۔ اگر وہ جلسہ قریب میں ہونے والا ہو تو اس میں تبلیغ کو ضم کر دیں تاکہ اہل سہارنپور دوسرے سفر سے بھی سبکدوش ہو جائیں اس میں شیخ الحدیث صاحب بھی تشریف لے آئیں گے اور اگر اس جلسہ میں دیر ہو تو جناب عالی جو تاریخ مناسب سمجھیں مقرر فرما کر مطلع فرما دیں، انشاء اللہ وقت مقررہ پر حاضری کی کوشش کروں گا۔ سب دوستوں سے سلام فرما دیں، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس

بقلم انعام الحسن از انعام سلام مسنون

از نظام الدین (۲)

مکرم و محترم سیدی و سید عالم متعنا اللہ بطول حیاتکم و افاض علینا شآبیب برکاتکم و نفعنا و جمیع المسلمین بعلومکم و خلوصکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کا گرامی نامہ کنولِ قلب کے کھلنے کا سبب ہوا، اس وقت اس قدر عوائق سامنے ہیں، ادھر میاں یوسف کے ہاتھ میں کچھ نکلنے کے، ادھر مولوی احتشام کے جامع مسجد میں گر کر ہاتھ میں کسر یا ضرب آجانے کے دونوں خاص تکلیف میں مبتلا ہیں شیخ الحدیث کو بخار بھی آیا اور مدرسہ کے خصوصی کاموں میں مصروف ہیں۔ اور ان سب سے قوی مانع بالخیر یہ ہے کہ اس وقت میوات میں تبلیغ کے فروغ دئیے جانے

کی شدید ضرورت پیش آئی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ نے کچھ ایسے اسباب پیدا فرما دیئے ہیں کہ اگر دس پندرہ دن کے لئے قوت مجتمع ہو جائے قرآن کا تبلیغ کے لئے نکلنا ۶۰-۵۰ کی مقدار سے ہزاروں کی مقدار کی طرف ترقی کر سکتا ہے اور اس وقت کی تھوڑی سی غفلت سے اس نکالنے میں کمی ہو گئی تو پھر ایسا موقع آئندہ کو بظاہر نظر نہیں آتا۔ ادھر یہ بات میں سمجھا ہوں کہ جب تک سالک کے سامنے عملی نمونہ نہ ہو تو محض منبروں پر کی تقریر عمل پر پڑنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی اگر تقریر کے بعد عمل پر پڑجانے کی اسکیم نہ ہو تو عوام کے اندر ڈھٹائی اور بے ادبی کے لفظ بولنے کی عادت پڑ جائے گی

(ف) اگر تقریر کے بعد عمل پر پڑجانے کی اسکیم نہ ہو تو عوام کے اندر ڈھٹائی اور بے ادبی کے الفاظ بولنے کی عادت پڑ جائے گی

اس لئے میرے خیال میں اس وقت آپ اور مولوی ہدایت علی صاحب اپنے اثرات سے جتنے آدمی کو لیکر آسکیں بلکہ ورنہ اپنی ذوات نفیسہ کے ساتھ جلد سے جلد میواتیوں کو فروغ دینے کے لئے یہاں تشریف لے آویں اور یہ آمد کا زمانہ کسی قدر کافی ہو، اس زمانہ قیام میں پھر سفر کے لئے کسی تشکیل کا مشورہ ہو جائے گا۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ پھر ان سفر کے لئے کوئی بہترین تشکیل پیدا ہو جائے گی، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ
بقلم حبیب الرحمٰن
۷ مئی ۱۹۴۲ء

(۲۱)

از نظام الدین

محترم بندہ دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب عالی کے دعوت نامہ کا اپنے لبیک کا تعبیر سے جو افسوس ہو وہ بجا ہے، اور اگر اندرونی نفس کے چور کی وجہ سے اصلی سبب اس کی گرمی کی صعوبت اور سفر کا تپ شدت ہو تو میں انکار نہیں کرسکتا۔ "وما ابرّئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء" لیکن اصولاً میں اپنے نفس کو اس پر آمادہ کرنا چاہتا ہوں کہ "قل نار جہنم اشد حرا"، لہذا میری نظر میں اور سطحی نظر میں میرے لیے جو وجہ مانع ہوئی وہ تو ایک ظاہری موانع مولوی زکریا، مولوی یوسف، مولوی احتشام ان تینوں کو لحوق امراض کی مانعیت اور اس وقت تبلیغی منظر اس کا بشدت متقاضی تھا کہ جس قدر بھی ہوسکے خود اس جگہ مساعی کی قوت کو سمیٹ کر یکجا کیا جائے اور ہمت سے اسکو فروغ دینے میں اپنی جمعیت کو مجتمع اور انتشار سے اس کی حفاظت کی جائے اسی قدر آئندہ کے لئے امید افزا صورتیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ بس یہ وجوہ بندۂ ناچیز کی ظاہر بیں نظر میں یا واقعی تھیں، یا تسویل نفس تھیں۔ میرے لیے مانع ہوئیں لیکن بایں ہمہ عدم تعمیل کا قلق ناقابل تحریر ہے۔ آنجناب کے یہاں کو مدد کا پہنچنا بہت ہی امیدوں کو گدگداتا ہے، سب اعزا اور دوستوں اور خاندان کے بڑے چھوٹوں کی خدمت میں ماوجب اور درخواست دعا، مولوی احتشام کے ہاتھ کی ہڈی دوبارہ ٹوٹی گئی اب اس کا لقمان

کی تیلائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اطمانیت کے ساتھ خیریت سے عافیت کاملہ کو پہنچا دیں۔ یوسف کے ہاتھ کا زخم روز دھویا جاتا ہے اور کھولا جاتا ہے۔ پیپ ابھی تک اندر جا رہی ہے۔ روبہ اصلاح ہے۔ سہارنپور سے کئی دن سے مولوی زکریا کے بال بچوں کی خیر و خبر نہیں آئی۔ فقط والسلام

بندۂ ناچیز محمد الیاس عفی عنہٗ

۲۶ رمئی ۱۹۴۲ء

(۲۲)

۷۸۹

مکرم محترم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب نے بہت دفعہ تحریر فرمایا ہے کہ تیری تحریر میرے ایمان کی حیات کا سبب ہے۔ تو حضرت حیات توجسانی بھی بہت قیمتی ہے ایمان کی حیات تو کچھ ایسی آسان سہل قیمت کی چیز نہیں کہ جب چاہے خطوں میں روانہ کر دیا کرے۔ بہرحال احوال کی کیفیت کا ایک تو وہ رخ ہے کہ حق تعالیٰ کے افضال اور اس کی عنایات اور اس کی انواع رحمت سے تعلق رکھے ہے سو اس کی انواع واقسام ہر نوع سے اس کثرت سے ہیں کہ بارش یا دریا سے تشبیہ دینا ظلم اور تنقیص ہے، جامعہ ملیہ والے علومت کے ساتھ اپنا جزو ادارہ بنانے کی فکر میں تشکیل سوچی جا رہی ہے اس گذشتہ جمعہ کو ۲۰، ۲۵ اہل دہلی جس میں جامعہ کا بھی وفد شامل تھا تجویز ڈاکٹر ذاکر صاحب کی ہی تھی جو بڑے شوق اور خلوص سے تھی مگر علین اس وقت

پر شدید بیماری کی وجہ سے تشریف نہ لےجا سکے انتی ہی مقدار تقریباً میوات میں کی لیکن اتنا فرق ہے کہ دہلی والے ۵ - ۶ روز کام کرکے واپس آگئے۔ لیکن میوات والے حق تعالیٰ ان کے استقلال کو قبول فرمادیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کی اقتدا کو روز افزوں فرمادیں۔ وہ اب کا جمعہ کیرانہ گذار چکے انشاء اللہ اگلا جمعہ جھنجھانہ گذاریں گے۔ بڑا نمایاں تغیر وانقلاب یہ ہی کہ آپ کے تشریف لے جانیکے بعد کی مساعی پر میوات کے علاوہ بھی لوگ حرکت کرتے ہیں اور نکلتے ہیں۔ علماء میوات والی[۱] اسکیم نے کچھ اثر قبول نہیں کیا حقیقت میں یہ اسکیم بڑی گہری ہے۔ اور بہت ٹھوس ہے" ایمان بالغیب یہی چاہتا ہے کہ بڑی دشواری اور بڑی کوشش سے جاری ہو، انبیاء علیہم السلام ارشاد و ہدایت میں جتنے مبرحق ہیں شیاطین کا اضلال اتنا ہی یقینی ہے، اس کے واسطے آپ بہت ہی کوشش کریں۔ قاضی زین العابدین[۲] اور مولوی سلیمان ندوی سے آپ براہ راست گفتگو کریں۔ اندرونی کیفیت اس کی قبولیت اور ترقی اس قدر ہے جو وجدان سے تعلق رکھتی ہے، قید تحریر سے مقید نہیں ہوسکتی اور یہی دوسری جانب اس بارے میں اپنے قصور اور کوتاہی کی ہیں اپنی مساعی کو اپنے درد کو

---

[۱] خبر تل ریاست الور کے ایک جلسہ کے موقع پر اس عاجز نے علماء میوات کو اس دعوت پر متوجہ کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ اس میں مدارس کا بقا ہے۔

[۲] قاضی زین العابدین محمد سجاد صاحب میرٹھی۔

اس بارے میں اپنی آواز کو جس قدر حق تعالیٰ نے مجھے اس بارے میں وضوح فرما دیا ہے اس سے کچھ نسبت نہیں پاتا لہذا کرم ہو تو اس کی شایانِ شان ہے اور اگر عدل ہو تو ہرگز کوئی صورت نجات نہیں ، فقط والسلام

محمد الیاس عفی عنہٗ

۷ر اگست ۱۹۴۲ء

از راقم الحروف بندہ محمد یوسف سلام مسنون و گذارشِ دعا۔

(۲۳)

از نظام الدین دہلی

۱۹ ر اگست

مکرم و محترم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جنابِ عالی کے گرامی نامہ نے عرصہ سے ہم لوگوں کو تشنہ کام بنا رکھا ہے۔ خدا کرے مانع بخیر ہو، آپ کے یہاں کے حالات کا انتظار ہے، میرا ارادہ شعبان کا آخری نصف حصہ سہارنپور گذارنے کا تھا، مگر مبلغین کی جتنی مقدار کی بنا پر یہ ارادہ تھا اتنی مقدار اس وقت وہاں موجود نہیں، صرف تین کے قریب آدمی وہاں پر اس وقت کام کر رہے ہیں، اگر اس وقت کافی مقدار میں مبلغین وہاں موجود ہوئے تو انشاء اللہ العزیز شعبان کا آخری حصہ وہاں پر گذارنے کا قصد ہے، حق تعالیٰ کامیاب فرمائیں، مدرسہ مظاہر العلوم کے طلبہ نسبتاً بہت کچھ آمادہ نظر آتے ہیں۔ اگرچہ حقیقتاً بہت زیادہ بعد ہے، اس میں آپ حضرات کی اعانت اور توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ گذشتہ اتوار کو میوات میں الور کے قریب جلسہ ہوا۔

جس میں شیخ الحدیث صاحب بھی تشریف لے گئے تھے جلسہ دو جگہ ہوا جلسہ کی
برکات تحریر میں نہیں آسکتیں۔

جناب عالی کے جانب میں جو کام ہو رہا ہے اس کی روئداد کے منتظر ہیں
سُنا ہے کہ جامعہ ملیہ میں بھی تبلیغی سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے۔ بہت نازک مسئلہ
ہے اس کی آبیاری کی صورتوں کی کچھ شکل نکالیں اور کم سے کم دعا سے
ضرور اعانت فرماویں، فقط والسلام

از انعام الحسن کاندھلوی بعد سلام مسنون آنکہ، جناب کے گرامی نامہ
کا انتظار بھی عجیب کیفیت آور ہے۔

از نظام الدین

(۲۴)

۱۸؍ستمبر ۱۹۴۲ء

مکرم و محترم بندہ حضرت مولانا صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت عالی جناب کا ہدیہ سنیہ ہدیۂ باطنیہ[۱]
موجب عزت اور باعث سرفرازی اور ہزار ہا ہزار موجب منت وکرم ہوا۔
جناب کا یہ فرمانا کہ آپ کی پوری کمائی ہے، حضرت! آپ ذرا قوت فکریہ سے
کام لیں یہ بات نہیں ہے، بلکہ آپ کی بہت سی کمائیاں ہیں۔ مولوی عبدالغفار صاحب[۲]

---

۱ رمضان المبارک کی تعطیل میں اس خاکسار کے خاص رفقاء تبلیغ میں سے دارالعلوم کے طلبہ
مولوی قاضی معین اللہ گوالیاری، مولوی عبدالغفار رحیم پوری، مولوی محمد مصطفےٰ البستوی اور
مولوی محمد ظہور فتحپوری نظام الدین گئے۔ میں نے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ یہ جناب میرے دست
راست اور اس وقت تک کی کمائی ہیں! اس پر یہ گرامی نامہ صادر ہوا۔ ۲ مولانا عبدالغفار صاحب ندوی نگرامی

آپ کی کمائی ہیں، مولوی ہدایت علی صاحب۱؎ جو بیسیوں بلکہ پچاسوں علماء کے مرجع ہیں وہ جناب ہی کی کمائی ہیں، اللہ جل شانہ بعض دفعہ کلمۂ طیبہ اپنے صلحاء سے ایسے موقعہ پر ادا کراتا ہے کہ کہنے والے کو مخاطب کے منتفع ہونے کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، بہرحال بہت گرامی قدر تحفہ جناب نے روانہ فرمایا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دیں، آپ کی سعی کو مشکور فرمادیں، میں اپنی حالت کو کیا عرض کردوں، "دوگونہ رنج وعذاب است جانِ مجنوں را" جس وقت سے طلبہ اور علماء کا طبقہ اس کام کی طرف متوجہ ہوا ہے اس وقت سے میری طبیعت پر ایک بنا بار ہے۔ چونکہ کوئی کام کبھی کسی طرح بے کئے نہیں آسکتا اب جتنی مدت میں یہ کام آسکتا ہے اس کے مکارہ اور اس کی برداشت اور اس میں استقلال بس رمضان المبارک ہے، اللہ سے دعا کرنے کی چیز ہے۔ اللہ کو بہت آسان ہے ہمیں قوت دیں کہ ہماری نظر حق تعالیٰ کی سہولت کر دینے پر رہے اور طرفۃ العین جو ظاہر اسباب کی دشواری یقینی ہے اس پر ہماری نظر نہ جاوے، صرف پہلی صورت ہمت کی بقا کی ہے، بہرحال پورا منتظر جناب تشریف آوری کے بعد دیکھیں گے۔ بڑی خوشی کی چیز یہ ہے کہ مظاہر العلوم سے بھی ۱۴ نفر کچھ مکمل سند لئے ہوئے اور زیادہ تر درمیانی طلبہ بھی تبلیغ کے لئے آئے

ف اللہ جل شانہ بعض دفعہ اپنے بندوں سے کلمۂ خیر ایسے موقعہ پر ادا کراتا ہے کہ کہنے والے کو مخاطب کے منتفع ہونے کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

۱؎ مولانا ہدایت علی صاحب مہتمم مدرسہ ہدایت المسلمین کرہی ضلع بستی۔

کچھ واپس بھی ہوئے اور زیادہ تر باقی ہیں، خواجہ عبدالحیؒ بھی آخر عشرہ اس مسجد میں اعتکاف کا ارادہ فرما رہے ہیں،

(۲۵)

سہارنپور، مدرسہ مظاہر العلوم

مکرم محترم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب کا گرامی نامہ باعث سرفرازی ہوا ایک سفر سہارنپور کا درپیش تھا۔ عین روانگی کے وقت موصول ہوا حضرت والا نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہ دو باتیں لکھ دینا، جو حاضر خدمت ہیں اول یہ کہ رسول پاکؐ کا پاک ارشاد ہے "نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ رمضان المبارک افضل الشھور اور ہر نیکی کو سینکڑا دل کر دینے والے اور مدرسہ کے مشاغل سے اہل مدرسہ کو فارغ کر دینے والے ماہ میں اس کام کو شروع نہ کرنا شیطان کا فراغت کے وقت کو نکال دینا ہے، اس کام کو اس مہینہ میں تو خصوصیت سے کرنا چاہیے۔ کہ اہل مدارس کے فراغت کا وقت ہی نیز ہر چیز کی تجارت کے قیمتی ہونے کے مخصوص اوقات ہوتے ہیں، اس کام کے بیش از بیش قیمتی ہونے کا یہی زمانہ ہے یہ شیطان کا دھوکا ہے کہ اس کام کو رمضان کے بعد تک شروع نہ کیا جائے۔ حضرت ناظم صاحب سے اس کے متعلق گفتگو فرما دیں۔ دوئم یہ کہ نماز کی ظاہری صورت یہ لباس ہے اس کا ملبوس اور اصلی حقیقت خشوع وخضوع وحضور قلب ہے، نماز کی ظاہری ترقی سے خوش ہونا آگے کی ترقی سے روک دیتا ہے، جس قدر ممکن ہو

اس کی حقیقت اور مغز پر آمادہ کرنا اور لگانا چاہیئے۔ زبان عربی کی احیار سنۃ سے مسرت ہوئی ہے۔ حق تعالیٰ دیگر اہل مدارس کی توجہ کا ذریعہ بنائیں آمین!
تمام دوستوں سے سلام فرمادیں، فقط والسلام انعام الحسن کاندھلوی
حضرت مدظلہٗ از انعام الحسن سلام مسنون، حضرت والا کو مستقل جواب لکھانے کی فرصت بظاہر دشوار تھی۔ اس لیے یہ مضمون بتادیا تھا۔

۲ر فروری ۱۹۴۳ء
یوم منگل

۴۸۶
(۷۶)

المخدوم المحترم کرم عندہ حضرت مولانا ابوالحسن علی صاحب زید لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والانامہ بروز جمعہ موصول ہوکر باعث صد مسرت ہوا، آپ کو معلوم ہے کہ عزیزم محمد یوسف ایک جماعت لے کر میوات میں گشت کے لئے گیا ہوا ہے، اگر ہوسکے تو بہت بہتر ہو کہ آپ اپنے متعلقین میں سے ایک دو یا زیادہ جتنے ہوسکیں ان کے ساتھ کچھ دنوں گشت کے لیے روانہ فرمادیں بالخصوص اگر مولانا محمد منظور صاحب تیار ہوجائیں تو بہت ہی باعث برکت ہوگا۔ نیز ایسے ہی مواقع پر شریک گشت ہونے سے اس کام کی حقیقت سامنے آسکتی ہے۔ فقط والسلام بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ بقلم محمد سلیمان غفرلہٗ

سلہ تبلیغ کے لئے باہر جانے میں کچھ دن یہ التزام رہا کہ مدرسہ کے طلبہ آپس میں عربی میں گفتگو کیا کریں، مولانا کو اس کی اطلاع دی گئی تو مسرت کا اظہار کیا۔

۱۴ر فروری ۱۹۴۳ء

مکرمی و محترمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج مبارک، کارڈ آپ کا موصول ہوا، حالات معلوم ہوئے، عزیزم محمد یوسف و انعام الحسن وغیرہ کی جماعت نے میوات سے اس دفعہ بہت سی جماعتیں نکالی ہیں۔ بحمد اللہ ان کی مساعی سے کثرت کو آدمی آرہے ہیں۔ کراچی کا وفد جا چکا ہے۔ لاہور تک مولانا محمد احتشام الحسن صاحب تشریف لے گئے تھے۔ کل بروز ہفتہ شام تک پہنچ گئے ہوں گے لاہور میں جماعت نے بہت جم کر کام کیا بفضلہ حسب منشا کامیابی ہوئی۔ اونچے طبقہ کے لوگوں نے بہت زیادہ دلچسپی لی۔ اس ہفتہ میں غالباً آخر تک مولوی یوسف وغیرہ بھی اپنے ایک ماہ کے گشت سے فارغ ہو کر واپس ہو جاویں گے۔

فقط والسلام

مولوی منظور احمد صاحب[1] مایہ دار ہیں، اور ہمیشہ مایہ دار پر آیا کرتا ہے اس لئے مجھے اطمینان نہیں کہ جو موانع ان کے لئے اس سے پہلے اس طرف آنے سے مانع تھے وہ اب زائل ہو گئے ہیں، خیر یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ مولانا کے آنے کا کونسا مہینہ ہے، جس میں انہوں نے آنے کا ارادہ فرمایا ہے، جس کارڈ کا یہ جواب ہے چونکہ اس میں روانہ کرنے والے کا نام نہیں تھا اس لئے یہ مولانا ابوالحسن علی کے نام روانہ کیا جاتا ہے، مضمون اصل صاحب خط کے نام ہے۔

فقط والسلام

---

[1] مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر "الفرقان"

(۸)　　۱۲ / مارچ ۱۹۴۳ء

مکرم و محترم جناب مولانا صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا ، والا نامہ شرف صدور لایا ، جواباً عرض ہے ، لکھنؤ کے بارے میں شیخ الحدیث صاحب آپ کے خطوط اور آپ کی برکت سے بہت زیادہ نادم ہیں کہ تشریف نہ لا سکے ، خود مجھ پر انہوں نے کئی دفعہ تقاضا فرمایا ہے ۔ اول تو جناب کی علالت اس سے مانع رہی کہ آپ کی عدم موجودگی میں جانا نہ جانا ، پھر یہاں کے پے در پے مشاغل و موانع بھی سامنے آتے رہے ، منجملہ ان کے مولانا احتشام الحسن صاحب کی بیماری بھی ہے ، کل امر مرهون باوقاته ،

لہٰذا اب تک کی تاخیر باعث خیر ہی ہو سکتی ہے ۔ اب میں کل بروز ہفتہ ۱۳ / مارچ کو بسلسلہ تقریب شادی صاحبزادی مولوی ظہیر الحسن صاحب کاندھلہ جا رہا ہوں وہاں غالباً شیخ الحدیث صاحب تشریف لاویں گے وہاں کوئی بات چیت کر کے مطلع کروں گا ۔ آپ کی تندرستی کے زمانہ کا لحاظ نہایت ضروری ہے ۔ مولوی ہدایت علی صاحب کو بھی جواب ارسال کر دیا گیا ہے ، ان کے پہلے خطوط دستیاب نہ ہو سکے ۔

فقط والسلام ، بندہ محمد الیاس عفی عنہ ، بقلم محمد سلیمان غفرلہٗ

راقم الحروف احقر محمد سلیمان کا خدمت والا میں سلام مسنون عرض اور درخواست دعا

محمد سلیمان غفرلہٗ ۔ ۵ / ربیع الاول ۶۲ھ

۲۹ مارچ ۱۹۴۳ء جمعہ

حضرت المکرم زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا، آج بعد نماز جمعہ والا نامہ صادر ہوکر کاشف حالات ہوا، میں دعا گو ہوں کہ حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپس کی خلیج اختلاف رفع فرمادیں[۱]۔ ہمارے لکھنؤ آنے کے التوا کے متعلق صحیح رائے تو شیخ الحدیث ہی تحریر فرمادیں گے۔ لیکن میری اپنی رائے میں مدرسہ کے اختلاف کے رفع کرنے کے لیے یہ صورت زیادہ مناسب اور بابرکت نیز باہمی اتفاق کے لیے داعی ہوگی کہ آپ اہل مدرسہ کو اس کام کے لیے بالخصوص ہماری آمد کے زمانہ میں زیادہ سے زیادہ تیار فرمادیں اور ان ایام میں بہت زیادہ انہماک سے وہ اس میں حصہ لیں تو مجھے امید قوی ہے کہ انشاء اللہ آپس کا اختلاف ضرور زائل ہوجاوے گا۔ مولوی ضیاء النبی صاحب[۲] یہاں تشریف نہیں لائے۔ مولانا احتشام الحسن صاحب آج کل کاندھلہ ہیں قریب ہی میں آنے کی امید ہے۔ نہایت مناسب ہے کہ جناب مولوی منظور احمد صاحب کو یہ تحریر فرمادیں کہ جیسے انہوں نے اب سے پیشتر اور دیگر کاموں کے لیے مستقل وقت دیا ہے کچھ وقت مستقل طور سے اس کے لیے بھی عنایت فرمادیں، فقط والسلام، بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ

راقم الحروف بندہ محمد سلیمان کا بھی خدمت والا میں سلام مسنون عرض ہے۔

---

[۱] دار العلوم میں طلبہ، بعض مدرسین اور منتظمین مدرسہ میں کچھ کشاکش پیش آگئی تھی جس کی طرف اشارہ ہے۔
[۲] مولوی ضیاء النبی عباسی صاحب جو تیوری حال مقیم کانپور۔

۸ جون ۱۹۴۳ء منگل (۱-۴۸)

حضرت المحترم زید مجدکم العالی

سلام مسنون، آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر باعث مسرت وافتخار ہوا حق تعالیٰ نے انبیا کو جس راہ پر بھیجا ہے، شیطان اسی راہ سے ہٹانے اور اکھاڑنے کے لئے آیا ہوا ہے۔ جو شخص جتنا لگا ہوا ہے اسی کی مقدار شیطان اس کے اکھاڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ علماء کرام بھی ان ہی میں سے ہیں پھر علما میں سے بالخصوص وہ لوگ جو لگے ہوئے ہیں یا لگنے کا ارادہ کر چکے ہیں ان ہی میں سے آپ ہیں جب آپ اس کام میں لگنے کا پورا اور مکمل ارادہ فرما چکے تو پھر اتنی تاخیر کی کیا وجہ یا تو اپنی مقامی جگہ میں کام میں لگے رہنے کی کوئی مستقل صورت پیدا کیجیے۔ یا پھر جلد از جلد یہاں چلے آئیے۔

۲ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۶۲ھ بروز جمعہ نوح میں جلسہ ہے اس سے جتنے پہلے آپ آ سکیں تشریف لادیں نیز مولانا منظور احمد صاحب کو بھی اس کی اطلاع کر دیں، آج کل آپ کے مدرسہ کی تعطیل کا زمانہ ہے۔ طلبہ غالباً فرصت میں ہوں گے۔ جس طرح رمضان میں آپ نے ان کے نکالنے کی کوشش فرمائی تھی اب بھی اگر مدرسہ کے کھلنے تک انکو آمادہ کر کے یہاں روانہ فرمادیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور مدرسہ کے رو باصلاح ہونے کا اچھا ذریعہ ہے۔ فقط۔ والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، بقلم محمد سلیمان غفرلہ

(۳۱)

مخدومی و محترمی حضرت سید صاحب دام برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ ملا تاخیر جواب بہت سی عوائق کی وجہ سے ہوئی، منجملہ اُن یہ ہے کہ ہمشیرہ مولوی یوسف سخت علیل ہے، سہارنپور سے بغرض علاج دہلی لائی گئی ہے کمزور بعید ہے اپنی جگہ سے نقل و حرکت دُشوار ہے اور تمام گھر والے بیرپا میں مبتلا ہیں، اپنی فطری کمزوری سے اس کے صحیح علاج کو چھوڑ کر اور تبلیغ میں لگ جانا اور آپ جیسے حضرات خصوصاً سادات کرام کی خدمت ہی بنیادی علاج میں منحصر ہے، بہرحال نہایت ندامت ہے اور یہ تاخیر جواب کا عذر نہیں ہے بلکہ اعتراف قصور و اظہار عجز ہے۔ حضرت پھوپھی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا[1] کے سانحہ ارتحال کی خبر سے انتہائی قلق و صدمہ ہوا، حضرت پھوپھی صاحبہ کا سایہ آپ کے سر سے نہیں اٹھا بلکہ تمام ان متوسلین کے سر سے اُٹھا ہے جو حضرت سید صاحبؒ کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور جن کے قلوب میں حضرت سید صاحب کی عظمت و محبت راسخ ہے، سب شریک غم ہیں اور سب کو شریک ہونا چاہیئے۔ اگر کسی کو احساس نہ ہو یہ اسکی بے حسی ہے۔ حق تعالیٰ مرحومہ کو اپنے محاسن و مکارم اور ان حقوق کے مطابق جو ہم سب پر واجب ہیں بلکہ اپنے فضل و کرم کے مناسب ترقیٔ درجات و رضا عطا فرمائیں۔

آپ کی تشریف آوری کی خبر سے مسرت ہے اور آپ کے غم سے غم۔ آں محترم

---

[1] خاکسار کی پھوپھی اہلیہ مولانا سید طلحہ صاحب نے ٹونک (راجپوتانہ) میں انتقال کیا، ان کی تیمارداری کے سلسلہ میں وہاں جانا ہوا تھا، وہیں سے مولانا کو عریضہ لکھا جس میں مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کی درخواست تھی۔

کی توجہات عالیہ سے تبلیغ کو جس قدر نفع پہنچا ہے ابتک لگنے والوں میں ہر کسی سے نہیں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مقدس توجہات کو اس طرف اور زائد سے زائد مبذول فرمائے۔

مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے اس کارِ تبلیغ سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں ہے خصوصاً جب آپ جیسا صاحب علم و عمل و زہد و تقویٰ توجہ سے اس میں لگ کرے، مرحوم کے ایصالِ ثواب کی نیت سے زائد سے زائد اس میں توجہ مبذول فرمائیں، آپ کی تشریف آوری کا انتظار ہے۔ حضرت پھوپھا صاحب[1] حضرت چچا صاحب[2] اور تمام متعلقین کی خدمات عالیہ میں سلام عرض کر دیں۔

مولوی احتشام الحسن صاحب اور قریشی صاحب[3] ایک جماعت کے ہمراہ ۲۲ دن سے بنگال گئے ہوئے ہیں غالباً جمعرات تک دہلی پہنچیں گے، توجہات عالیہ اور دعوات صالحہ کا امیدوار ہوں۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ۔ ۲۷ر اکتوبر ۴۳ء

(۳۲)

۴۸۶

مکرم بندہ زادت مکارمکم[4]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب کا گرامی نامہ عزیزی مولوی یوسف سلمہٗ

---

[1] مولانا سید طلحہ صاحب [2] جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو حضرت سید صاحب کے حقیقی نواسہ کے صاحبزادہ اور اس وقت ان کے قریب ترین وارث تھے۔ [3] جناب محمد شفیع صاحب قریشی مولانا رحمہ کے معتقد و معتمد خاص اور ایک بڑے تاجر۔ [4] بنام مولوی عبد الغفار صاحب جونپوری

کے نام آیا، جس میں تحریر تھا کہ میری تحریرات کے اقتباسات جمع کئے جا رہے ہیں[1]۔ اس جملہ سے بڑی خلش ہوئی کیونکہ میں پہلے عریضوں میں مولانا ابوالحسن علی صاحب کو بھی تحریر کر چکا ہوں کہ تحریرات عمل کا وسیلہ ہیں اور میری تحریرات ہی کیا، تحریرات اگر کافی ہوتیں تو حضرت سید صاحب اور حضرت مجدد صاحب رح اور شاہ ولی اللہ صاحب کی تحریرات کم نہیں اور ان سے اوپر قرآن و حدیث بھی اس زمانہ میں بغیر عمل کے ناکافی ہو رہے ہیں تو اس وقت عمل کی سب سے زیادہ ضرورت ہے تاکہ سابقہ تحریرات بھی کارآمد ہوں، اسی کے ماتحت یہ عرض کرتا ہوں کہ ۱۶ر جنوری کو نوح میں میوات کے چودھری اور سربرآوردگان کو جمع کیا گیا ہے، جو خطۂ میوات کے ارکان سمجھے جاتے ہیں یہ بہت اجنبی ہیں اور اس کام سے بہت دُور، ان کو اس کام میں لگانے کی نیت سے چار پانچ روز قبل اور پانچ سات روز بعد قیام کی نیت سے جتنے حضرات کو ہمراہ لا سکیں تشریف لا کر عمل کی آبیاری میں سعی فرمادیں، تمام محبین سے سلام فرمادیں، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس،

(۲۴)

۷۸۶

باسمہٖ سبحانہٗ

حضرت المحترم زید مجدکم السامی

سلام مسنون۔ مزاج سامی۔ والا نامہ شرف صدور لایا۔ حالات تبلیغی سو

---

[1] مولانا مجھ سے مکاتیب کے اقتباسات سے الگ ایک رسالہ مرتب کر رہا تھا جو بعد میں "ایک اہم دینی دعوت" کے نام سے شائع ہوا۔

آگاہی ہوئی۔ اپریل میں جماعت کا آنا مبارک ہو[1]۔ مگر مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبل از یں کردہ جماعت یہاں تشریف لا دے اپریل سے پہلے اگر جناب والا کے زیر نگرانی اصول کی پابندی کرتے ہوئے وہیں پر کچھ دنوں کام کرلے اور اس طریق سے کچھ کام کی مناسبت پیدا کرلے تو پھر اپریل میں یہاں آنا بہت زیادہ مفید ہوگا۔ لہذا اس وقت مقررہ سے پیشتر اس جماعت سے آپ اپنی نگرانی میں وہاں کام کرائیں، میں اپنی تندرستی کے لئے دعا گو ہوں[2] مگر بدیں شرط کہ میں اپنے اوقات کو نظام الاوقات سے گذار سکوں اور میرے اوقات کا کوئی حصہ لایعنی میں صرف نہ ہو جیسا کہ میری موجودہ حالت اب ہے۔ جو چیز میرے بغیر نہ ہوسکے اس میں دخیل ہوں ورنہ سب کا انصرام جماعت کرے۔ مجھ سے مشورہ لیتے رہیں، یہ سبق میں نے اپنی اس بیماری سے حاصل کیا ہے۔ محمد رابع چلے گئے[3]، مولوی عبداللہ صاحب[4] یہاں موجود ہیں۔ طلبہ کل چلے جاویں گے۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ۔ بقلم محمد سلیمان غفرلہ،

۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء

---

[1] پشاور سے اس خاکسار نے لکھا تھا کہ اپریل میں ایک جماعت یہاں سے دہلی حاضر ہوگی، اس کا جواب ہے۔

[2] مولانا کا مرض وفات شروع ہو چکا تھا اور بیماری کا اشتداد تھا عریضہ میں عرض کیا گیا تھا کہ آپ کی زندگی امت کی امانت ہے، اور دین کی ملکیت اس لئے دین کی نصرت سمجھ کر اپنی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

[3] محمد رابع سلمہ، مکتوب الیہ کے بھانجے جو دہلی ساتھ گئے تھے اور انکو چھوڑ کر خاکسار پشاور گیا تھا۔

[4] مولوی عبداللہ صاحب پھلواروی ندوی مدرس دارالعلوم۔

(۳۴)

۶۸۹

مکرم محترم جناب مولانا ابوالحسن علی صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - جناب عالی کا ۲۰/ اپریل سے مسلسل انتظار ہے - جناب کی کام کے ساتھ جو وابستگی ہے اسی کی وجہ سے ہم سب کو آپ کی احتیاج اور ضرورت ہے اور آپ کو اس میں زائد سے زائد وقت اور ہمت صرف فرمانے کی ضرورت ہے، اس وقت فوری ایک اہم ضرورت جو درپیش ہے وہ یہ کہ مبلغین کی معتد بہ جماعت کراچی گئی ہوئی ہے - وہاں سے ایک تار جناب کو دعوت کا آیا ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ حیدرآباد سندھ میں ایک بڑا جلسہ ہونے والا ہے، اس میں اکابر مثلاً مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا طیب وغیرہما اکابر علماء امت شرکت فرما رہے ہیں - اس میں تبلیغی دعوت کی اہمیت کے ساتھ بیان کرنے اور اس کام پر آمادہ کرنے کے لئے شدید ضرورت ہے - آپ اس کو اللہ سے مانگتے ہوئے اور اسی پر بھروسہ فرماتے ہوئے اور استقلال اور دلجمعی کے ساتھ دعوت دینے کے عزم سے حیدرآباد سندھ تشریف لے جاویں، انشاء اللہ تعالیٰ - حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات سے قوی امید ہے کہ جناب کے لئے بہت زیادہ خیر وسعادت کا باعث ہوگا -

فقط والسلام

بندہ محمد الیاس، بقلم انعام الحسن

خرچ کی جو جناب کو ضرورت ہو وہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ سے لے لیں -

بنام میاں جی محمد عیسیٰ

از نظام الدین: عنایت فرمایم میاں محمد عیسیٰ حفظنا و کرم اللہ بنور الاعمال و ختم لکم علی الاسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ آپ کے یکے بعد دیگرے دو گرامی نامے پہنچے، مجھے بہت افسوس ہوا اور تعجب ہے کہ آپ کے پہلے گرامی نامہ کا جواب نہیں گیا۔ میں اپنے دھیان میں کبھی کا جواب لکھ چکا تھا۔ شاید فیروز پور وہ جواب پہنچا ہوگا۔ اور میاں الیاس نے روانہ نہیں کیا ہے، بہر حال آپ کے مجموعۂ احوال سے آنکھوں کو فی الجملہ ٹھنڈک اور قلب کو راحت اور سرور ہوا میرے پیارے عزیز! نہ کرنا ایک عیب اور کرنا سو عیب رکھتا ہے کارِ آخرت پر کھڑے ہونے والے کے لئے شیطان کے حملے اور رکاوٹ بقدر مایہ کی قیمت اور گرانی کے ہوتی ہے۔ لیکن اللہ کا فضل اور اسکی دستگیری شاملِ حال رہے تو "ان کید الشیطٰن کان ضعیفا" حق تعالیٰ آپ کو اس کے مکائد سے محفوظ رکھیں اور رشد و ہدایت اور اپنی رضا کے راستہ پر استقامت بخشیں، تمہاری آنکھیں اپنے بیوی بچوں اور والدین کی طرف سے دینی سرسبزیاں دیکھ کر خوش و خرم رکھیں ذکر کے بارہ میں تسبیح میں زیادتی کے متعلق اصل یہ ہے کہ بغیر صحبت کے بتلا دینا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ یہ طریقت تین چیزوں کے مجموعہ کا ایک نسخہ ہے۔ سب اپنی مقدار کے ساتھ موزوں رہیں تو مفید پڑتا ہے ورنہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ وہ تین چیزیں ایک صحبت ہے جبکہ مع اپنے آداب

ف شیطان کا حملہ اور رکاوٹ ...

ف طریقت تین چیزوں کا مجموعہ ہے ...

اور حکمت وغیرہ کے ہو۔ دوسرے اپنے نفس کے حقوق جیکہ حظوظ سے محفوظ ہوں اور اللہ کے حکم کے ماتحت نگہداشت ہو، تیسرے ذکر کے سب معمولات جیکہ استقلال اور بیداردلی اور خالص اللہ کی رضا کے لیے نفس کو مشقت میں ڈالنے کی نیت سے ہوں، نفس قدم بقدم اپنے حظ اور حصہ کی راہ نکالتا رہتا ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے، اگر آپ سے ذکر کے بعد ہوسکے تو میرے سے ملنے تک نیابت کے حالات کا جس قدر استقلال ہو سکے اس کو حق اور اپنے اوپر آنے والا سمجھتے ہوئے دھیان کیا کرو۔ اور پھر جناب رسول اللہؐ کی دل سے تصدیق کیا کرو کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلا گئے ہیں وہی آخرت میں کام آنے والا ہے۔

نمبر ۱۲: نیابت کے حالات کا دھیان اور
حالات آخرت میں حضورؐ کی تصدیق کا امر

(۱) وتروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھا لینے چاہئیں۔ جیسے تکبیر تحریمہ میں

(۲) بھولے سے دونوں میں ایک سورہ پڑھنے سے استغفار کرے۔ آئندہ بچے۔ اور نماز ہو جائے گی۔

(۳) "قل اعوذ برب الناس" پہلی رکعت میں پڑھے تو اس بارہ میں یہ ہے کہ عالمگیر اماموں کا انتخاب کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک امام نے پہلی رکعت میں "قل اعوذ برب الناس" پڑھی اور اس کے بعد الم پڑھی تو عالمگیر نے اس کا عہدہ بڑھا دیا۔ بس میرے ہی یاد ہے، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، بقلم حبیب الرحمٰن

عزیزی محمد عیسیٰ صاحب اذاقنا اللہ وایاکم حلاوۃ الایمان و ذوق الایقان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ خدائے پاک کا بہت بڑا شکر ہے اور ہزار ہزار شکر ہے کہ حق جل وعلیٰ شانہ نے ذکر کی ابتدا پر قبولیت کے آثار مرتب فرمائے بارگاہِ اقدس سے دھکے دینے پر ابتدا نہیں فرمائی اس کا جس قدر بھی شکر کیا جاوے وہ کم تر از کم ہے اللہ تعالیٰ آپ کے لئے مبارک فرماویں اور ثبات سے روز افزوں ترقیات کرتے ہوئے موت کے وقت نہایت سرگرمی سے اپنے میں مشغول ہوتے ہوئے موت مقرر فرمائیں۔ اصل مدار موت کے وقت سرگرمی کا ہے اے میرے عزیز! چند باتیں ہمیشہ دھیان رکھنے کے واسطے ذرا سُن لیں۔

اوّل یہ کہ دین کے جتنے کام ہیں وہ مزا آنے کے واسطے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی عظمت کے موافق امتثالِ امر اور اس کی رضا کا یقین ہونے کے واسطے ہیں جس کے اندر جی کا لگنا اور گھبرانا دونوں برابر ہو کر نگاہ صرف اس بات پر جمی چلی آوے کہ اللہ کے حکم (جبکہ اسکے حکم کے موافق بھی اپنا سب عمل ہو) کی تعمیل (سرگرمی کے بقدر) حق تعالیٰ کی رضا اور رحمت اور مغفرت سے بھری ہوئی ہے اس کا یقین ہو تو آدمی کی نظر اپنے احوال اور اس کے آثار پر نہ ہونی چاہیئے بلکہ حکم کی موافقت اور حق تعالیٰ کی رضا کے حصول کے یقین پر رہنی چاہیئے۔ خوب سمجھ لو اس راہ میں سر پر آرہ کا چلنا اور محنت

سرگرمی یہ ہے۔ یعنی اعمال کرنے کے وقت۔ یعنی دین کے کام مزا آنے کے واسطے نہیں بلکہ امتثالِ امر اور رضا کا یقین پیدا کرنے کے واسطے

سلیمانی کا ملنا دونوں ایک درجہ میں ہو کر نظر انداز ہو جانے ضروری ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ عمل بلا صحبت اور صحبت بلا عمل خطرہ سے خالی نہیں ہوتی اور ہر ایک کے الگ الگ اصول ہیں بلا اصول کے بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ میرے عزیز! جو کچھ کر رہے ہو بہت غنیمت ہے مگر نہایت عظمت کے ساتھ پاس آکر رہنے کی بھی ضرورت ہے۔ آنے سے پہلے آداب صحبت سے واقف ہونا بہت ضروری ہے کوئی چیز بلا آداب کے مفید نہیں ہو سکتی۔ اداب کے معنیٰ اصول کے ہیں۔ یہ کبھی جی کا لگنا، نہ لگنا صوفیاء کے یہاں قبض و بسط کہلاتا ہے۔ ہر چیز اپنی اپنی لائن میں اتنی بڑھتی ہے کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں، قبض کی لائن کے پھر مصائب ہیں اور مکروہات اور خلاف طبع واقعات ہیں، اور بسط کی لائن میں مخلوقات خداوندیہ کی تسخیر اور کثرت ہے اور یہ دونوں حالتیں امتحان کے لئے ہیں ہر ایک دونوں رُخ رکھتی ہے حق تعالیٰ کی رضا کا بھی اور لعنت کا بھی، جو شروع ہی سے قبض و بسط دونوں کی لائنوں کے نظر انداز کرنے کا عادی نہ ہو گیا ہو۔ وہ کبھی نہ کبھی پھسلے بغیر نہ رہے گا جبتک آدمی عالم امکان میں ہے یہ دونوں چیزیں ضرور پیش آویں گی۔

دنیا کا مفہوم نگاہ میں بہت غلط ہے معیشت دنیا کے اسباب میں مشغول ہونے کا نام دنیا نہیں ہے۔ دنیا پر لعنت ہے اور

ف بندگی کی راہ میں سر پر آرہ کا چلنا اور تخت سلیمانی کا ملنا دونوں نظر انداز کردینے کے قابل ہیں۔

ف عمل بلا صحبت اور صحبت بلا عمل خطرہ سے خالی نہیں۔

ف جو شروع سے قبض و بسط کے نظر انداز کردینے کا عادی نہ ہوگیا ہو وہ پھسلے بغیر نہ رہے گا۔

لعنت کی چیز کا خود خدائے پاک کی طرف سے حکم نہیں ہو سکتا، لہٰذا جس چیز کا حکم ہے اس کا حکم سمجھ کر اس کے ماتحت اس کا حلال وحرام کا دھیان کرنا اس کا نام دین ہے۔ اور حکم سے قطع نظر کر کے خود اپنی ضرورتوں کو محسوس کرنا اور حکم کے علاوہ اور وجہ اس کے ضروری ہونے کی قرار دینا اس کا نام دنیا ہے حتیٰ کہ دین کا کام جی لگنے کی وجہ سے کریگا تو یہی دنیا ہے۔ کام میں مشغول ہونے کی وجہ کو دھیان میں رکھے کہ وہ کیا ہے۔ اگر وہ جی لگنے کی وجہ سے ہو تو وہ دنیا ہے گو وہ عبادات ہوں اور ہر حکم کو معلوم کر کے اس کی تحقیق میں لگے رہ کر اس کے موافق کرتے رہنا اس کا نام دین ہے۔ خوب یاد رکھو، میں دعا گو ہوں اور سب سے دعا کراؤں گا آپ بھی میرے لئے اور میرے تمام علائق کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ روزہ میں مسواک کرنا مستحب ہے۔ کچھ حرج نہیں۔ ختم[1] میں شریک ہونا مستحسن اور آپ کے بزرگوں کا معمول ہے۔ لیکن اگر مبتدعین کے ساتھ تشبہ کا خطرہ ہو تو احتیاط مناسب ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک کے اندر بھی یہی بات ہے کہ اگر حضورؐ کو حاضر ناظر جان کر یا مبتدعین کے تشبہ کی صورت ہو تو ناجائز ہے اور اگر غلبۂ شوق میں اپنی طرف سے پڑھے تو مضائقہ نہیں۔ یہ ایسی نازک چیزیں ہیں کہ ان کے اندر فسادِ عقیدہ کا موقع شیطان کے ملنے کا بہت امکان ہوتا ہے۔ لہٰذا خطرناک ہیں۔ موسیٰ کے

ف حکم کے تحت حلال وحرام کا دھیان کرنا دین ہے اور حکم سے قطع نظر کر کے اور وجوہ سے ضروری ہونے کی قرار دینا دنیا ہے

ف دین کا کام جی لگنے کی وجہ سے کرنا بھی دنیا ہے۔

---

[1] ختم آیۃ کریمہ یا ختم خواجگان وغیرہ جو تسبیحات کا مجموعہ ہے۔

متعلق آپ اللہ سے دعا تو زیادہ کرتے رہیں اور اس کے بڑوں کو یہاں بھیجنے کی کوشش کے لیے تقاضا لکھیں۔ تبلیغی امور میں تحریراً، تقریراً اور عملاً ہر پہلو سے کوشش کرتے رہا کریں، دین کی تکمیل تبلیغ کے فروغ کے بغیر ناممکن ہے۔ فقط والسلام جس سے جس سے مناسب ہو سلام فرمادیں۔

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، از نظام الدین

بقلم شوکت علی خادم، ۹ شوال المکرم

از نظام الدین

بخدمت عزیزی میاں محمد عیسیٰ صاحب رشدنا اللہ وایاکم وثبت قلوبنا علی سعیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کئی دن ہوئے آپ کا عنایت نامہ پہنچا دین کی ترقی سے شفقت اور اس کے لگاؤ کی خبر مبارک باد ہی کی چیز ہے، اللہ تعالیٰ روز افزوں ترقیات نصیب فرماویں اور اپنی محبت اور یقین کامل کے ساتھ دین کے پھیلانے کی سرگرمیوں کی حالت میں مقدر فرمادیں، دنیا میں جتنی سرگرمیاں ہیں وہ حقیقت میں موت کے وقت کے لیے ہیں اللہ اپنے فضل سے وہ زندگی نصیب فرمائیں کہ سبقت کرنے والے آدمیوں کے سامنے آنکھ ندامت کی نہ ہو۔ تبلیغ کے سلسلہ میں میرا جی چاہ رہا ہے کہ ایک نصاب مقرر ہو کر وہ ہر ہر شخص کے یہاں رگ و پے میں سما جاوے جس کو یوں جی چاہتا ہے کہ اگر ایک شخص پڑھا لکھا ہے۔ اول تنہائی میں دیکھا کرے اور پھر سنایا کرے اور اس میں جو اعمال ہوں اس پر

اول اپنے آپ کو جمانے کی کوشش کرے اس کو مجمع میں پھیلا دے۔ بالفعل پانچ کتابوں کا اہتمام ہے۔ راہِ نجات، جزا رالاعمال، چہل حدیث (شیخ الحدیث والی) فضائل نماز، حکایات صحابہ؛ ان پانچوں کے جزوِ زندگی ہونے پر اہتمام کیا جاوے۔ لہذا آپ بھی اس کی پابندی سے مجھے مطلع فرمادیں۔

تبلیغی جماعتیں اس وقت سب واپس ہو چکیں، اب بیرون ملک میں[1] کوئی جماعت نہیں ہے۔ کاش ایسا وقت ہو جاوے کہ قوم کے لاکھوں آدمی باہر گئے ہوں، قوم کے لاکھوں آدمی کا باہر پھرتے رہنا جزوِ زندگی بنا دیا جاوے تو یہ بہت سہل ہے آپ کوشش فرماتے رہیں گے تو یہ کچھ بعید نہیں ہے، البتہ بڑی خوشی کی خبر یہ ہے کہ راٹسینا والی پال[2] نے اپنے تمام بھائیوں میں تبلیغی امور کو پھیلانے کا کچھ ارادہ کیا ہے آپ کے والد و چچا چودھری یٰسین خاں صاحب وغیرہ با ہمت چودھریوں کو اس معاملہ میں زوردار کوشش سے ہمت کے ساتھ لگا دیں۔ تو موجب اجر جزیل ہو گا۔ آپ بھی فیروز پور میں اپنے دوست احباب کو اس کی تاکید کریں۔ بڑا تعجب ہے کہ گھر سے مشکلوں سے نکلیں اور باہر نکل کر گھر بڑا یاد آتا ہے کاش تبلیغ کے بجائے گھروں پر رہنا اتنی ہی مشکل ہو جتنا آج کل تبلیغ میں رہنا مشکل ہے۔

فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، بقلم حبیب الرحمٰن

---

[1] میوات کے باہر [2] پال میوات کا بڑا قبیلہ جس میں بہت سے گھرانے ہوتے ہیں۔

عنایت فرمایم جناب منشی میاں جی محمد عیسیٰ صاحب اسئل اللہ لی ولکم الرشد والسلامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ شوال سے محرم تک خدا جانے آپ کے کتنے خطوط آچکے لیکن تبلیغ کی سرگرمی اور آپ کے بعض سوالات کے جواب کی نزاکت اور سفروں کی کثرت وغیرہ وغیرہ امور سے میرے دل کو قلق ہے کہ جواب نہ جا سکا۔ اور پھر آپ کی تحریروں کے طویل ہونے کو بھی اس جواب میں بڑا دخل ہے۔ بہرحال اس وقت آپ کے تین خط میرے سامنے ہیں ایک ۱۶ شوال کا، ایک میں آپ کی تاریخ نہیں ملی، ایک ۲ فروری کا، میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں کہ آپ کے خاطر خواہ تینوں کے متعلق کوئی بات لکھ سکوں۔ قبض و بسط کے لئے اصل تو یہ ہے کہ ابھی ان چیزوں کے فکر میں نہ پڑو۔ دوم یہ ہے کہ اس تحریر کو جسے میں پہلے لکھ چکا ہوں کبھی کبھی دیکھ لیا کرو۔ سوم مختصراً اس کا جواب یہ ہے (گو اس وقت میری طبیعت متوجہ اور حاضر نہیں ہے مگر تم نے کہہ دیا ہے تو میں مختصراً لکھتا ہوں) کہ اللہ نے انسان کی ترقی کا مدار جیسا سانس کے اندر رکھا ہے، تم دیکھ رہے ہو کہ ایک اندر جاتا ہے ایک باہر آتا ہے۔ ان دو سانسوں کی طرح کبھی انسان جو چاہ رہا ہے اس کے پورا ہونے اور کبھی اس کے اندر کی رکاوٹ میں ترقی رکھی ہے، جوں جوں اللہ کے ہر حکم میں اللہ کی عظمت پر نظر رکھنے کی عادت کو اتنا بڑھا لیا جائے کہ اس کی عظمت کا دھیان اپنے مقاصد کے پورے ہونے اور نہ ہونے کے تمام [illegible] پر غالب ہو جائے ابھی گیا

ف جس طرح انسان کی زندگی دو سانسوں پر ہے اسی طرح اس کی ترقی خواہش کے پیدا ہونے اور رکاوٹ پر ہے۔

انسان کا کمال ہے۔ جی کا لگنا اور جی کا گھبرانا پہلا بسط ہے اور دوسرا قبض ہے یہ انسان کے لئے سانس کی طرح لازم ہیں۔ درجۂ نبوت تک یہ انسان کے لئے لازمی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں چیز مقاصد کے پورے ہونے اور نہ ہونے پر منحصر نہیں ہیں۔ بسا اوقات مقاصد کے پورے ہونے پر طبیعت گھبراتی ہے اور بسا اوقات مقاصد کے پورے نہ ہونے پر طبیعت کھلی رہتی ہے۔ آداب کے واسطے آپ مولوی یوسف[1] مولوی عبد الغفور[2] وغیرہ ذی بصیرت علمائے کتابیں دریافت کرکے مطالعہ کرتے رہیں۔ مختصر یہ ہے کہ ہیبت اور عظمت اور محبت کے ساتھ چھوٹے سے چھوٹے وہاں کے رہنے والے کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے اور اعتراض بچاتے ہوئے اور صفات حمیدہ پر جو کہ واقعی ہیں ان پر نظر جماتے ہوئے وقت گذارنے کا نام ادب ہے۔ اگر دین میں شبہ ہونے لگے تو جم کر یہ کہہ لیا کرے " آمنت باﷲ آمنت بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم " پچھلے کے وقت اٹھنے کی ایک دعا ہے آپ تشریف لاویں گے تو میں اپنی حصن حصین کتاب میں دکھا دوں گا۔ اور بہتر ہو کہ آپ حصن حصین خرید کر کسی پڑھے لکھے کو سنا دیں اور پھر اس کا ایک

ف قبض وبسط درجۂ نبوت تک انسان کے لئے لازمی ہیں بسا اوقات مقاصد کے پورے ہونے پر طبیعت گھبراتی ہے اور بسا اوقات پورے ہونے پر طبیعت کھلی رہتی ہے۔

ف چھوٹے سے چھوٹے آدمی کیساتھ محبت رکھتے ہوئے اعتراض سے بچتے ہوئے اور واقعی صفات حمیدہ پر نظر رکھتے ہوئے وقت گزارنا ادب ہے۔

---

[1] صاحبزادہ مولانا محمد یوسف صاحب [2] مولوی عبد الغفور صاحب مرحوم ساکن فیروز پور نمک صدر مدرس مدرسہ معین الاسلام نوح۔

ورد روزانہ پڑھ لیا کریں، وہ بھی میری دعا پڑھ لیا کریں انشاء اللہ شک نہیں ہوگا نیز زبان سے یہ کہہ لیا کریں اور سوچ لیا کریں کہ اس کا فرمانا تو حضورؐ کے ساتھ وابستہ ہے۔ بعض ۔ ۔ ۔ حکیموں تک کی باتوں کا ہماری مجھ پر مدار نہیں۔ نیز گھبرانے کے وقت میں کسی دینی کام پر جمے رہنا آدمی کو صابرین میں صرف یہ ہی ایک صفت زیادہ تر شامل کر سکتی ہے جن کے متعلق اللہ فرماتے ہیں" ان اللہ یحب الصابرین" بارہ تسبیح ملاقات پر رکھیں ختم کی جو صورت آپ نے تحریر فرمائی ہے، دوسر دل پر اعتراض مت کرو اور خود اس کو تنہائی میں پڑھ لیا کرو اس کا پڑھنا سوتے وقت مسنون ہے لیکن یہ طرز مشروع نہیں ہے۔ حضورؐ کے اوپر کا درود بہترین عمل ہے مگر جو طرز آپ نے لکھا ہے یہ بھی سلف میں نہیں ہے لہذا آپ خود مختار ہیں اور جو آپ کے عقیدے پر اعتماد رکھتا ہو اس سے بھی آپ یہ کہہ دیں۔ اپنے ساس سسر والے گاؤں میں تبلیغ کے لئے جماعتیں بھیجنے کی کوشش کریں۔ خود ان کو براہ راست خطاب کرنا جبکہ خطاب کی ناقدری شروع کر دی ہے، ٹھیک نہیں۔ اس کے پاس کے دو چار کوس جو گاؤں ہیں نئی ہے، سنگار ہے، بچھوا، ان سب جگہوں کے میاں جیوں[1] اور ٹھونڈوں[2] کے حالات تحقیق کر کے ان کو جماعتیں لے جانے کی تاکیدیں کرو۔ اس عمومی کوشش سے انداز دیکھتے رہو اور بات تکتے رہو اس طرح ان کے اندر صلاحیت

ف جب خطاب کی ناقدری شروع ہو جائے تو تبلیغ میں براہِ راست خطاب کرنا مناسب نہیں اسکے اصول میں تبلیغ کرے۔

۱؎ میوات میں کچھ پڑھے ہوئے لوگوں کو میاں جی کہتے ہیں ۲؎ ٹھنڈے یعنی مکھیا وغیرہ۔

پیدا ہو جائیگی اور پھر خطاب مفید ہوگا۔ ورنہ پہلے سے زیادہ خطرہ ہے۔ فیروزپور
نمک اور اڈبر چند بھی نگلی روپڑا کا وغیرہ کے لوگوں کو بھی تبلیغی جماعتیں
نکالنے کی تاکید کرتے ہوئے اس سمت میں جماعتیں نکالنے کی تاکید
کرو۔ ہمیشہ آدمی ماحول کا اثر لیا کرتا ہے۔ اس لئے زیادہ تر کوشش
عام ہوا کے بدلنے میں رکھنی چاہیئے۔ موسیٰ خان کے متعلق میں نے
بھی کوشش کی اور معلوم ہوا کہ تمہارے والد نے بھی کوشش
کی لہذا اس کے متعلق بھی وہی بات ہے جو تمہارے سالے سُسر
کے متعلق ہے عام ہوا کے بدلنے کی کوشش کرو اور اس کی طبیعت

ب آدمی ماحول کا اثر لیا کرتا ہے اس لئے زیادہ تر
کوشش عام ہوا کے بدلنے کی کرنی چاہیئے۔

کی پرواز کا اندازہ کرتے رہو اور پھر خطاب کرو انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔
اس وقت الحمد للہ کہ وہ تبلیغ کو گیا ہے یہ آنے والا جمعہ کرنال پڑھیں گے
کوئی شایستی اور طبیعت بڑھانے والا مضمون بتوسط نواب ذوالفقار علی
خاں صاحب کرنال کے پتہ سے لکھ دیں اور اگر ایسے وقت میں خود آسکیں
تو بہت ہی اچھا ہو اور اسی جگہ اس کو خرچ بھیجدو تو تبلیغ کے زمانہ میں
کسی کی اعانت کرنے میں گھر بیٹھے اعانت کرنے سے ستر ہزار گونہ
زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ بیماری اور ضعف کی وجہ سے جو یہ اوراد قضا
ہوں ان کا اعادہ نہیں اور نہ پڑھنے سے آہستہ پڑھ لینا بہتر ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادے سعید کو دارین میں سعادت مند کرے۔
آپ میرے اہل وعیال بچوں دوستوں سے محبت فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ

اس کی جزاء عطا فرما دیں، الحمد للہ اب دونوں خیریت سے ہیں آپ مطمئن رہیں، آپ کا تین تسبیحیں پڑھنا جس تفصیل سے آپ نے لکھا ہی مناسب ہے۔ اور مبارک ہی۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت اور سعادت طمانیت نصیب فرمادیں، آپ کے دوسرے خط میں جو آپ نے ایک ماہ کے انتظار کے بعد تحریر فرمایا اس کے تاخیر جواب سے تو مجھے بھی ندامت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دیں اور میری ان کوتاہیوں کو معاف فرمادیں۔ اس میں تبلیغ کی سرگرمیوں کا ذکر ہے کہ ۸۰ آدمی یہاں تبلیغ کے لیے آئے اور ۲۵ آدمیوں کی جماعت تیار ہے۔ پہلی خبر الحمد للہ ثم الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور کرم و احسان اور نعمت جلیلہ ہے کہ اس نے ۸۰ آدمیوں کی مقدار ایسے نازک زمانہ میں کہ جہاں اس عمل کو حقارت سے دیکھا جارہا ہے اور اس کی ناقدری کی جارہی ہی۔ ایسے زمانہ میں دین کے فروغ دینے کے لیے گھر سے نکلے مگر میرے عزیز! اللہ کا شکر بجالانے کے بعد اپنی کوتاہی پر بھی ندامت کے ساتھ ایک گہری نظر ڈالنی چاہیئے کہ پندرہ سالہ کوشش کے بعد تبلیغ کے یہ انوارات یہ برکات۔ اور یہ عزت اور یہ دنیا کے اندر نام آوری اور یہ ہر طرح کی نورانیت اور بہبودی کھلی آنکھوں محسوس کرتے ہوئے پھر کل ۸۰ آدمیوں کی مقدار نکلی تو اتنے لاکھ مقدار میں کتنی قلیل ہے۔ اور پھر نکل لینے کے بعد گھر کے واپس جانے کو اتنا بیقرار کہ ان کا تھامنا مشکل، تو گھر سے نکلیں تو مشکل سے اور نکلنے کے بعد یہ ختم ہونے والا گھر اپنی طرف کھینچتا رہے تو یہ دین کا گھر کس طرح آباد ہوگا۔ جب تک گھروں پر رہنا اتنا دشوار نہ ہونے لگے۔ جیسا اس وقت تبلیغ میں رہنا ہے اور جب تک تبلیغ سے واپس جانا اتنا طبیعتوں پر دشوار نہ ہونے

سے لگے جیسا اس وقت تبلیغ کے لئے دشوار ہے۔ اور جب تک تبلیغ کے لئے چار چار مہینے ملک در ملک پھرنے کو جزوِ زندگی بنانے کی کوشش کے لئے پورے اہتمام کے ساتھ آپ لوگ کھڑے نہیں ہونگے اس وقت تک قومیت صحیح دینداری کا مزہ نہیں چکھے گی اور حقیقی ایمان کا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوگا۔ اور اب تک جو مقدار ہے ایک عارضی ہے اگر کوشش چھوڑ دوگے تو قوم اس سے زیادہ گرے گی، اب تک جہالت اس کی حفاظت کر رہی تھی۔ اور شدت جہالت کی وجہ سے دوسری قومیں ان کو ہستی میں شمار نہ کرنے کی وجہ سے توجہ نہیں کرتی تھیں۔ اب تا وقتیکہ دین کی قلعہ بندی سے اپنی حفاظت نہیں کریں گے۔ دوسری قوموں کا شکار ہو جاوینگے بہر حال مجھے رنج ہے کہ وہ آدمی بے شک آرہے مگر بڑی بڑی تدبیروں سے رکے اور انہیں کی وجہ سے تمہارے جواب میں تاخیر ہوئی۔ دنیاوی معیشت کے اندر کے اسباب کی کوشش اور سعی کو جب تک دین کی درست کرنے والی چیزوں میں کوششوں اور سعی سے مغلوب نہیں کیا جاوے گا اس وقت تک غیرت خداوندی دین کی دولت سے مالا مال نہیں کر سکتی۔ مجھے بہت ہی رنج و افسوس ہے کہ اب تک تمہاری قوم سنتی نہیں ہے دہلی والوں کی طرح کان بند کئے ہوئے اور آنکھیں پھوڑے ہوئے ہیں اس لئے اندر یہ مقدار بہت قلیل ہے، اسی طرح فیروز پور کے ۲۵ آدمیوں کا وعدہ اس کم ہمتی کی بدولت پورا نہیں ہو سکا۔ سال بھر میں دو یا تین یا چار مہینے دین سیکھنے کے لئے ملک بہ ملک پھرنے کا رواج اس وقت

(۱) دنیاوی معیشت کے اسباب کی کوشش و سعی کو جب تک دین کی درستی کرنے والی چیزوں میں کوشش اور سعی سے مغلوب نہیں کیا جاوے گا غیرت خداوندی دین کی دولت سے مالا مال نہیں کرے گی۔

دین کی بقا کے لئے بہت ضروری ہے، دین ایک قلعہ ہے کہ جو اپنے درست ہونے سے دینداروں کی حفاظت کرتا ہے اور دارین کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔ بڑی کوتاہ نظری ہے کہ جو اس کی کوششوں کو دنیاوی کاروبار کا حرج سمجھتے ہیں۔ الیاس کی طبیعت الحمدللہ خیر کی طرف چل رہی ہے لیکن ان کا اپنا شوق جب تک تمہاری تاکیدیں اور طبیعت کا بڑھاتا رہنا شامل نہیں ہوگا کافی نہیں ہے۔ اس وقت میرے کہنے سے کرنال گئے ہیں، خود ان کے شوق کو زیادہ دخل نہیں ہے۔ لہذا آپ تاکید لکھیں کہ دنیاوی کاروبار میں مصروف رہنے والے بہتیرے ہیں دین کے فروغ کے لئے گھر بار چھوڑنا اس وقت اللہ نے بہتوں کو نصیب کیا ہے لہذا واپسی کی جلدی نہ کریں اس قسم کا مضمون کرنال نواب ذوالفقار والے پتہ سے لکھ دیں۔ اپنے یہاں کی تبلیغ کا جو حال لکھا ہے اس سے دل خوش ہوا امید ہے کہ ترقی ہو گئی ہوگی۔ موجودہ حالت سے مطلع فرماویں اور اپنے ملک کی کیفیتوں کی خبر گیری رکھتے ہوئے ان چیزوں کے ذریعہ اپنے مقامی لوگوں کو خبریں دیتے ہوئے پُرزور کوشش کریں!

اس دوسرے خط میں آپ نے پابندی اور مداومت کا ذکر لکھا ہے اللہ مبارک کرے۔ اشراق کی چاشت کی چار چار رکعتیں کافی ہیں۔ تبلیغی جماعتوں کو آپ نے سلام کہا تھا مناسب ہے کہ کرنال لکھیں اور ان سے دعا کرا دیں آپ نے قرض کے متعلق لکھا آپ کے اس رویہ سے اور اللہ کی طرف متوجہ

ف دین ایک قلعہ ہے جو اپنے درست ہونے سے دینداروں کی حفاظت کرتا ہے اور دارین کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔

ہونے سے خوشی ہوئی آپ تبلیغ میں کوشش کرتے رہیں اور اللہ سے دعا کرتے رہیں انشاء اللہ سب مشکلات آسان ہوجاویں گی، اور بندہ کے پاس روپیہ بالکل نہیں ہے اس کی امید دل سے نکال دیں۔ میرے محترم عزیز! سود کا گناہ ایسا معمولی گناہ نہیں ہے کہ اتنے بڑے گناہ کرنے کے بعد آدمی یوں سوچے کہ گناہ ہوگیا ہوگا اللہ نے اس کو اپنے ساتھ اعلان جنگ قرار دیا ہے، سود والے کو کھوتے رہنے اور یاد کرتے رہنے کا عہد کرلیا ہے۔ یہ اللہ جل شانہ کی دستگیری اور لطف ہی ہے کہ توبہ کی توفیق دی اور آئندہ کو بچے رہنے کی توفیق نصیب فرمائی تم خود اپنے آپ کو اور اپنے سب لواحق کو تبلیغ میں سرگرم رہنے اور رکھنے میں اس گناہ عظیم کے کفارہ اور توبہ کی نیت کرتے رہو مجھے اللہ سے امید ہے کہ اللہ کا لطف دستگیری فرماوے اور کسی وقت ادا ہوجاوے، حافظ محمد اسحاق صاحب کا تعلق ایسا نہیں تھا کہ اگر قرضہ اتارنے کی کوئی سبیل ہوتی تو یہ بندہ اس میں دریغ کرتا، لیکن بندہ ناچیز کی استطاعت سے یہ بات باہر ہے، لیکن میں دعا کرتا ہوں کہ غیب سے اللہ تعالیٰ سبکدوشی کا انتظام فرمادیں۔ آپ کے تیسرے خط مورخہ ۲ر فروری میں گھبرانے اور جی نہ لگنے کا تذکرہ ہے یہ وہی قبض کے آثار ہیں جو کئی دفعہ تذکرہ میں آچکے ہیں ایسے وقت کی طاعت میں دوگنا اجر ملتا ہے اور ایسے وقت کی استقامت سے دولت استقامت ملتی ہے اور اس استقامت سے عجیب غریب برکتیں اور عالم قدس کی دولتیں اور فرشتوں کی بشارتیں اور دین کے غیبی اسرار اسی استقامت کے کامل ہونے کے

بد نصیب ہوا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ کو جی گھبرانے اور دل لگنے دونوں صورتوں میں اپنے کاروبار میں مداومت بخشیں جس سے استقامت نصیب ہوا کرتی ہے، اور یہ رونا یہ تو بہت بڑی دولت ہے اس وقت میں آخرت اور اللہ کی عظمت اور وعدوں کو بہت یاد کیا کرو، حضور ؐ کی کوششوں کو اپنے وقت میں بہت زیادہ دھیان رکھا کرو آپ نے تیسرے خط میں ناراضگی کا احتمال ذکر کیا اس کا بالکل خیال نہ فرماویں اور ہرگز دل میں جگہ نہ دیں، تاخیر کی وہی وجہ تھی جو شروع میں ذکر کی۔ میں آپ کے اور آپ کے متعلقین والد سب دوستوں کے لئے دعاگو اور دعا جو ہوں کہ دارین میں سب آفتوں سے محفوظ فرما دیں اور دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرماویں فقط والسلام، میں آپ اپنے لئے اور اہل وعیال اور سب دوستوں اور متعلقین کے لئے چاہتا ہوں کہ خود بھی دعا کریں اور سب دوستوں سے دعا کراویں، فقط والسلام، بندہ محمد الیاس عفی عنہ بقلم حبیب الرحمٰن

یکم ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ

تمہارے دو ٹکٹ دو دفعہ کے واپس ہیں اور تیسرا لفافہ جو آیا ارسال ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کثرت اسفار، مہمانوں کی آمد و دیگر مشاغل کی بنا پر جواب میں تاخیر سے دوستوں کی کلفت کے تصور سے ندامت اور افسوس ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کا بہترین علاج فرما دیں۔ میرے دوست! تم نے اپنے یہاں ہر چیز کو خدا سے بھلانے والے فرقہ کا ظہور لکھا ہے میرے دوست! آدمی کا جاہل ہونا اور غافل ہونا اور حق کی کوشش میں

ف آدمی کا جاہل ہونا اور غافل ہونا اور حق کی کوشش میں سُست ہونا ہر فتنہ کی کنجی ہے۔

شست ہوتا یہ ہر فتنہ کی کنجی ہے اور طبائع کے اور جذبات کے ان نامبارک اور
گندہ صفتوں پر رہنے سے جدا جاتے کتنے فتنے اٹھتے ہوئے تم دیکھوگے اور تم کچھ
نہ کچھ کر سکوگے۔ اٹھتے ہوئے فتنوں کو مٹانے اور آئندہ کے فتنوں کو روکنے کے لئے
تمہارے ملک میں آئی ہوئی اسکیم کو مشق کرنے کے لئے یوپی کے لئے نکلنے پر
زور دینے کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔ جماعتوں کے یوپی کے خطہ میں نکلنے کی
کچھ ایسی تاثیرات ہیں کہ باوجود صرف تھوڑی سی مقدار جو دو سو کو بھی نہیں پہنچی
ہوئی اور تھوڑی سی مقدار جو اپنے گھروں کے مقابلہ میں کچھ بھی شمار ہونے کی
حیثیت نہیں رکھتی اتنے قلیل زمانے میں اتنا اثر ہوا کہ انقلاب عظیم کا لفظ زبانوں
پر آنے لگا اور تمہارے ملک کی ٹھوس اور پوری کامل جہالت والے لوگوں
کے ناپاک جذبات دین کے پھیلانے کے مبارک جذبات سے بدلنے لگے،
لیکن یہ سب باتیں کھلی آنکھوں ہو چکنے کے باوجود کرنال کے بعد باوجود فراغت
کے یوپی کو کوئی نہیں نکل رہا ہے۔ فیروزپور سے ابتک کوئی جماعت نہیں
نکلی، جس کا بڑا قلق ہے۔ آپ اگر عملی قدردانی چاہتے ہیں تو صرف اندر کے
جوش اور زبان کے بول پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ پُر زور لگاتار تحریر کے ذریعہ
اور راتوں کو اللہ کے ساتھ مشغولیت کے پابند ہوتے ہوئے اپنے لوگوں کو
یوپی کے لئے نکالتے ہیں سرگرمی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔ میرے
دوست! گوالدہ کے چودھری اور رائسینا کے سربرآوردہ لوگوں نے کچھ
ارادے کئے ہیں کہ وہ تبلیغی اسکیم کو اپنی قوم کا جزو زندگی بنانے میں کوشش

کریں گے۔ فضائل نماز جو کتاب ہے اس کو پڑھے لکھے خود پڑھیں اور دوسروں کو بھی دیں اور نماز کی اہمیت اور بے نمازی کے لئے خدا کی وعیدیں عام لوگوں کے ذہن نشین کرائی جاویں، آپ نے سودی معاملہ جو کیا ہے اللہ کی وعیدوں پر نظر کرتے ہوئے نہ کہ موجودہ مصائب پر نظر کرتے ہوئے پہلے ندامت کریں اور دل میں پختہ عہد کریں کہ آئندہ پھر سودی معاملہ نہیں کریں گے پھر اس کے بعد توبہ اور استغفار کریں۔

سودی معاملہ کرنا خدا کی خدائی کے خلاف اقدام پر جرأت کرنا ہے۔ آپ "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" ہر نماز کے بعد دو سو مرتبہ اور یہ دعا ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر دعا کیا کریں، دعا یہ ہے "اللھم انی اعوذبك من الھم والحزن واعوذبك من العجز والکسل واعوذبك من غلبة الدین وقھر الرجال"،

ان دعاؤں کا اثر مذکورہ بالا (یعنی ندامت، اور نہ کرنے پختہ عہد، خدا کی وعیدوں پر نظر اور پھر توبہ) باتوں بغیر ہرگز نہیں ہوگا۔ اگر تم تبلیغ کی کوشش کے ساتھ ساتھ ذکر پر بھی مداومت رکھو گے تو انشاء اللہ عجیب غریب برکات دیکھو گے تہجد کی نماز شروع کر دینا یہ قابل مبارکباد ہے۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، بقلم حبیب الرحمن

نما سودی معاملہ کرنا خدا کی خدائی کے خلاف اقدام پر جرأت کرنا ہے

از نظام الدین

بخدمت میاں محمد عیسیٰ صاحب الہمنا اللہ وایاکم مراشد امورنا

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، آپ کا عنایت نامہ بلکہ یوں کہیے احسان نامہ

موصول ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنی نعمت اور پھر اس کے اوپر شکر گذاری کی مزید توفیق محض اپنے فضل سے نصیب فرماویں، آپ نے بہت صحیح احساس فرمایا کہ تبلیغ صحیح اصول میں کوشش کرنے کی اہلیت اور موقع امتیازی شان کے ساتھ آپ کی قوم کو اللہ نے ایسا نصیب فرمایا ہے کہ اگر اسکی ناقدری کرے تو آپ کی قوم زیادہ گرے گی اللہ اس کی ناقدری سے بچاوے اللہ بچاوے۔ اور اگر یہ خلوص کے ساتھ صحیح اصول سے شوق و ذوق کے ساتھ ان اصول میں سرگرم ہو جاویں تو نہ صرف سربلندی کا اس کو شرف حاصل ہو بلکہ مسلمین کی دستگیری کا اللہ جل شانہ اس کوشش کے اندر اعزاز مضمر یا دیں گے لیکن ابتک تو کوشش اس قدر ضعیف ہے کہ ہمارے حافظ اسحٰق اور منشی محمد یوسف بڑی مشکل سے کرنال تک گئے اور تھوڑے دنوں میں گھر کی سوچ پڑ گئی کوئی پوچھے گھر پر رہ کر تو غفلت عمر میں گذار رہی ہی۔ جو دولت کہ گھر سے نکلنے سے ملتی ہے۔ وہ نکلنے ہی پر ملے گی۔ سچ یہ ہے کہ اس دولت کی قدر ہی اٹھ گئی ہے جیسے آپ کا جی چاہ رہا ہے، کہ آپ کے آنے کے دنوں میں یہاں جماعتیں آئی ہوئی ہوں میرا بھی جی چاہ رہا ہی کوشش آپ بھی کریں میں بھی کر رہا ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں میں ابتک کسی کو ذی حس نہیں پاتا، سارا چور یہ ہی کہ ان امور کے متعلق جو منافع ہیں ان کو اللہ نے اپنی قدرت کے پردوں میں چھپا رکھا ہے اور اس لائن کی پریشانیوں کو سامنے کر رکھا ہے تاکہ ان چیزوں کے اندر کی کوشش محض

ف دین کی کوششوں کے منافع کو اللہ نے اپنی قدرت کے پردوں میں چھپا رکھا ہے اور اس لائن کی پریشانیوں کو سامنے کر رکھا ہی تاکہ کوشش اللہ کی بات پر اطمینان کے ساتھ وابستہ ہو۔

اللہ کی بات پر اطمینان پر وابستہ ہو۔ لہٰذا اس لائن میں کوششیں جب ہی پائدار رہ سکیں گی جبکہ ان کوششوں کی وجہ سے جو کچھ بھی اعمال وجود میں آویں گے ان اعمال پر منفعتوں کا موت کے بعد پر جو وعدہ ہے، (جس کو اجر و ثواب کہتے ہیں) جس قدر اس کی یادداشت میں کوشش کی جاویگی اسی قدر ثبات قدمی پائدار ہوتی چلی جاوے گی۔

محمد الیاس صاحب نے جو آپ کو جماعتوں کا حال لکھا تھا وہ سچ تھا، لیکن عزیز دوست! میں اس دکھ کا کیا ذکر کروں کہ سالہا سال کی کوششوں کے بعد نکلتے ہیں اور مہینوں بھی نہیں ٹکتے۔ یہ دینی کوشش کے اندر چند مہینے نہیں گزار سکتے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جب تک فی گھر ایک آدمی ہمیشہ باہر دین کا گھر بنانے کا اہتمام یعنی تبلیغ میں باری باری طریق سے لازمی نہیں کریں گے اس وقت تک دین کے ساتھ اُنس اور پائداری نہیں ہو سکتی۔ عیسیٰ! تم غور کرو دنیاء فانی کے کام کے لئے تو گھر کے سارے افراد ہوں اور اس کے لئے صرف ایک آدمی کہا جاوے اور اس پر بھی نباہ نہ ہو تو آخرت کو دنیا سے گھٹیا نہیں گھٹا دیا؟ وہ جماعتیں تمہیں دیکھ لو کہ خط لکھے ہوئے کئی دن ہوئے وہ سب واپس بھی ہو گئے۔ جماعتوں کے نکلنے پر خوش ہونے نہیں پاتا کہ واپسی کی آوازیں آجاتی ہیں۔ آپ کے یہاں منشی محمد یوسف اور آپ کے والد نے ایک مہینہ بھی تو پورا نہیں کیا۔ بہر حال نوبت بنوبت نکلنے کی کوشش کرو اور نکلنے کے وقت کو ضائع نہ کیا جاوے۔ میرا جی بھی چاہتا ہے، کہ

رجب اور شعبان میں سہارن پور میں تبلیغ بہت زور سے کی جاوے ان دو مہینوں کی خصوصیت یہ ہے کہ رجب میں تو مدرسین فارغ ہوتے چلے آتے ہیں اور شعبان میں سب فارغ ہو جاتے ہیں، رجب میں تبلیغ کی سرگرمی جتنی ہوگی اس سرگرمی کے بقدر سب کے سب تبلیغ میں مشغول ہو سکیں گے تو ان کا مشغول ہو جانا ذریعہ علماء میں پھیل جانے کا ہو جاوے گا، شعبان میں طلبا کا امتحان ہوتا ہے تو طلبا امتحان میں مشغولیت کی وجہ سے مشغول تو نہ ہو سکیں گے لیکن اپنے اساتذہ کی سرگرمی کے بقدر احساس و بیداری ضرور لیں گے وہ احساس اگر مکمل ہو گیا تو وہ رمضان کو میوات کے اندر کی تبلیغ میں گذاریں گے اور اگر ناقص رہی تو کم از کم اپنے گھروں پر تو جا کر کریں گے۔ تو ان سب کا اجر و ثواب میوات کی جماعتوں ہی کو ملے گا، بہر حال میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کی چھٹی کے وقت سہارن پور میں تبلیغ کی سرگرمی ہو رہی ہو اور میوات کی جماعتیں پہنچ رہی ہوں۔ آپ بھی سہارن پور پہنچ جاویں انشاء اللہ بڑے بڑے علما کی زیارتیں ہوں گی اور بڑے بڑے انوار و برکات کا سبب ہوگا، لہذا آپ بہت زور دیں کہ اس زمانہ میں وہ جماعتیں لے جاویں اور سہارنپور ہی آپ کو جماعتیں ملیں۔ سہارنپور کی پہنچنے کی تاریخ سے شتاب خاں کو بھی مطلع کر دیں۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ

کارکنوں اور دوستوں کے نام

عنایت فرمایم جناب حافظ سلیمان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط تمہارا موصول ہوا۔ اور دیگر خطوط محمد اقبال صاحب کے ہاتھ موصول ہوئے آپ لوگوں کی فرط محبت کی وجہ سے مسرور بھی ہوں اور محجوب بھی ہوں، حق تعالیٰ ہماری تمہاری محبت میں اخلاص پیدا فرمادیں۔ میاں جی محمد داؤد صاحب کو بعد سلام کے یہ سمجھا دیں کہ درحقیقت جو کچھ بھی کام کرنیوالے ہیں وہ باری تعالیٰ ہیں نہ انبیاء بغیر اس کی مشیت کے کچھ کر سکتے ہیں اگرچہ ہزار کوشش کریں اور نہ اولیاء اور نہ بڑی سے بڑی قوت والے۔ غرض بغیر اللہ کی مشیت کے کوئی بھی دنیا بھر میں کچھ نہیں کر سکتا، اور حق تعالیٰ میں سب قدرت ہے کہ چھوٹے چھوٹے ابابیل پرندوں کو ہاتھیوں پر فتح دلوادی تو جبکہ حق تعالیٰ ہی کام کرتے ہیں اور قوت و زور کو کچھ دخل نہیں ہے تو اگرچہ تم کتنے ہی ضعیف ہو ممکن ہے کہ حق تعالیٰ تم سے وہ کام لیں جو بڑے بڑے واعظوں سے نہ ہو سکے اور اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کرلیں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ

کام لے لیں جو اجنبیا سے بھی نہ ہو سکے۔ غرض جبکہ ہمارے پاس تمہارے جیسے ضعیف ہیں
تو حق تعالیٰ تمہیں سے سب کام لے لیں گے تم اپنا کام کئے جاؤ اور اپنی خستہ حالی اور
ضعف پر ہرگز نظر نہ کرو اور ظاہر میں کوشش کرو اور باطن میں اللہ کی طرف
رجوع کرو۔ راب کے متعلق مناسب موقعہ ہے اچھی پوری مقدار میں بنوا لو اور
جو کچھ دام ہوں وہ مجھے لکھ دو تاکہ میں اقبال کے ہاتھ یہاں سے روانہ کر دوں
مگر جلد لکھنا تاکہ اقبال لیتے آویں۔ توے کے متعلق کوشش ہوگئی ہے۔ تیار
ہوگیا ہے بھیج دیا جاوے گا۔

بندہ محمد الیاس عفی عنہ بقلم حبیب الرحمٰن
١٩ر جنوری سنہ ١٩٢٩ء

از نظام الدین مدرسہ کاشف العلوم
مورخہ ١٠ر اگست

بخدمت عنایت فرمایم حافظ محمد سلیمان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا کئی دن ہوئے عنایت نامہ آیا
داؤد کے متعلق آپ بار بار تقاضا کر رہے ہیں اور میں بھی تمہاری تحریر کے
اطمینان پر چاہتا ہوں کہ اسی جانب میں داؤد رہے چاہے تبلیغ کے طور پر
گشت کرے اور چاہے سہار کے آس پاس کسی جگہ مدرس ہو کر رہے بہرحال
آپ دونوں صاحب جبکہ باہم ہم خیال ہیں اور خلوص کے ساتھ دین کی ہمدردی
میں دین کی اشاعت چاہیں گے، تو متفق ہو کر اور ایک جگہ ہو کر زیادہ بہتر اور

مناسب ہو گا مگر مجبوری یہ ہے کہ داؤد نہایت مقروض ہے اس لئے قرضہ اترنے کے لئے آمدنی کی صورت ہونی ضروری ہے۔ میرے پاس ایسی ظاہری اطمینانی صورت نہیں ہے کہ خاطر خواہ خدمت تبلیغ کے مقابلہ میں اس کی خدمت کرتا رہوں اور نہ وہاں کوئی آمدنی کی شکل ہے اس لئے اس کی روانگی میں تامل ہے میں اس کو بالفعل کافی تنخواہ کی جگہ رکھنا چاہتا ہوں۔ البتہ قرضہ اتر جانے کے بعد بلا تنخواہ کے موقعہ پر بھی اس کو اجازت دے سکتے ہیں، جب تک قرضہ ہے اس وقت تک تمہارے پاس جبکہ کوئی آمدنی کی شکل نہیں بھیجنا مناسب نہیں۔ عبد الصمد کا قصہ حقیقت میں پریشان کر رہا ہے وہ اگر تمہارے سے معافی چاہ کر اور تمہارے مطیع ہو کر نہ رہے تو اس کو میرے پاس واپس کر دو، پہلے بھی بارہا تحریر کر چکا ہوں، فقط والسلام

میاں شیخ اکبر صاحب کے قصہ سے مطلع کرتے رہو۔ میں ضرور اس قصہ کے لئے آتا مگر ایسی رکاوٹیں بیچ میں پڑی ہوئی ہیں جو نہیں آنے دیتیں۔ بندہ کی طرف سے سب لوگوں کو سلام پہنچا دیں اور تمام لوگوں کو سمجھا دیں کہ جھگڑے کا انجام بُرا ہے۔ سلوک رکھو اور جھگڑے کو ختم کرو۔

فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ

بقلم حبیب الرحمٰن

۱۲/ اگست سنہ ۱۹۲۹ء

از نظام الدین
مدرسہ کاشف العلوم
عنایت فرمائے حافظ محمد سلیمان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پس از سلام مسنون آنکہ جو طلباء آپ کے مدرسہ میں اس لائق ہوں کہ وہ نماز پڑھا سکتے ہوں ان طلبا کو سہار کی مسجدوں میں مقرر کردیا جاوے جہاں پر نمازی اچھے ہوتے ہیں وہاں پر پانچوں نمازیں پڑھا دیا کریں اور جہاں پر زیادہ نہ ہوں وہاں پر کسی ایک دو وقت کی پڑھا دیا کریں تو بہت ہی بہتر ہو اس صورت میں دینی ودنیاوی دونوں منافع ہوں گے تم کو بھی اور عوام کو بھی فقط والسلام

محمد الیاس عفی عنہ،
بقلم حبیب الرحمن غفرلہ، ۶۵ھ

از نظام الدین
بخدمت میاں جی قاری داؤد صاحب زادت فیوضکم ومیاں عشرت زادت عنایتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ صاحبوں کی عنایت ومحبت کا میں شکر گذار ہوں، اللہ تعالیٰ ہماری محنتوں کو للّٰہی اور خالص فرما کر ان کی برکات سے دارین میں منتفع فرمادیں، الحمد للہ میں خیریت سے ہوں کچھ معمولی زکام ہے اپنے دوستوں سے دعاء خیر کا خواستگار ومحتاج ہوں اور ترقی درجات اور پریشانی کے دفعیہ کے لیے دعا کرتا

ہوں، فقط والسلام، محمد الیاس عفی عنہ،
بقلم حبیب الرحمٰن عفی عنہ، ۲۹ ؁ھ

از نظام الدین
گوہر معدن سیادت عزیزی مولوی سید رضا حسن صاحب زید فیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج سات دن ہوئے آپ کا عنایت نامہ پہنچا آپ کی کیفیت سے مسرت اور رمضان جیسے وقیع اور مبارک مہینہ کے اندر جماعتوں کی محرومی سے ملال اور رنج ہوا۔ لیکن آپ رحم اور قرابت کے صلہ کی وجہ سے چونکہ تشریف لے گئے ہیں اور تبلیغ کے واسطے بھی طبیعت راہ ڈھونڈھتی رہتی ہے۔ شاید یہ باتیں اس کا کسی قدر جبر نقصان کر دیں۔ میرا بھی اپنے سب عزیزوں سے سلام فرما دیں۔ اب دن بہت ہو گئے ہیں آپ کا انتظار ہے، شاید دوسرے پنجہ کا خط شب و روز میں آنیوالا ہے اس میں شاید اپنے آنے کی تاریخ لکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ استقلال اور متانت اور اقتصاد کے ساتھ راہ خدا پر مضبوط رکھتے ہوئے اپنی رضا کے ذروۂ عالیہ پر کامران فرما دیں، فقط والسلام
بندہ محمد الیاس عفی عنہ،
۱۹ ر رمضان ۱۳۵۵ ؁ھ

از نظام الدین

بندہ محمد الیاس عنایت فرمایانم جناب حکیم رشید احمد و مولوی نور محمد صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض آنکہ بندہ نے موضع بیوآں سے ایک متعلم کے ہاتھ ایک عریضہ بنام حافظ عبد المجید صاحب چربی والے اور ایک چمڑا حافظ موصوف صاحب کے پاس بھیجنے کے لئے روانہ کیا تھا نہ معلوم کس وجہ سے ابتک دہلی نہیں پہنچا جہاں تک ہوسکے اہتمام کے ساتھ کسی آنے والے کے ہاتھ اہتمام سے روانہ فرمادیں،

ضروری اہم بات یہ ہے کہ میرے احباب اپنی خصوصی کوشش اور اصلی سعی اور اپنے خیالات اور قلوب کی توجہ کا رخ اپنے ان اصول کی نہایت پابندی کے ماتحت تبلیغ کے فروغ دینے ہی میں مشغول رکھیں، یہ نیا کھڑا ہونے والا فتنہ[1] انشاء اللہ اس روبہ سے خود بخود فرو ہوگا ورنہ بہت خطرہ ہے کہ طبائع کے چھیڑ چھاڑ کے ساتھ خود طبعی مناسبت ہونے کی وجہ سے خدانخواستہ کہیں ضیعت نہ ہوجائے، تجربہ ہے کہ مناظروں کے نتائج ہمیشہ بُرے رہے ہیں البتہ سب کی رائے کہیں صریح منکرات کے دلائل کے مطالبہ پر ہوجاوے تو کبھی کبھی ان دلائل میں قوت اور زور کے ساتھ مطالبہ کرلینے میں مضائقہ نہیں ورنہ میرے خیال میں تو وہی

---

[1] مناظرے جن کا اس زمانہ میں میوات میں کچھ سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔

بات ہو کہ تمام ملک کی جامعوں میں اور مجامع میں اس مضمون کی اشاعت کا اہتمام کر لیا جاوے کہ جو قوم کلمہ طیبہ اور نماز کے اندر کی چیزوں کی تصحیح اور کلمہ شہادت کے مضمون پر اب تک پوری طرح مطلع نہ ہوئی ہو جو اسلام کی بنیادی چیز ہے تو بنیادی چیز کو چھوڑ کر اوپر کی چیز میں مشغول ہونا سخت غلطی ہے۔ اوپر کی چیز بغیر بنیادی چیز کے صحیح ہوئے درست نہیں ہوا کرتی۔

ف جو قوم کلمہ طیبہ اور نماز کی چیزوں کی تصحیح اور کلمہ شہادت کے مضمون پر اب تک مطلع نہ ہوئی ہو اس کا اوپر کی چیزوں میں مشغول ہونا سخت غلطی ہے۔

دیگر ہر جگہ عموماً اور ان کے مجمع اور اجتماع والے گاؤں میں اور اس کے ماحول میں اپنے اصول کی نہایت پابندی کے ساتھ تبلیغی فروغ میں بہت زیادہ کوشش کر بڑھا دو۔ جہاں تک ہو سکے چھیڑ چھاڑ سے بہت بچتے ہوئے پھر بھی کہیں ضرورت پڑ جاوے تو دلائل کے مطالبہ سے ہرگز کمی اور دریغ نہ کرو مگر حریفوں کی اسلامی حرمت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ بہر حال اخیر مضمون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کے ساتھ سخت گیری کرنے پر ان کے ہمیشہ کو نکل جانے کا خیال ہو تو میں منع نہیں کرتا۔

ف دلائل میں کمی اور دریغ نہ کرو۔ مگر حریفوں کی اسلامی حرمت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

میرے دوستو! آپ مدرسہ کی ظاہری عمارت کی پختگی کے اسباب پر آ رہے ہیں میرا دل اندر سے کانپ رہا ہے اور ہول رہا ہے کہ خدا نخواستہ میرے احباب اس کی ظاہری فریفتگی میں باطنی تعمیر میں کچھ ہلکے نہ پڑ جاویں۔ میری دلی تمنا ہے کہ اس ظاہری پختگی کو بیہودگی کی نظر سے دیکھتے رہیں، دلی تمنا سے

نہ دیکھیں اور ایسی خوشی اور دل کی تازگی کا ذرا سا حصہ بھی اس میں مشغول نہ کریں۔

فقط والسلام

بخدمت شریف مکرم و معظم و محترم جناب حاجی رشید احمد صاحب متفنا اللہ بطول بقائکم و فیوضکم و برکاتکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت حاجی شیخ صاحب! اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ نے جو عزت اور ثروت اور خصوصی دولتوں سے آپ کو مشرف فرما رکھا ہے اس پر نظر کرتے ہوئے جو کچھ آپ کے ساتھ یہ نا ہنجار بے ادبی اور آپ کی شان کے خلاف گستاخی کرے وہ جس قدر بھی قابل نفرین و ندامت اور توبیخ و سرزنش ہو وہ حق بجانب اور حق ہے لیکن جناب کی علو حوصلہ اور ہمت مردانہ اور غریب پرور طبیعت نے ہم خدام کو آپ کی بارگاہ میں ایسا گستاخ بنا رکھا ہے کہ تعلق کی قوت آپ کے اخلاق کی عادت ہمت پیدا کرتی ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض معروض کرلیتے ہیں چاہے بعد میں ندامت ہو اور چاہے اس وقت ندامت کے خلاف کوئی صورت ہو اسی کے ماتحت ایک نہایت ضروری معروض نظام الدین کے مسئلہ حاضرہ کی بابت جناب کی توجہ مبذول کرنا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل زمانہ کی طبائع کی سیل کو اب سے پندرہ برس پہلے سے اپنی کوتاہ نظر سے لیکن اللہ کی توفیق دی ہوئی بصیرت سے یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ رفتار مکاتب اور مدارس کی جو چل رہی ہے اس میں دو خرابیاں ہیں اول یہ کہ جس بنیاد سے چل رہی ہیں یعنی لوگوں کا میلان اور

ان کی وہ رغبت جس کی وجہ سے کہ مکتبوں اور مدرسوں میں ٹاٹ کو فرش کرنے والے کھڑے ہوتے ہیں اور چندہ دینے والے
چندہ دیتے ہیں۔ یہ عنقریب ختم ہونے والی ہے اور آگے چل کر راستہ اس کا مسدود
ہے۔ اور دوسری وجہ یہ کہ علوم جن اغراض کے لئے اور اثرات اور منافع کے لئے
حاصل کئے جایا کرتے ہیں اور جن اغراض کے حصول کے لئے علوم تلاش کئے جاتے
ہیں، ان علوم کے ساتھ وہ اغراض وابستہ نہ رہنے کے باعث
علوم بیکار ہوتے چلے آتے ہیں، اب علوم سے وہ منافع اور
اغراض حاصل نہیں ہوتے، جن کی وجہ سے علوم کی توقیر اور تحصیل
تھی، ان دو باتوں پر نظر کرتے ہوئے میں نے اس طرز کی طرف اپنی
توجہ کو متوجہ کیا کہ جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اور جان رہے
ہیں، اور آپ جیسے سب احباب اور بزرگوں سے طالب
رہا کہ آپ میرے معین اور مددگار بلکہ اس کے اندر ایسی ہمت
مردانہ سے کھڑے ہوں کہ آپ ہی اصل ہوں کیونکہ آپ کی
ہمت آپ کا حوصلہ آپ کی قوت آپ کی طبیعت آپ کا دماغ
اس قابل تھا اور اس کی اہلیت رکھتا ہے کہ کسی جاندار کام کو
اٹھالیں۔ جاندار کام کے لئے جاندار ہی اہل ہیں۔ میں نے
اس کام کے اندر جس قدر آپ جیسوں کی خوشامد اور منت اور
تحریض اور اپنے منصب سے نہایت برخلاف گستاخی اور
بے ادبی سے لگانے میں کوشش کی اس میں بے نصیب اور ناکام رہ گیا۔

ف دین کی رغبت جس کی وجہ سے لوگ مکتبوں اور مدرسوں کی اعانت کرتے تھے ختم ہونے والی ہے اور آگے چل کر راستہ مسدود ہے۔

ف علوم جن اغراض و منافع کے لئے حاصل کئے جاتے تھے وہ اغراض ان علوم سے وابستہ نہیں ہیں اس لئے علوم بیکار ہوگئے جاتے ہیں اور وہ منافع ان سے حاصل نہیں ہوتے۔

اخیر اس پر اکتفا کیا کہ میں جس کام میں لگ رہا ہوں اس میں لگے رہتے ہوئے مکاتب کی جو صورتیں پیدا ہوتی رہیں صرف اس کی سرسبزی کی ذمہ داری آپ لے لیں چنانچہ جناب نے مکاتب کا سلسلہ اپنے ہاتھ میں لیا اور آپ کے سایۂ عاطفت میں جتنا ہو سکا اس کی پرورش ہوتی رہی لیکن جو کچھ میں سمجھ رہا تھا وہی پیش آیا کہ پچھلے جو دینے والے تھے ان کو دوام ہو ہی نہیں سکتا اور آئندہ کو رغبتیں پیدا نہیں ہو رہیں، ہوتی رغبتیں زوال پذیر تو بہت زیادہ ہیں اور نہ ہوتیں رغبتیں بڑی بڑی کوششوں سے پیدا ہونی دشوار ہو رہی ہیں بہرحال جناب کی خدمت میں مکاتب کے فروغ کے لئے میرے نزدیک جو صورت بہتر ہے وہ جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں، بے کوشش کوئی کام نہیں ہوا کرتا آپ اپنی طبیعت کو مستقل فرما دیں۔ جھجک کو پاؤں سے مسل کر الکشن کے زمانہ میں جن لوگوں کو آپ کی سعی سے مالی منفعت ہوئی اور بے کار لڑائیوں وغیرہ میں ان کا کثیر مال ضائع ہونے سے محفوظ رہا۔ ان کے ساتھ خیر خواہی اور ان کی ہمدردی صرف اس امر میں ہے کہ آپ ان کو اس امر خیر میں خرچ کرنے پر آمادہ کریں اور اس میں کوشش کریں کہ کار خیر میں خرچ کے اندر کوشش کرنے سے ان کی طبیعتوں کا بھی امالہ ہوگا اور مال کے اندر بھی طہارت اور برکت پیدا ہوگی اور شروع شروع میں ان کو مائل کرنے میں کچھ دیر بھی لگے گی تو تھوڑے دنوں میں کوشش سے ان شاء اللہ یہ راستے پھر جاری ہو جاویں گے اور ان لوگوں کے یہ بات

ذہن نشین کرنے میں آپ ہمت فرمادیں کہ سینکڑوں مدرسوں کا سست پڑ
جانا یا بند ہوجانا اہل زمانہ کے لیے نہایت وبال اور نہایت بازپرسی کا
خطرہ رکھتا ہے کہ قرآن دنیا سے گھٹتا چلا جائے اور ہمارے ......
پیسوں میں اس کا کوئی حصہ اور ہمارے دلوں میں اس کا کوئی قدر نہ ہو
یہ سب خطرناک ہیں، آپ کی تھوڑی سی کوشش سے یہ کثیر مقدار قائم
رہ سکتی ہے۔ اور یہ اگر تھوڑے دنوں سرسبز رہ گئے، خربوزہ کو دیکھ کر
خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اگر یہ سرسبز ہوگئے تو اور بھی جہت سے لوگ
جاری کریں گے اور یہ ہی مضمون باہر کے جو لوگ اہلِ ثروت کثرت
سے آپ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو آنے پر زبانی ذکر کرنے کا اور ڈاک
کے ذریعہ ان سے خطاب کرنے کا آپ عزم بالجزم فرمالیں۔ نواب چھتاری
کے یہاں بہت سارا وقف ہے، میرے والد کے زمانہ میں سینکڑوں روپے ماہوار
حضرت والد نوراللہ مرقدہ کے واسطہ سے بیوگان اور یتامیٰ اور مساکین کے
مقرر تھے، میرے آنے کے بعد خود میرے بھی پانچ روپے آتے رہے سلسلہ
جنبانی نہ ہونے سے یہ پانچ تک جاتے رہے، اہل ثروت سے خیر میں خرچ
کرنے کا خطاب اور ان پر زور دینے کی آپ مشق فرمائیں، تو یہ تحریک
شعبۂ دین کا ایک زبردست کام ہے، مرنے کے بعد دین کی کوشش
میں جتنا حوصلہ بلند ہوچکا ہوگا اتنا ہی کارآمد ہوگا۔ فقط والسلام
(نوٹ، پھر کرر عرض ہے کہ پہلی صورت جو میں کر رہا ہوں اس کو اختیار نہ

ف مدرسوں کا سست پڑ جانا یا بند ہوجانا اہل زمانہ کے لیے نہایت وبال اور بازپرسی کا خطرہ رکھتا ہے۔

فرمادیں تب ہی یہ دوسری صورت، وہ نہ ہو تو یہ ہی کرو جو میں کر رہا ہوں[۱] وہ اصل دین ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمت کر اصل دین کے لئے بلند رکھو کر ہمت کر چست فرماؤ۔ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک اس قدر سرسبز (خوش) ہوگی، کہ خیال و گمان وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور اللہ چاہے ایسی کھلی ترقی دیکھو گے کہ کوئی طاقت اس کا ادراک نہیں کر سکتی اور اگر آپ سے یہ تبلیغی کام نہ ہو سکے تو دوسرا ہی کام کر دو[۲] یہ شعبہ دین ہے، اور زبردست شعبہ ہے۔ میرے اس خط کو ہمیشہ دیکھتے رہنے کے لئے اپنے پاس محفوظ رکھیں اور پھر ہمیشہ دیکھتے ہی رہیں۔

(از مکتوب دوستوں اور عزیزوں کی خدمت میں (اواخر ۱۹۳۲ء)

سلام مسنون کے بعد یہ شعر بہ بعید ہے۔ اور میرا بدل ہے۔

نہ دوری دلیل صبوری بود — کہ بسیار دوری ضروری بود

وطن کی کشش، دوستوں کی عنایات کا جذبہ، عزیزوں کے دیدار کا تقاضا، اہل و عیال کا تعلق ایک ایک چیز مستقل مقناطیس تھا مگر ان سب کے بعد کوئی ایسی چیز ان سب پر غالب ہو کر روک رہی ہے، کہ جس کی وجہ سے میں آپ سے خواہاں ہوں کہ میرے اس مطلب کے لئے دعا فرمادیں اور ہمیشہ میں سے ملے جلے رہنے کی جگہ میں بعافیت پہنچا دے، کہ دارالکدورت میں کدورت

---

۱ جو میں کر رہا ہوں ۲ اہل خیر کو دینی امور میں تحریص اور اس میں خرچ کرنے پر آمادہ کرنا۔

سے ملنا جلنا کدورت سے خالی نہیں۔ یہاں کے فیض میں جلا اور صفائی نہیں۔

فقط والسلام۔ بندہ محمد الیاس عفی عنہ

(از مکتوب بنام جناب مولوی حکیم رضی الحسن صاحب تاریخ تحریر قبل از تیرہ سال)

خاکسار کو تبلیغ کا جو ایک مدت سے خیال ہے جناب پر روشن ہے۔ حیثیۃ جس سلسلہ کو چھیڑا اس سے اعلیٰ اور اس کی جڑ اور اصل کی طرف طبیعت راجع ہوتی چلی گئی جو آیت "والذین جاہدوا فینا الآیۃ" کی حقیقت کو واضح کرتا رہا۔ اس وقت جو میرا خیال ہے، وہ یہ ہے کہ سب سے ضروری اور اہم ایک خاص بات ہے۔ اس کی طرف عام مسلمانوں کو متوجہ کئے بغیر اسلامی کوئی کام دنیا میں نہیں ہو سکتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ وہ حضرت عالی کی خدمت میں بھی عرض کر دوں۔ خدا کرے حضرت عالی کے یہاں مسموع و مقبول ہو کر میرے لئے تقویت و بصیرت کا باعث ہو۔ وہ امر یہ ہے کہ مسلمان عام طور پر اپنی اسلامی زندگی بھول گئے۔ اسلامی زندگی یہی ہے کہ مقاصد خدا و رسول کو کامیاب بنانے میں ہر قوت جانی و مالی زور کے ساتھ مصروف رہے۔ مسلمان اس سے نہایت غافل ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ حضرت عالی اس وقت اس بات کا ارادہ فرما لیں تو اس کے متعلق مناسب معروضات عرض خدمت کروں گا۔ میرے خیال میں چند اصول ہیں، جو نہایت مختصر ہیں اور نہایت ضروری ہیں ان کے کاربند ہونے سے سب کام سہل ہو سکتا ہے اور دینی امور کو بھی بعید

ف اسلامی زندگی یہی ہے کہ مقاصد خدا و رسول کو کامیاب بنانے میں ہر قوت جانی و مالی زور کے ساتھ مصروف رہے مسلمان اس سے نہایت غافل ہیں۔

سرسبزی ہوسکتی ہے۔ فقط والسلام بندہ محمد الیاس عفی عنہ؛

(از مکتوب بنام صاحب زادی) ۲۶ ر مئی ۱۹۳۶ء

میری بی بی ! اگر تو سلیقہ دار بیٹی ہے تو دین کی اور آخرت کے کاموں کے اندر اچھی طرح جی لگانے اور ان کاموں کے ساتھ الفت اور محبت پیدا کرنے کی کوشش میں کمی نہیں کرے گی۔ جیسے نماز، قرآن، درود، تسبیح اور غریبوں سے محبت و دلداری اور خدمت گذاری اور خوش کلامی شیریں زبانی اور دنیا کی زندگی سے جی نہ لگائے گی، اور اس کی تکلیف اور راحت کی پرواہ نہ کرے گی۔ فقط والسلام

بخدمت پیکر صدق و وفا مجسمۂ جود وسخا متعنا اللہ بانفاسکم الطیبۃ[۱] آنکم الیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اپنی غلط فہمی سے آٹھ سے ڈیڑھ اور نو سے ساڑھے نو تک منتظر رہا کہ کسی کی طلوع آمد کی شعاعوں کو اپنا یہ ظلمت کدہ منور ہو۔ لیکن بعد میں خیال ہوا اور اس پر غور کی نوبت آئی کہ وعدہ پرسوں کا تھا (جو کل یعنی قیامت کے بعد کا دن ہے) اور میں اپنی غلطی سے آج منتظر رہا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس جہان میں بھی آپ کی تھوڑی سی زیارت ہو جائے اور آپ کے وعدہ ملاقات والے دن کے لئے صحیح سامان کے متعلق ہم خدام آپ کی مبارک رائے سے مستفیض ہو جائیں۔ فقط والسلام، بندہ محمد الیاس عفی عنہ؛ بقلم حبیب الرحمٰن عفی عنہ؛

---

[۱] مکتوب الیہ کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

مکرم محترم بندہ[1] دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کئی روز ہوئے آپ کا ماءالحیات مسمّیٰ بہ گرامی نامہ جس کو چاہیئے تھا کہ دل کو بڑی چین اور زندگی بخشے، لیکن میرے بزرگ دوست! فتن مظلمہ مدلہمہ ایمان سوز جذبات کش کی رفتار ڈاک گاڑی سے بھی زیادہ تیز ہے اور اس کا مقابل جو حقیقت میں یہی ایک اسکیم ہے اور ظلمت کو نور سے بدلنے والی ہے، اسکی رفتار کیڑی سے بھی زیادہ ضعیف ہے، فتنہ کی روانی دیکھ کر یہ مقداریں کچھ پیاس کے بجھانے کیلئے کافی نہیں ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھیں۔ ایسے فتنہ کے زمانہ میں مشغول رہنے کے لئے ترقی درجات اور قرب خداوندی اور خوشنودی ایزدی کی اتنی ہی زیادہ امیدیں ہیں، کہ جس قدر فتن میں اظلام اور ادلہام ہے۔ اتنا ضرور زیادہ دھیان فرمادیں کہ اپنے احوال کا لکھتے رہنے میں میرے قصور جواب سے کمی نہ فرماویں، یہ بندۂ ناچیز آج ہی آگرہ اور ریاست جے پور کی ایک تحصیل ٹوڈہ بھیم وہاں کی نظامت ہنڈون وغیرہ سے واپس ہوا ہے۔ اس جگہ اللہ نے پبلک کو بڑے ذوق کے ساتھ متوجہ کیا اور سب نے بہت استقلال سے کام کرنے کی لبیک کہی۔ مگر میرے

---

[1] مکتوب الیہ کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

بزرگو! ذوق کی تسکین سیرابی لانے والی نہیں ہیں اور اس درد کے لیے مرہم کر نہیں سکتیں۔ عمل سے اس قدر اجنبی ہو چکے ہیں کہ ذوق کے ساتھ صرف ہاں کر لینا ہی منتہائے عمل رہ گیا ہے، عمل کے واسطے اگر خصوصی جانبازی کے لئے اگر کچھ ہستیاں نمونہ نہیں بنیں گی تو لبیک کے میدان سے عمل کی سڑک پر پہنچنا نہایت دشوار ہوگا۔

مخزن آمال دعائی ارشدنا اللہ وایاکم[1]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے اس وقت تک ہمیشہ کام کرنے والوں سے ایک ایسے ذہنی ذھول کا تجربہ ہے کہ اس کے اندر تھوڑے سے فرق کی وجہ سے کام کی نوعیت بالکل بیکار سے بیکاری کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ بہت تھوڑا کر کے بہت کچھ کمانے کے بجائے "کوہ کندن وکاہ برآوردن" کا نقشہ ہو جاتا ہے۔ میں بہت ہی متردد ہوں کہ میں اس کو کس طرح ذہن نشین کر دوں زیادہ تر تو اس کو تکلم اور مخاطبت سمجھیں، بہرحال قیادت کتابت میں بھی کوشش کرتا ہوں کہ سمجھ میں آجاوے۔ خدا کرے کہ میری ناقص تحریر سے آپ کی جودت خیال منتفع ہو۔

وہ دو امر ہیں، ایک تو وہ جو نہ ہونا چاہیے اور وہ کرتے ہیں دوسرا وہ جو ہونا چاہیئے اور نہیں کرتے۔ امر اول کلمہ اور نماز کے صحیح کرانے کو اگر کرتے ہیں تو بمنزلہ مقصود کے کرتے ہیں کہ جیسا کہ اس تحریک کا مقصد ہو۔ حالانکہ یہ مقصد نہیں اور جو نہیں کرتے وہ یہ کہ ان مخاطبین کے لیے یہ

---

[1] خاص تبلیغی کارکنوں کے نام

فیصلہ کر لیں کہ جب تک اپنے مشاغل کو چھوڑ کر ترک وطن اختیار کر کے اس تحریک کو لے کر باہر نہیں نکلیں گے۔ مشاغل کی ظلمت اور اس کا شدت تکدر، توجہ کا اور قلب کے دھیان کا مشاغل کے ساتھ لزوجیت[1] کلمہ کے صحیح کرنے اور ان کے انوار و برکات کے قبول کرنے کی اہلیت ہرگز پیدا نہیں ہونے دے گی اور نکلنے کے بعد بھی دوسروں میں کوشش کرنے کو جب تک حق تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ نہیں بنائے گا اور دوسروں میں محنت کرنے کے ذریعہ اللہ کی رحمت کا سہارا نہ ڈھونڈے گا تو بقاعدہ سنت الٰہیہ "من لا یرحم لا یرحم" اور بقاعدہ "ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء"۔ اس نیت سے جب تک دوسروں میں کوشش کر کے حق تعالیٰ کی رحمت کا سہارا پکڑ کے پھر فراغت کے وقتوں میں محنت نہیں کرے گا، اس وقت تک یہ کلمہ اور نماز کی اصلی برکات جس سے ساری زندگی درست ہوتی چلی آوے حاصل نہیں ہوں گی۔

میں بہت دل سے متمنی ہوں کہ اس کی دعوت دینے کا باہم مشورہ کر کے سب ہمت کریں۔ شروع میں بہت دشواری ہوگی لیکن مقصد اسی کا احیاء ہے اور یُسرِ دین اسی کے زندہ کرنے سے وابستہ ہے۔ اور تمام ادارے جو مشکلات میں پڑے ہوئے ہیں وہ اسی کے فقدان سے اس مضمون کا سب حضرات باہم مذاکرہ و مشورہ کر کے پھر اس کی دعوت کی ہمت کریں، سب جماعتیں کبھی کبھی اپنی کارروائی روانہ فرماتی رہیں۔

بقلم قاضی معین اللہ ندوی

---

[1] چپک جانا۔

از نظام الدین اولیاء

بخدمت عنایت فرمایم جناب منشی نصر اللہ و نمبردار محراب و حافظ صدیق

و حکیم رشید احمد و نمبردار عبد الغنی و دیگر احباب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یکم تاریخ سے تبلیغی جماعتوں کی بڑی گرم خبریں اور بڑے بڑے وعدے ہو رہے تھے، لیکن اس وقت تک جماعت کی صورت میں ہو کر ایک جماعت بھی نہیں آئی۔ ایسے امر عظیم کے اندر پہلو تہی کرنی اور کوتاہی کرنی اللہ کی نعمت سے بڑی محرومی اور خسران ہے۔ تمام مرکزوں کے اوپر ایک مستقل جماعت بہت جلد روانہ کر دینی چاہیئے، جو ہر مرکز سے جماعت نکال کر ہٹیں۔ خصوصاً نوح میں جو جلسہ ہو رہا ہے اس جلسہ کی تقریب میں آجانے والے دوستوں میں بہت کوشش کے ساتھ ایسی جماعت بنا دیں، جو ہر ہر مرکز پر جا کر پوری کوشش کریں اور جماعتیں نکال دیں۔ ہر جماعت میں تینوں قسم کے آدمی ملا کر جماعتیں روانہ کریں۔ صرف ایک ہی قسم کے آدمی نہ ہوں، تینوں قسم کے آدمی ہوں۔

فقط والسلام۔ بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ

از نظام الدین

بخدمت جناب مولوی سلیمن صاحب منشی بشیر احمد صاحب زادت عنایاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے آپ صاحبان کو ایک خاص امر کی طرف متوجہ کرنا ہے، ذرا آپ صاحبان دھیان کریں۔ میوات کے اندر اس وقت

اللہ کے فضل وکرم سے یہ قابلیت ہوگئی ہے کہ اگر مکاتب کی طرف توجہ دلائی جاوے تو تھوڑی سی کوشش سے مکاتب ہوسکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ پڑھانے کے قابل ہیں ان میں سے اکثر زیادہ نو تجربے کار ہیں۔ اور جو پڑھنے پڑھانے میں لگ بھی رہے ہیں، ان کی بہت سی باتوں کی نگرانی اور خبرگیری نہ ہونے کی وجہ سے جتنا نفع ہوسکتا ہے وہ نہیں ہو رہا۔ ان میں بعض آدمی تو ایسے ہیں کہ وہ تھوڑی سی توجہ سے بہت اچھا کام کرسکتے ہیں، لیکن ان کی طرف توجہ بہت کم کی جارہی ہے اور ماہانہ امتحانات اور نگرانی سے بہت غفلت ہو رہی ہے ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ اپنے مرکز کے امتحانات کی سختی سے پابندی کی جاوے، اس کی سخت ضرورت ہے اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ وہ بہت بڑا کام سنبھال سکتے ہیں لیکن ان کی مفوضہ جگہ ان کی قابلیت کے قابل کام کرنے کی جگہ نہیں ہے، ان میں سے ایک قابل قدر اور اپنے اندر جوہر اور گوہر لینے والے حافظ محمد یوسف چندینی والے ہیں۔ میں جہاں تک سمجھتا ہوں، انہیں دنیاوی لالچ نہیں ہے، بلکہ پڑھانے سے خود شوق رکھنے والے ہیں۔ ایسے آدمی کم ہوتے ہیں۔ ان کے موافق چندینی میں طلبہ کی تعداد نہیں ہے۔ لہٰذا انہیں ایسی جگہ رکھنا چاہیئے، کہ جہاں پر ۵۰۔ ۶۰ طلبا سے کم نہ ہوں۔ وہ بڑی مقدار سنبھالنے والے ہیں۔ لہٰذا اگر خود چندینی میں ۶۰، ۷۰ کی تعداد نہ ہوسکے تو قصبہ سہنہ والوں اور رالسینا والوں سے کہا جاوے، ان میں کوئی ۶۰، ۷۰ طلبا کی ذمہ داری کرلیں، تو حافظ

یوسف کی جگہ چند دنی کے لئے وہاں کے لڑکوں کے مناسب آدمی تجویز کر دینا چاہیئے! وہاں کو ان دونوں جگہوں میں سے کسی جگہ تجویز کر دینا چاہیئے۔ اس میں ایسے آدمیوں کو مقرر کیا جاوے کہ تبلیغی کاموں میں بال بھر فرق نہ آوے۔

فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، بقلم حبیب الرحمن

۹ر مارچ سنہ ۱۹۴۴ء (ہفتہ)

۸۶

محترمانِ دینداران میوات ثبت اللہ قلوبنا علی الدین والہمنا اللہ الرشد والایمان والیقین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میرے دوستو! ایک نہایت لطیف ضروری جو دینی اور ایمانی ترقیات کی باریک سی جڑ ہے، اس پر متنبہ کرنے کی نیت سے اس تحریر کا ارادہ ہے۔ خدا کرے اس کے فضل و کرم و رحمت سے موجب برکت ہو۔ آمین! مجھ سے ادائگی بھی ہوجاوے اور قلوب میں قبولیت بھی ہو اور اس کے مناسب زندگی پڑنے کی خدائے پاک سے توفیق نصیب ہو۔ اور پھر دین کی جڑوں کی سیرابی اور اللہ کی رضا اور خوشنودی اس پر مرتب ہو اللہم آمین ثم آمین۔

میرے دوستو! یہ تبلیغ کے اندر صحیح اصول کے ساتھ کوشش کرنا جو ہے، اس کو خوب غور کر کے سمجھ لو کہ یہ کیا چیز ہے خوب سمجھ لو اور

خوب سمجھ لو کہ یہ دین کے ادارے اور جتنے بھی ضرورت کے امور ہیں ان سب دینی امور کے لئے تبلیغی صحیح اصول کے ساتھ ملک بہ ملک پھرتے ہوئے کوشش کرنا، باقی سب امور کے لئے بمنزلہ زمین ہموار کرنے کے ہے اور بمنزلہ بارش کے ہے اور دیگر جتنے بھی امور ہیں وہ اس زمین مذہب کے اوپر بمنزلہ باغات کی پرورش کرنے کے ہیں۔ باغات کے ہزاروں اقسام ہیں: کوئی کھجور کا ہے، کوئی اناروں کا ہے۔ کوئی سیبوں کا ہے۔ کسی میں کیلے ہیں، اور کوئی پھلواریوں کا باغ ہے۔ باغ ہزاروں چیزوں کے ہوسکتے ہیں، لیکن کوئی باغ دو چیزوں کے اندر پوری پوری کوشش کرنے کے بغیر نہیں ہوسکتا پہلی چیز زمین کا ہموار اور درست ہونا ہے، زمین کے ہموار کرنے میں کوشش کے بغیر یا زمین میں کوشش کرکے خود ان باغات میں مستقل پرورش کئے بغیر سب قسم کے باغات پرورش نہیں پاسکتے۔ سو دین میں تبلیغی امور کی کوشش، یہ تو زمین مذہب ہے۔ اور سب ادارے باغ ہیں۔ اب تک زمین مذہب ایسی ناہموار اور ہر طرح کی پیداوار اور باغات سے اس قدر نامناسب ہو رہی ہے کہ کوئی باغ اس زمین پر لگ نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی مذہبی ادارے ہیں وہ زمین کی خرابی کی وجہ سے سب خراب اور برباد ہوتے چلے آرہے ہیں اور زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری ابتلاء و آزمائش کے لئے ہمارا دشمن جو

ف دین میں تبلیغی امور کی کوشش زمین مذہب ہے اور سب ادارے باغ ہیں، اب تک زمین مذہب ایسی ناہموار اور نامناسب ہے کہ کوئی باغ اس زمین پر نہیں لگ سکتا۔

نفس اور شیطان مقرر کیا ہوا ہے، وہ ہمارے ارادوں، ہماری نیتوں اور ہمارے عملوں پر کچھ ایسا پورا پنجہ گاڑ کر قابو پائے ہوئے ہے کہ وہ ہمارے سب کاموں سے دین کے بگاڑ کا کام زیادہ لیتا ہے۔ ہم باغات کے سرسبز ہونے کے نشے میں ایسے بیخبر ہوتے ہیں کہ نیچے کی جڑوں اور زمین کے برباد ہونے کی خبر بھی نہیں رکھتے۔ اگر دونوں چیزوں کے اندر اپنی کوشش کو ہمت اور استقلال کے ساتھ جاری نہ رکھو گے تو نہ زمین ہی درست ہوگی نہ باغات ہی سرسبز ہوں گے۔ اس وقت میرا مقصد مدرسہ کے لئے غلہ کی ضرورت کی طرف توجہ دلانا ہے، کہ اس وقت موقع دو چیزوں کا ہے یعنی ایک زمین تہب کی ہمواری کے لئے لوگوں کو باہر نکالنا اور چمن مدارس کے لئے غلہ کی فراہمی کرنی۔ اگر اس چمن کی جو تمہارے یہاں پہلے سے قائم ہے اسے تم سرسبز نہ کر سکو گے اور غافل رہو گے تو پھر تمہارے اندر دیگر مدارس کے پیدا کرنے کی قوتیں کہاں سے پیدا ہوں گی۔ اور یہیں سے ایک ضروری بات کہنی ہے اور یہی ہے اصل اس خط کا مغز کہ ایمان کی جڑ یہ ہے۔ اور ایمان کے صحیح راستہ پر اس وقت تک نہیں پڑ سکتا جب تک منافقانہ چال کا اپنے اندر ڈر نہ ہو۔ اور اس کی صورت یہ ہے، کہ یوں سمجھے، کہ یہ دینی کام جو کہ میں کر رہا ہوں میرے سے شیطان کرا رہا ہے۔ میں بھلا ایسا کہاں تھا کہ اللہ کے راضی کرنے کے لئے یہ کام کرتا۔ اور اپنے نفس کے نفاق کے

دلائل ڈھونڈھنے میں لگا رہے، اور تنہائیوں میں نفس کو قائل کرتا رہے کہ تو جھوٹا ہے
چنانچہ آپ کے ملک میں ابتک مدارس کا شوق ہی کی مثال کو لے لیجئے۔ میرے نزدیک
مدارس کا شوق خلوص اور اللہ کے واسطے نہیں تھا، بلکہ شیطان ہماری گردنوں پر
سوار ہو کر باہمی جنگ کا حیلہ ڈھونڈھ رہا تھا، تاکہ مدارس کے حیلے سے مسلمانوں میں
باہمی جنگ اور فتنہ و فساد کرنے کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو برباد کرے کیونکہ
اب تک تبلیغ کی برکت سے اس کا یہ داؤ چلا، اس لئے تم سے وہ گرچہ اس بات
پر تمہیں آمادہ کرے تھا اس نے چھوڑ دیا، اور یہ رضائے الہی کے واسطے سرے
ہی سے نہ تھا لہذا مدارس کا فروغ رک گیا۔ اگر مدارس کی کوشش رضائے
الہی کے لئے ہوتی تو مجھے بتلادیں کہ کیا وجہ ہے کہ اس سال غلہ کی فراوانی بھی
بہت ہے اور لوگوں کو دین کا شوق بھی پیدا ہو چکا ہے۔ لوگوں کے دین کا شوق
ہونے اور غلہ کی فراوانی ہونے کے باوجود غلہ کی وصولی اتنی بھی نہیں جتنی
قحط اور دین سے جہالت کے زمانہ میں تھی۔ میرے نزدیک اگر رضائے
الہی کے لئے ہوتا تو اب سینکڑوں مدارس ہوتے۔ اس وقت دیندار
لوگوں کا اس میں کوشش نہ کرنا صاف بتلا رہا ہے کہ ہمارا دشمن فتنہ و فساد
پر ابھار رہا تھا۔ اس کو اپنی اغراض نظر نہ آئیں۔ لہذا اس نے چھوڑ دیا۔
رضوان الہی کی اتنی طلب ہی نہیں کہ خالص اس کے واسطے جان توڑ کوشش
ہو جاوے۔ میرا مقصد محض الزام نہیں ہے بلکہ ایک طرف متوجہ ہو کر اطمینان
کے ساتھ ذکر کی تکبیر اور نمازیں پڑھ پڑھ کر پھر از سر نو پوری کوشش

کی ہمتیں کریں، اور ان دونوں باتوں میں پوری سعی کریں کہ آدمی بھی کثرت سے نکلیں، تاکہ زمین تیار ہو، اور مکاتب کی کثرت ہو اور وہ روش زندگی کی ہو کہ ہر مسلمان کی مسجد وہاں کے بچوں کے مکتب کی صورت ہو۔ اپنے دشمن کی گھات سے ہوشیار رہو اور حق تعالیٰ عز جلالہ کی حصول رضا میں جان دیدینے کے رواج میں پوری کوشش کرو۔ فقط والسلام، بندہ محمد الیاس عفی عنہ بقلم بشیر احمد

نوٹ:۔ اس خط کی نقلیں مختلف احباب کی طرف روانہ فرما دیں۔

۸۹ ؎

محترم مکرم حضرات میاں جی صاحبان دامت فیوضکم وثبت اللہ علی الدین اقدامکم وشرح للاسلام صدورکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میرے دوستو! اللہ تعالیٰ تمہاری ہمتوں کو بلند فرما دے اور تمہارے ہاتھوں ہی اپنے دین کو منصور اور مظفر اور پائدار آبدار اور چمکتا ہوا اور تر و تازہ فرمائے۔ اس موضع نوح کے جلسہ میں نہایت شفقت و سعی رہی اور آپ صاحبوں کی ہمت اور قوتوں سے جمع تو بہت بڑے بڑے لوگ ہوئے لیکن میری کوتاہ نظر میں اتنی باتوں کی کمی رہی۔

۱ اپنے یہاں کے اصلی مقاصد کے چھے نمبروں میں سے ایک بھی خاطر خواہ نہیں بیان کیا گیا۔ صرف اجمالاً باہر نکالنے کو کہا گیا۔ حالانکہ چاہیے تھا کہ اپنے تمام نمبروں کو مع ان کے اندر کی فضیلتوں اور اس کی برکات، اس کے اثرات اور ان پر جمنے کے ذریعہ تمام دین میں سمجھ کے پیدا ہونے

اور جڑوں کے جمنے اور مسلمانوں کے پہلوؤں کو سرسبز کرنے میں پوری کوشش کرنی چاہیئے تھی. ہر ہر نمبر کی الگ الگ یہ سب باتیں تفصیل وار ذہن نشین کرنے میں پوری کوشش کرنی چاہیئے تھی اور اس کے برخلاف ایک نمبر کی بھی کوئی خوبی نہیں بیان کی گئی۔

عـ۲ سب ذیلداروں اور سربرآوردہ لوگوں کو ہر موضع کے دیندار علماء اور میاں جی لوگوں کے ساتھ الگ الگ جماعتیں کر کے ہر ایک جماعت سے الگ الگ "ہاں" کرانی چاہیئے تھی اور اس میں کوشش کا اقرار کرانا چاہیئے تھا۔

عـ۳ ان سب جماعتوں سے اقرار کرانے کے بعد ہر ایک جگہ کے واسطے ان کو عمل میں مصروف کرنے کے لئے اپنے پرانے لوگوں کو تقسیم کر کے عمل میں اور گشت میں مصروف کر دینا چاہیئے تھا۔

عـ۴ ہر ہر قوم کی الگ الگ جماعت بنانے کی میں بہت دن سے تاکید کر رہا ہوں، اس جلسہ میں ضروری تھا کہ موضع نہیں سے ہر ہر قوم سے مستقل جماعت نکالنے کی پوری کوشش کرنے کے لئے ایک جماعت دو چار دن کے لئے مقیم کر کے آنا تھا، جو ہر قوم سے الگ الگ جماعت نکال کر آتی۔

عـ۵ صرف تعلیم کے لئے ایک جلسہ کی ضرورت تھی، جس میں تمام مدرسین اور مبلغین جمع ہو کر محض تعلیم والے نمبر کے پہلوؤں پر غور کر کے تعلیم کے فروغ

میں پورا زور دیا جاوے، اس جلسہ کی کوئی تاریخ مقرر کردینی چاہیئے تھی، یہ بھی نہ ہوسکا۔

۶۔ یوپی میں جماعتیں بھیجنے کے لئے ہر ہر طبقہ سے الگ الگ اقرار کرایا جاتا یہ بھی نہ ہوسکا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔" یہ میں نے اس واسطے تحریر کیا ہے کہ اس جلسہ میں ان ناکامیابیوں کی وجہ سے ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کی کوشش کریں اور آئندہ جلسوں میں ان سب نمبروں میں ہمت اور پابندی اور بیدار مغزی کے ساتھ کوشش کرنے کی اللہ جل جلالہ سے کوشش کرتے رہا کریں۔ فقط والسلام

محمد الیاس عفی عنہ۔

از نظام الدین اولیاء

بندہ محمد الیاس عفی عنہ ۲۴ شوال ۱۳۵۸ھ

بخدمت چودہری میاں جی بھاندل صاحب و چودہری لمراؤ صاحب و نمبردار فتو صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے دوستو! انسان کو اپنے اللہ پاک کے راضی کرنے کی اپنے نفس اور اپنی زندگی کو باقی رکھنے سے زیادہ ضروری ہے۔ اور میرے دوستو! مرنے کے بعد کی زندگی کے سامان کی اس ناپائدار زندگی کے سامان سے بہت زیادہ ضرورت ہے۔ میرے دوستو! دین کی کوشش میں لگا ہوا شخص مرنے کے وقت تر و تازہ اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرخروئی سے منہ کرسکے گا

اور محمدی دین سے غفلت میں مرنے والا روسیاہ اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منہ نہ کرنے کے قابل اور بُری موت مریگا۔ دین کے اندر کی کوشش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درد کا مرہم ہے۔ اتنی بڑی ہستی کے مرہم کی فکر نہ کرنا بڑی جہالت اور سخت بُری بات ہے۔ لہذا میں تمہیں نہایت تاکید کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ مردانہ ہمت کے ساتھ ادھر اُدھر سے جن کو کوشش کرنے والا سمجھو اپنے ساتھ لے کر اپنے گاؤں میں فی گھر دو دو مہینے کے لئے ایک ایک آدمی دین کے پھیلانے کے لئے نکالنے میں ضرور پوری کوشش کرو۔ میرے دوستو! تم بھی سمجھو اور سب کو سمجھاؤ کہ گھر کے جتنے آدمی ہیں وہ سب تو اس تھوڑی سی زندگی کے سامان میں لگے رہیں اور فی گھر ایک آدمی کا مرنے کے بعد کی اتنی بڑی زندگی کے سامان میں اور وہاں کا سرمایہ حاصل کرنے میں لگے رہنا ضروری ہے۔ آخر وہاں کے سامان کی بھی تو ضرورت ہے اگر ایسا کروگے تو تمہاری دُنیا میں بڑی برکت اور بڑی ترقی ہوگی۔ تم خود نمبردار محراب کے کام کو دیکھ لو وہ اپنے گھر میں جو باوجود اکیلا ہونے کے دین کے اندر کوشش کرتے رہنے سے اس کی دنیا میں کچھ فرق نہیں آیا، بلکہ بڑی برکت ہوگئی۔ میرے دوستو! مرنے کے بعد کا وقت بہت سخت وقت ہے اور مرنے کے بعد کی گھاٹیاں بہت بھاری گھاٹیاں ہیں۔ ایسے بھاری وقت کے واسطے اتنی بات کی کوشش کرنا اس کے مقابلہ میں کچھ بھاری بات نہیں ہے۔ میرے دوستو! اس میں کوشش

[illegible]

کرنے سے سینکڑوں حضورؐ کی سنتیں زندہ ہوں گی اور ہر ہر سنت پر سو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ تم خود دیکھو ایک شہید کا کتنا بڑا رتبہ ہوتا ہے۔

میرے دوستو! اس کام کے لئے نکلنے والوں کے قدم میں امید کرتا ہوں کہ فرشتوں کے پروں پر پڑتے ہیں اور اللہ کے یہاں بہت بڑا درجہ نصیب ہوتا ہے دنیا کی مخلوق اور آسمان کے فرشتوں کے دلوں میں اس کام کے کرنے والوں کی محبت اور وقار جمتا ہے۔

میرے دوستو! دین کے ہر کام میں تمہارا اگاؤں آگے رہا ہے اور سب سے زیادہ بہادر رہا ہے۔ فی گھر ایک آدمی نکالا جاتا یہ نئی تحریک ہے، اس میں سب سے آگے رہو۔ اگر انشاء اللہ تم نے اس میں جم کے کوشش کی اللہ کی نصرت سے ضرور کامیاب ہوگے اور پھر دوسروں کو بھی رغبت ہوگی اور پھر وہ بھی اس میں کوشش کریں گے اور ان کے ثواب میں تم شریک ہوگے میرے کہنے کو غنیمت سمجھو، بھلی بات کہنے والے ملتے نہیں ہیں۔ دیکھو بھلے کام میں کوشش کرلو۔ مرنے کے بعد کوشش کا موقعہ نہیں ملے گا اور تمنائیں ہوں گی۔ فقط والسلام

۸۶

بنام مولانا عمران خاں صاحب ندوی

مکرم محترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا گیا

تھا جس میں ۲۰ر جنوری کو علاقہ میوات مقام نوح میں ایک اجتماع چودھریوں اور سربرآوردگان کو تبلیغ کے لئے دعوت اور اس پر آمادہ کرنے کے لئے طے ہوا تھا، وہ ملتوی کر دیا گیا۔ چونکہ بندہ بیمار ہے اور معالج نے حرکت اور گفتگو کرنے کو منع کر دیا ہے۔ احباب کی رائے میں میری شرکت کو ضروری سمجھا گیا اس لئے فی الحال ملتوی کر دیا گیا اطلاعاً عرض ہے۔ مولانا منظور صاحب کو بھی اطلاع فرما دیں۔ مولوی عبد الغفار صاحب ادارۂ تعلیمات اسلامیہ کو بھی اس کی اطلاع فرما دیں۔ فقط والسلام بقلم انعام الحسن

از راقم سلام مسنون۔ بخدمت جناب مولانا عمران صاحب سلام مسنون۔ اگر مولانا ابوالحسن صاحب موجود نہ ہوں تو ادارہ تعلیمات اسلامیہ میں اس خط کو بھجوا دیں۔

بگرامی خدمت احباب با اخلاص خصوصاً مولوی سلیمان صاحب زید مجدہا بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پس از سلام واضح ہو کہ ایک نہایت ضروری امر کے لئے تکلیف دینے کے ارادے سے رقعہ مزید تحریر میں لا رہا ہوں وہ یہ کہ ہماری تحریک ایمان جس کی حقانیت اہل جہان تسلیم کر چکے ہیں، اس کے عمل میں آنے کی صورت بجز اس کے کہ ہر آدمی لاکھ جان کے ساتھ قربان ہونے کو تیار ہو اور کوئی ذہن میں نہیں آتی، دنیا کا یہی فیصلہ ہے اور فیض آسمانی کی ہزارہا مرتبہ آزمودہ ہو کر ہزاروں اقوام کو ترقی اور تنزل کے نمونے دکھلا چکی ہیں اپنی قوت اور ہمت کو

تم میوا تیوں پر خرچ کر چکا میرے پاس بجز اس کے کہ تم لوگوں کو اور قربان کر دوں کوئی پونجی نہیں، میرا ہاتھ بٹاؤ۔ اس وقت فوری ضرورت یہ ہے کہ ہم جمعہ کو بارہ ٹوڈنی ڈھ سے اس لاری پر جو تقریباً پانچ بجے چلے گی دھولیت کے جلسہ کے لئے روانہ ہوں گا۔ آپ احباب کی ایک جماعت ایسی تیار ہو کر جلسہ میں پہنچ جانی چاہیے جو آنے والوں کو وعظ وغیرہ سے پہلے ہی آمادہ کر کے یو پی وغیرہ کے لئے تیار کر کے تمام ان مقدمات کو جو اختتام پر کرنے پڑتے ہیں اور ان میں کھنڈت پڑتی ہے طے کر لے تاکہ جلسہ کے ختم پر محض انکا دعا کر کے چلنا ہی باقی رہا کرے مگر استقلال کے ساتھ خط پر غور کیجیو، جلد فیصلہ نہ ہونے کا نہ کیجیو، ہمت، محنت اور استقلال تین لفظوں کا دھیان رکھیو۔ فقط والسلام بندہ محمد الیاس غفرلہ

بنام کارکنانِ میوات

میرے دوستو! اور عزیزوں! تمہارے ایک ایک سال دینے کی خبر سے جو اکھی سے مسرت ہو رہی ہے وہ تحریر سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما دیں اور توفیق مزید عطا فرما دیں۔ میں چند باتوں کی طرف آپ صاحبان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

(۱) اپنے اپنے کے ان لوگوں کی فہرست جمع کر کے مجھے اور شیخ الحدیث صاحب کو لکھیں کہ جو ذکر شروع کر چکے ہیں یا اب کر رہے ہیں

یا چھوڑ چکے ہیں۔

(۲) دوسرے جو بیعت ہیں اور ان کو بیعت کے بعد جو بتلایا جاتا ہے اس کو نباہ رہے ہیں یا نہیں۔

(۳) ہر مرکز میں جو مکاتب ہیں، ان کی نگرانی اور جدید مکاتب کی جہاں جہاں ضرورت ہو۔

(۴) تم خود بھی ذکر اور تعلیم میں مشغول ہو یا نہیں۔ اگر نہیں ہو تو بہت جلد اب تک کی غفلت پر نادم ہو کر شروع کر دو۔

(۵) نمبر اول سے مراد یہ ہے کہ جن کو بارہ تسبیح بتائی ہیں، وہ پابندی سے پورا کرتے ہیں یا نہیں، اور انہوں نے ہم سے پوچھ کر کیا ہے یا خود اپنی تجویز سے ذکر کرنے والوں کو دیکھ کر شروع کر دیا ہے۔ ہر ہر شخص سے دریافت کر کے نمبر وار تفصیل لکھو۔

(۶) اپنے مرکز دل سے ہر ہر نمبر کے متعلق نمبر وار تفصیل کے ساتھ کارگزاری میرے اور شیخ الحدیث صاحب کے پاس روانہ کرنے کا اہتمام ہو۔

(۷) جو ذکر بارہ تسبیح کر رہے ہیں ان کو آمادہ کرو کہ وہ ایک ایک چلّہ رائے پور[1] جا کر گذاریں۔

(۸) حضرت تھانوی رحؒ کے لئے ایصالِ ثواب کا بہت اہتمام کیا جاوے ہر طرح کی خیر سے ان کو ثواب پہنچایا جاوے، کثرت سے قرآن

---

[1] رائے پور ضلع سہارنپور، حضرت مولانا عبد القادر صاحب خلیفہ حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری کی جگہ مقیم

شریعت ختم کرائے جاویں۔ یہ ضروری نہیں کہ سب اکٹھے ہو کر ہی پڑھیں بلکہ ہر ہر شخص کا تنہائی میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ تبلیغ میں نکلنے کا ثواب سب سے زیادہ ہے، اس لئے اس صورت سے زیادہ پہنچاؤ۔

(۹) حضرت تھانوی رحؒ سے منتفع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی محبت ہو اور ان کے آدمیوں سے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے منتفع ہوا جاوے۔ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے علم آوے گا اور ان کے آدمیوں سے عمل۔ اس وقت یہ چند ضروری باتیں عرض کر دیں۔ آئندہ تمہاری کارگزاری آنے پر جو چیزیں بندہ کے نزدیک ضروری ہوں گی انشاء اللہ، عرض کرتا رہوں گا۔

(۱۰) میرے دوستو! تمہارے نکلنے کا خلاصہ تین چیزوں کا زندہ کرنا ہے ذکر، تعلیم، تبلیغ۔ یعنی تبلیغ کے لئے باہر نکالنا اور ان کو ذکر و تعلیم کا پابند کریں۔

تبلیغی نظام کا خلاصہ تین چیزوں کا زندہ کرنا
ذکر، تعلیم، تبلیغ

(۱۱) پرانے آدمیوں کو خصوصاً جو میرے بھائی کے ملنے والے ہیں، ان کو اہتمام سے اس کام میں اپنے ساتھ لگانے میں خصوصی کوشش کریں۔

(۱۲) اپنے اوقات کی قدر کریں اور لایعنی سے خود بھی بچیں، اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی ترغیب دیں تمہارا عمل دوسروں کے لئے نمونہ ہوگا۔

(۱۳) شیطان کی کامیابی دو چیزوں میں لگا دینا ہے، اول لایعنی،

دوسرے اپنی راحت وآرام کے فکر میں پڑجاتا۔

(۱۴) اپنی کارگذاری کے ساتھ شیخ الحدیث صاحب کو اس کا شکریہ بھی لکھو کہ تمہارا گمر دوں سے مکارہ کو برداشت کرتے ہوئے نکلنا محض آپ کی توجہ ہی کی برکت سے ہوا ہے۔ ہمارے تغافل سے جو آپ کو تکلیف پہنچی ہے، اس کی معافی کے خواستگار ہیں۔ "ولکن لا تحبون الناصحین" سے نہ بنیں، بلکہ اپنے ناصحین کو زیادہ سے زیادہ خوش کرنے والوں سے بنیں۔

(۱۵) سب سے زیادہ ضروری ان غلطیوں پر ندامت جس قدر بھی زیادہ ہوگی اس کے بقدر نمبر "ان اللہ یحب التوابین" کے ماتحت اس کے محبوب بنا جاوے گا۔ اور آخر شبوں اور فرض نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کا بہت زیادہ اس کام کے فروغ کے لئے اہتمام کیا جاوے۔ دعا تمام تمہاری عبادتوں کا مغز ہے۔ اس کے فروغ کے لئے یٰسین شریف کا ختم وغیرہ کراکر اہتمام سے دعا منگواتے رہو۔

میرے محترم دوست[۱]! اللہ تعالیٰ تمہارے دینی جذبات کو قبول فرماویں اور کسی ٹھکانے سے لگادیں۔ آپ کے خلوص اور جذبات کی بلندی اور جوش سے طبیعت میں رشک آتا ہے، حق تعالیٰ ہمیں اپنی رضیات میں کوشش کی توفیق نصیب فرمادیں۔ میرے بزرگ دوست! ہر کام ہر شخص

---

[۱] مکتوب الیہ کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

نہیں جانتا میرے نزدیک جذبات کی درستی اور دین کا صحیح سلیقہ تبلیغ کے بغیر آنا مشکل ہے اور یہ ہر وقت کے مسائل مقامی علماء اچھی طرح سے پہچانتے ہیں ہاں تبلیغ اگر کرنی ہو تو ضرور آپ تشریف لادیں۔ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء

بحضرت فلاں فلاں جملہ محبان مدینہ بلکہ محبان خدا و رسول و دوستداران مذہب و ملت دام مجدکم

السلام علیکم مسلمان کی قطعاً اصل زندگی اور اللہ جل شانہ، کی مخلوقات کے ساتھ خاص رحمت کے ساتھ متوجہ کرنیوالی زندگی اور مشغول ہونیوالے اور باقی مسلمین کی بلاؤں کی ہٹانیوالی اور مقاصد کو ترو تازہ کرنیوالی زندگی محض بطرز صرف ان امور میں کوشش کرنیکے بقدر ہے اس طرز زندگی سے غافل ہوتے ہوئے بہبودی کا انتظار اور بلاؤں کے کم ہونیکا وہم ایک مجنونانہ اور غلط خیال ہے۔ لہذا میں رسالہ بھی روانہ کر رہا ہوں اور اپنے دوستوں کو اور خدا اور رسول کی دوستی کی تمنا رکھنے والوں کو تقاضے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہرگز اس میں کوشش کے ساتھ لگے بغیر خدا کی رحمت کے منتظر نہ رہیں اور بلاؤں کے ہٹنے کا وسوسہ نکال دیں ان چیزوں میں کوشش ہی دافع البلایا اور مفرج الکرب اور دافع غموم اور ہموم ہے۔ مجھے یہ مضمون لکھاتے ہوئے طبیعت بیچین ہوتی ہے لہذا اسی پر اکتفا کرتا ہوں

محترمانم و محبان صادق القلم ارشدنا اللہ وایاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ۔ الور کا واقعہ ایک عبرت اور نہایت سبق دینے والا واقعہ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھو کام کرنے والے کو ہر کام کرتے ہوئے ایک مشکل اور کسی پہاڑ کا پیش آجانا یہ اللہ کی عادات میں سے ہے۔ اور وہ وقت جو ہے ایک کتاب ختم ہوکر اس سے اگلی کتاب کے شروع ہونے کے ہم معنی ہے یا در اگلی کتاب کے شروع ہونیکی

صورت یہ ہے کہ بلبلا کر اور ظلمت سے اور دنیا کی زندگی سے استغنا کرے اور مرضیاتِ خداوندی میں اپنی حیثیت اور ہمت کے موافق جم کر کوشش کرے تب تو ترقی میں اگلے درجہ پر چڑھ جاوے گا اور اگر ایسا نہ کیا تو اپنی پہلی حالت سے بھی نیچے گر جاویگا۔ سو اگر توفیق ایزدی شاملِ حال رہے اور پھیا ورڈے کے اڑنگڑے سے اللہ تعالیٰ شانہٗ نجات بخشیں تو اس کے شکریہ کے واسطے شکریہ ایزدی حق تعالیٰ شانہٗ واجب ہے۔ شکریہ کی حقیقت یہ ہے کہ اب تک جو کچھ بھی پیش آیا ہے یا کامیابی ہوئی ہے، اس کو اپنی کوشش کا نتیجہ ہرگز نہ سمجھے یہ شرک ہے، صرف فضلِ خداوندی سمجھے اور بذریعہ نماز کی کثرت اور تسبیحات کی کثرت خصوصاً ان دو دعاؤں کی تکثیر کے ذریعہ صرف اللہ کے فضل ہونے کا زبان سے اقرار کرے وہ دو دعائیں یہ ہیں۔

(۱) الحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات

(۲) اللھمّ لک الحمد شکرا ولک المن فضلا۔

اور دین کے کاموں میں بہت جم کر پہلے سے سو درجہ زیادہ لگ جاوے۔ اس نے کل کے بعد اگر یہ دونوں معاملے کئے تو بیشک شکریہ ادا کیا، ورنہ کفرانِ نعمت ہوگا۔ اور کفرانِ نعمت پر عذاب کی وعید ہے۔ جس کو فرماتے ہیں" وان کفرتم الخ اور جب عذاب ہوا تو پکڑ ہوگی اور ان بطش الخ

سو میرے دوستو! یہ مشکل ہٹنے کا موقعہ آیا ہے لہذا دونوں طرح کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے، اور تمام ملک میں اس طرز کے ساتھ جابجا شکریہ کی ادائیگی میں سعی کرنی چاہیئے۔ فقط والسلام، ہر ہر کونے سے سینکڑوں کی مقداریں نکالنے کی سعی میں

سب کو لگ جانا چاہیے اس سے اللہ کی رضا ہونگے مرتبہ بلند ہو گا۔ دنیا میں بڑی بڑی عزت والوں میں تمہاری عزت ہوگی، اور مرنے کے وقت تمام بلاؤں سے چھوٹ کر گویا کہ ایک سلطنت کی شاہانہ زندگی کی ابتدا ہوگی۔ اس کام کے کرنے والے کے لئے، اور مرنے کے وقت تمام آلائش سے چھوٹنے کا وقت ہوگا، اور اگر ایسا نہ کیا تو یہ زندگی ہماری خنزیر کی زندگی سے بدتر چل رہی ہے۔ لہٰذا میری تحریر میں سستی کو ضروری سمجھ کر اپنے کو سرسبز کرنے والی زندگی کو دوڑ کر حاصل کر لو۔ اپنے جلسۂ مبلغین کی ایک باوقار اچھی جماعت لے کر گوالدہ پر تو خصوصاً اور دوسرے مرکزوں میں عموماً اپنی موجودگی میں کوشش کر کے جتنے ہوسکیں روانہ کر دیں اور آتے ہوئے ایسا بندوبست کر کے آویں کہ مرکز کی جماعت نکلنے والی جماعتوں کا تار نہ ٹوٹنے دیں۔ تبلیغ سے واپس ہونے والی مقدار سے تبلیغ کے لئے نکالنے والی جماعت کی مقدار ہمیشہ چوگنی اور دس گنی ہونی چاہئے۔ اس قسم کی میری تحریر مولوی نور محمد صاحب جیسوں کے پاس خصوصیت سے بھیج دیں۔ مولوی ابراہیم چند دن کے لئے میرے پاس آجاتے۔ فقط والسلام

۶/۸/ء   بندہ محمد الیاس عفی عنہٗ

کاشف العلوم دہلی   مخترمان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مزاج گرامی؟ آپ حضرات کی تحریر سے سرگزشت تبلیغ اور واگذاشت ضروری معلوم ہوئی۔ آپ لوگ خوب یقین فرما لیجیے۔ کہ ہماری تحریک اور اسلامی تبلیغ نہ کسی کی دل آزاری کو پسند کرتی ہے اور نہ کسی فتنہ فساد کے الفاظ سننا چاہتی ہے۔ آپ لوگوں نے بدبختی کے لفظ سے بعض جگہ کے لوگوں کو یاد کیا ہے۔ آئندہ سے ایسے الفاظ

سے احتراز چاہیئے ، جو اشتعال انگیز فتنہ خیز ہوں ، بلکہ اس قسم کے مبہم الفاظ لکھنے چاہیئے جس سے کسی خاص فرقہ یا جماعت پر طعن نہ ہو ۔ مثلاً بعض جگہ کے لوگ ابتک شبہات و شکوک میں پڑے ہوئے ہیں یا ہم اپنی کمزوری اور کوتاہی کی وجہ سے ان کے اشکالات حل نہ کر سکے اور شکوک دور نہ ہو سکے ۔ اپنی عیب جوئی اور اس پر توبہ استغفار و ندامت اپنے عیب اور کوتاہیوں کا ازالہ اور جبرِ نقصان ہے ۔ دوسروں کے عیب کی کوشش بے ہنری اور کام کو بے رونق کرنیوالی چیز ہے ۔ دوسروں میں عیب نکالنے سے اپنا مایہ بھی جاتا رہتا ہے اور اپنے میں عیب ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکال لینے سے پونجی میں کمی نہیں ہوتی اور اگر اس پر ندامت کیساتھ استغفار و توبہ کی تو آئندہ کے لئے رحمت و برکت نازل ہوتی ہے ۔ بہر کیف تحریر و تقریر میں نہ ایسے الفاظ نکلیں جن سے اندیشہ و خطرہ ہو فساد کا اور نہ ایسے خیالات کا اظہار ہو جن سے بدگمانی اور بدظنی بڑھے ۔ ہمارے مسلمان اپنے ہی بھائی ہیں جب نرمی و طریقہ سے لایا جائیگا تو خود ہی حق پر آجائینگے ۔ نوح سے جماعت مانگی ہے اسکا جواب ہے کہ وہاں کے لوگوں کو آپ لوگ خود ہی ابھارئیے اور نگرانی اور جماعتوں کی کثرت کیجانب توجہ دلائیے ۔ یہاں مولوی ابراہیم صاحب سے کہدیا گیا ہے کہ وہ جماعتیں لیجانے کی کوشش کریں ۔ منشی بشیر احمد صاحب کے پچھلے خط کا جواب ہے جو بلفظہ نقل کیا جاتا ہے "اے میرے دوست بشیر احمد خدائے پاک نے انبیاء علیہم السلام کو اس راستہ پر چلانے کے لئے بھیجا ہے ، اسکی حکمت نے شیطان کو اس سے پھسلانے اور ہٹانیکے لئے بھیجا ہے ، جبتک تم دعا اور توجہ کیساتھ اس راستہ پر کے موانع کو مغلوب کرنے کی کوشش نہ کروگے اسوقت تک اس راستہ پر چل نہ سکوگے ۔ حضرت والا بہت نازک حالت میں ہیں دعا کیجئے اور کرائیے ۔ فقط والسلام ، بندہ محمد الیاس ، بقلم محمد عبید اللہ بلیاوی

یہ خط منشی بشیر احمد صاحب کو بھی بھجلایا جاوے ۔

مکتوبہ دارشرفات

تکیہ کلاں ۔ رائے بریلی

از نظام الدین دہلی

مکرم محترم الحافظ مولانا القاری محمد طیب صاحب متعنا اللہ بطول حیاتکم الطیبہ و افاض علینا فیوضکم السرمدیہ اکرمکم اللہ کما اکرمتونا بالذات القدسیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت عالی کوئی کام بغیر اصول اور بنا کے نہیں چلتا اسوقت یہ تبلیغ اس قدر عظیم الشان کام ہونے کو پہنچ گیا ہے کہ تفصیلات ظاہرہ و باطنیہ اصولیہ و فروعیہ اس قدر کثیر اور وافر ہیں کہ وہ بیان تحریر یا خود کے فہم کے احاطہ سے بہت بالاتر ہو چکی ہیں اور جیسا کہ میں شروع میں عرض کر چکا ہوں یہ سب تفصیلات بہرحال بناؤں پر چل رہی ہیں ان بنائی امور پر کسی آدمی کو دفعتہً چلانا بہت دشوار ہے اس لئے میرے نزدیک جو کام چلنے کے لئے اس وقت ضرورت ہے وہ مشائخ طریقت و علمائے شریعت ماہرین سیاست کے چند ایسے حضرات کی جماعت کے مشاورت کے ماتحت ہونیکی ضرورت ہے ۔ ایک نظم کے ساتھ حسب ضرورت مشاورت کا انعقاد خواہ مخواہ مداوم رہے اور عمل تحریر سب اس کے ماتحت ہو، سو ایک تو اول ایسی مجلس کے منعقد ہو جانیکی ضرورت ہے اور دوسرے اس وقت جو امت محمدیہ کے امراض کہنہ میں سے ہے وہ عملی چیزوں کا نے محل اور بے ضرورت تقریر کی کثرت پر اکتفا ہے اور اسکے بالمقابل قول پر عمل بڑھنے کی ضرورت ہے لہذا آگے جو تبلیغ میں کوشش کرے وہ اس تبلیغ کے میدان میں نکل چکنے والوں کے ساتھ زندگی گذارے،

اس وقت مولانا کی تشریف آوری سے دہلی والوں نے تبلیغ سے وحشت کے بجائے انس کا اثر لیا ہے اور کار خیر سے انس پیدا ہو جانیکی ابتدا یہ بہت اچھی علامت ہے اسلئے جناب عالی جملہ مبلغین کو میوات بھیجدیں اور کم سے کم مولوی عبد الجبار کو بھیجدیں تو امر ثانی کے لئے معین و مدد معلوم ہوتا ہے۔